

ای پیغمبر بختا گلے از روضه جاوید

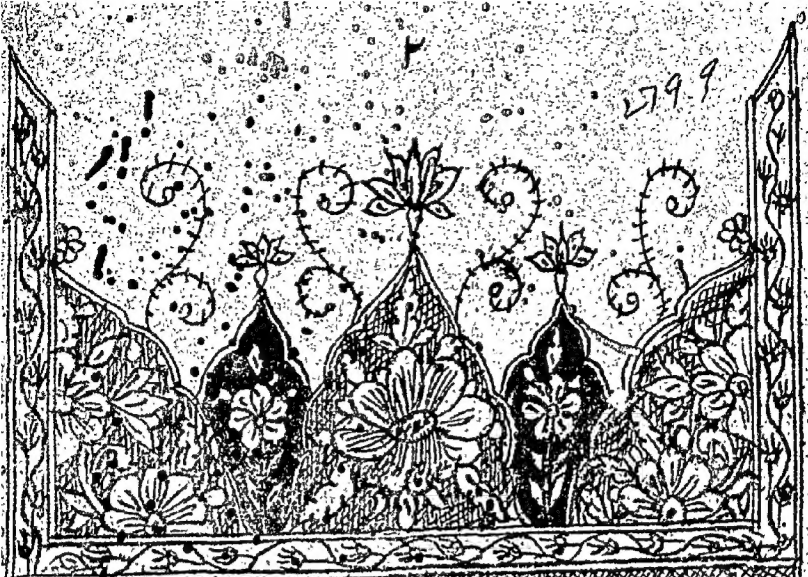
نہر ارباب ہزار شکر شافی مطلق احسان کیم برحق کہ کتاب نظامی



جای غلام عزت القنیف احمد جاوید دوس الطلاب نقشبندی و مفید علاج بر

سطح شفا نور سارین با شفا منشی علامہ مالک و شفا

نام تمام از پندوری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ أَرْسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى  
خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ اِجْلَالِ صَف

و سبب تصنیف کتاب اس ناکارہ جہان مٹشی احسان دہلوی ثم اللہ  
میانوں سے بخشے اللہ تعالیٰ اوس کے گناہوں کو اور دُعا کے قبول سے۔ آٹھ نو برس کے  
عمر سے طلب خدا اور یاد الہی کا شوق تھا جہان اس راہ کا تذکرہ ہوتا وہاں  
بیٹھا اور جس جگہ کسی بزرگ کو سنا وہاں جاتا خلوت و تنہائی میں گریہ و راز  
لے کر اور جناب یار میں ملتے ہو تاکہ یارب العالمین سید پر راہ دکھائے اور اگر اسی سے  
بچانہ کار و بار میں دل گنتا۔ نہ کما حقہ کرنے کو جی چاہتا۔ حتیٰ کہ چالیس برس

کی عزت کا عالم بخیر بدین مزرگون کی خدمت میں ہر اکیر اور بہت کا لون کی  
خدمت میں ہر گت میں استفادہ کیا۔ چنانچہ بعد شفق ال حضرت قبلہ عالم  
خواجہ سلیمان چشتی رحمہ اللہ سے ملنے کے مکان شریفہ گارتر چتر  
میں غوث صمدانی علیہ الرحمۃ یزدانی حضرت امام ربانی سید سلیم علیہ السلام  
نقشبندی مجددی قدس سرہ کی خدمت بابرگت میں پہنچا۔ اور بار  
چوہان برحق تک خاک کس آستان فیض توحیدان رہا۔ حضرت کی جناب  
اجازت نامہ عنایت ہوا۔ اور طالبان خدا کی ہدایت واسطہ ارشاد فرمایا  
چالیس برس کی عمر میں کہ خدا کے اور لہ میاں رہا اختیار کیا۔ خدا  
طالبان خدا کا بیوج ہوا۔ ہدایت کا گوستہ بھاری کیا باوجود ناقابلیت کی  
سوقت تک کہ ۱۲۹۵ھ ہجری میں بائیس برس کا عرصہ ہوا کہ لد میاں میں  
اسی ذوق و شوق میں طالبان خدا کے ساتھ بسر کرتا ہوں اور دعا مانگتا  
ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے متعلقوں اور دوستوں کا خاتمہ بخیر  
کرے اور اعلیٰ درجہ کو پہنچائے اور صاحبوت کے ساتھ مارے اور  
شکر کرنے اور بخشے اور گناہ معاف کرے مگر میں نہایت افسوس  
بہ بات کہتا ہوں کہ لوگوں کے طبایع میں نہایت اختلاف پایا اور جیسا چاہا  
اور جیسے تھوڑے دن نہ آیا بعض لوگ داخل طریق ہوئے صرف اس نیت سے  
کہ ہم بی پرستہ بنیں پیر کر لیا۔ ہمارا پیر شفاعت کروائے گا اور انجام بخیر ہو جاوے گا  
بعضوں کی ہیبت کہ دنیا میں اس دنیا مال و دولت میں ترقی ہوگی روزگار  
نکے جائے گا خوش رہے گا اور اوقات گزارے کہ مینگے بیساری میں  
لنہ تویز جیسے اور مینگے۔ مصیبت کے وقت ہماری فریاد رہی کرینگے

بعضو نگو جو تہو ٿا بہت شوق ہو اچو انکو مہارشن کے نگرانی نہ چھوڑو  
 اوہیوی بچون نے تنگ کیا۔ اور خدا کا نام نہ ایتے دیا بعضون نے پاپ  
 نارج سو گئے اور بعضو نگو پیساری نے کھیر لیا بعضون کو بیٹھنی بادہ نہیں  
 حباب کیا بعضون کے بے اعتدال دینہ کی۔ اور بعضون نے پوفا سے  
 اور بہت سی کاربہ اختیار کیا۔ بعضون نے حق شناسی نہ کی  
 اور کج روی کا رستہ پکڑا۔ بعضون کو کم دینش جو گنجہ حاصل سوال نگو موت  
 نے آکھیرا۔ بعضون نے اپنی لذت میں گوشت اور کدیرہ پکڑا ہے الجملہ  
 اینچو دوستو میں تو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق ایسے گومی شخص  
 صاحب کمال نہو اچو بندگان خدا کو بخوبی نسخ پوچھا اور بدایت کا رستہ دکھلا  
 اور گمراہی اور ضلالت سے بچا تاہ۔ اور ایسا رستہ جاری کر جاتا کہ بندگان  
 خدا کو ایک نام فیض اور نفع پہونچتا۔ اب اس سکین کو خدیفی اور دین رسی  
 کھیرتا۔ اور موت کا پیغام پہونچتا۔ افسوس ہے کہ یہ بزرگوں کی دولت  
 باوجود اس محنت اور شہقت کی قبر میں سبب میں جاوے۔ اور مخلوق بہت  
 اس سر پہ نصیب نہی۔ اور فائدہ اور نفع نہ اوٹا دے۔ اور بچی  
 سبب ہی کہ کمالات درویشی بزرگوں کے سیدہ میں قبر میں چلا گیا  
 اور جنگو پہونچا انہوں نے کسی خاص مصلحت کے واسطہ اسکا اظہار نہ دیا۔  
 اور اہلون اور جو فایون سے چھپا یا۔ یہاں تک کہ یہ عیلم دنیا میں کیا بلکہ  
 نیا دینہ ہوگی۔ اور چونکہ علم طریقت نہایت بزرگ اور با فضیلت علم ہے۔ اور  
 تمام جہان اور ہر مذہب کے لوگوں کو اس پر اعتقاد ہے۔ اور  
 ہے۔ اور قیامت تک ہیکل اور لوگ اسکی اور درویشوں کے بڑے



اور متزلزل نگاہ رکھتے ہیں۔ اور اونکا ادب کرتے ہیں۔ اس سبب سے عوام الناس  
 بہ بندہ نصیب اور بندہ درم و دنیا رہتے۔ درویش بن بیٹھے۔ اور لوگوں کو بر  
 کسے لگے۔ اور پرستار گاری اور صلاحیت کا جام ہنکر خلقت کو ہونے لگے  
 اور بزرگوں کی مقبولی جو کتب کی ہے بیان کرنے اور سکیم لوگوں کو پسند  
 اور کتابی ذکر و شغل بتا دے لگے۔ اور جب طالبوں کے حصول میں دیر ہونے  
 لگی۔ تو تہانہ تہانہ سے اور کہنے لگے۔ کہ دیکھو حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے  
 کیسے بجا ہی کی ہیں۔ اور دیکھو حضرت ذالنون مصری نے کیسے کیسے صدمے  
 اٹھائے ہیں طالبان خدا ہر سون صائم الہر اور قائم اللیل رہے ہیں۔ تذکرۃ  
 الاولیاء کو دیکھو۔ ریاضۃ السالکین کا مطالعہ کرو۔ ایسا مت کہراؤ اور اپنی سبک  
 خدا کے سپرد کرو۔ انشاء اللہ انجام بخیر ہو جاوے گا ایسا ایسا کہتی ہیں۔ اور لوگوں  
 کی عمر گراٹھایا کہ برباد کرتے ہیں۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا  
 بیشک انکو تو نیک ہی پس ہوگا۔ مگر ایسے ثابت قدم لوگ کہاں ہیں کہ اپنی  
 عمر اسی شوق میں گزار دیں۔ یہاں تک کہ مر جاویں اور بہت نادرین لاچار ہو کر  
 بد اعتقاد ہو جاتے ہیں اور درویشی پر طعن مارتے ہیں اور بڑے لگاتے ہیں  
 اور بعضے دل ہی دل میں بزرگانِ قدیم اور حال کے درویشوں کے منکر ہو کر  
 ایمان گنوا تے ہیں۔ اور دھابو اور لادھیوں میں شریک ہو کر مسلمانوں  
 میں فساد ڈالتے ہیں۔ اور چونکہ سچا دوست خدا کا نظر نہیں آتا۔ یا اپنی نہیں  
 جھانتا ہے۔ اگر موجود ہو دے تو حق دباطل کو چھانٹ دے۔ اور محقق اور  
 فکر اور سچ چوٹی کو پرکھ دے اور اپنی تھنات سے جہان کو مسمور کرے

چونکہ نام زیادہ معدوم ہے جہاں میں ظنیت اور خدائت زیادہ پہنچ جاتی ہے  
 انیسویں صدی میں کہ ایسا شکر کس جہان سے اڑتا جاتا ہے بلکہ اڑ رہا ہے  
 اور نہ گپ بھی نہیں کہاجاتا بلکہ مر گیا (التماس) اب تین نہایت ادب اور  
 نامکارتے جمیع صاحب باطنوں اور اہل کمال کی خدمت میں التماس کرتا ہوں  
 کہ اب وقت بہت نازک ہے اگر میرے عرضداشتہ کو قبول کریں تو مصلحت قیامت  
 یہی ہے کہ خواہ تصرف باطنی خواہ تحریکات بی خواہ اجازت عام خواہ کلام وغیرہ  
 سے جس طرح مناسب سمجھیں خلق اللہ کو نفع پہنچا دیں۔ اور ہدایت کاظمیہ جاری  
 کریں۔ اور اسرار باطنی کو طالبان خدا کے سینوں میں بہریں اور درجہ کم کریں  
 در زیادہ کہیں کہ ایسا وقت آئینہ الالباب ہے بلکہ آگیا۔ کہ غریب ہمارے علم سے  
 غیر مذہب کو لوگ فائدہ بخشیں اور فاسق مفسدین کو لوگوں کے زبان سے اسکی  
 اسیر و شہرت پاویں اور ہم لوگ پیرانہ کی خدمت میں جا کر سبیکہاں سے محروم و مریض  
 کے صفت و ثنائیں کریں۔ یہ مقولہ میرا شجاعت ہے نہ معلوم ہوگا مگر یقین جان لو کہ  
 ایسا ہے نظر آتا ہے۔ انیسویں صدی میں بی ہستی میری جگو تو اس علم درویشی  
 کے دریا سے ایک قطرہ بھی نہیں جو میں خلق اللہ کو چکھاؤں۔ مگر غیرینہ  
 استخارہ نامی سنو نہ اور الہام غیبی کے اشارہ سے جو کچھ تر و خشک بزرگوں  
 کے سینہ سے عطا ہوا ہے اللہ جل شانہ سے مدد مانگ کر درجہ طاس کر تا ہوں کہ عالم  
 غلایق اس سے نفع اڑھاوے۔ اور یہ غلم نہ ہو جاوے۔ اور بزرگوں  
 کی جناب سے امید رکھتا ہوں کہ اگر خطا دیکھیں تو پردہ پوشی فرما دیں اور مجھ کو  
 رسوا نہ کریں۔ میں یہ ہے نہیں چاہتا کہ غلطی اور خطا کا رواج دیں۔ اگر میں

بخون تو محکوم ہوا کہ سب سے پہلے دین اور جو پہلے ہمارے جان و نوا اپنی علیہ کتاب میں  
 اور سب سے پہلے جو کتب الہی طرح اصیلاج دین اور سب سے پہلے کہ محکمہ نہ ہو  
 اور براہِ فعل نہ کہیں۔ کہ یہ مشیوہ ہند گانِ خدا اور شرفا کا ہئین۔ یہ  
 لوگوں کے نا اقلاتے اور عیوٹ اور عیوٹ جوئی نے نہایت اسفل درجہ  
 ہو چکا ہے۔ اور تمام جہان میں کسوا اور خراب کن۔ مقصود خلق اللہ کا نفس  
 پر خوب آیا۔ اور عاقبت میں نیک پہل پانا۔ اور خدا اور رسول خدا صلے  
 راضی کرنا ہے جس طرح ہو سکے بغیر خود بینی اور تعصب اور تکبر کے حاصل کرے  
 اور عاقبت کو سب سے پہلے۔ اور بیشک میں بد باطنوں اور کوٹہ فہموں کے تعصب اور  
 زبان درازی سے ڈرنا ہوں اور گمان کرنا ہوں کہ لوگ مجھ پر طعن اور تشنیع  
 اور عیب ہی اور بلا مت کے صدمہ پہنچ رہے ہیں گئے۔ اور نہ تو بناؤ گئے۔  
 خیر جیسا کہ دیکھ چکے ہیں یہاں ہی پائے گئے (مَنْ عَلَّ صَارِحًا فَلَنَفْسِهِ وَمَنْ آسَأَ تَعَالِيَهَا)  
 باوجود ایک میں اپنے سینہ کو نہ پہنچاتا ہوں۔ اور صبح صبح کہتا ہوں کہ میرا  
 مقصود تو صرف خلق اللہ کو کفایت پہنچانا ہے۔ اور عذابِ آخرت سے ڈرنا۔  
 اور اللہ تعالیٰ کی رضا و ہونڈنا اور یہی دعا کرنا ہوں کہ خداوندِ انعام بخیر کرنا  
 اور عاقبت میں نجات بخشنا۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو خلوص نیت دیوے۔ اور عجب و ریا  
 اور تکبر سے بچا دے۔ اور اس کتاب کو خیر و خوبی سے تمام کر دے۔ اور  
 قبول کرے۔ اور میرے گناہوں پر نظر ڈالے۔ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ  
 اب میرا ارادہ ہے کہ ایک کتاب لکھوں۔ اور اس کا نام (جامع علوم  
 عرفانی) رکھوں۔ اور بول چال اور دوا ایسی صاف اور سلیس ہوں کہ ہر

شخص آسانی سے سمجھ سکے۔ اور نفع اوہٹاوے۔ اور اس کتاب پڑھنے کے تین  
 دفتر بنائیں۔ اور ہر ایک میں علیحدہ علیحدہ مضامین لکھیں۔ اگرچہ ایک دفتر دوسرے  
 کو اور دوسرا تیسرے کو چھوڑ دینگا۔ اور کمال جہنی حاصل ہوگا کہ تینوں دفاتر کا مطالعہ  
 کیا جاوے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ربط و باجوائے۔ اور بخوبی سمجھا جائے  
 مگر یہ بھی ضرور ہے کہ جسکے پاس جس مضمون کا ایک دفتر ہوگا وہ ایک ہی اور اس مطلب  
 واسطہ کافی اور رانی ہوگا۔ دوسرا دفتر اسے دیکھنا نہ پڑیگا۔ ہن یہ بات جدا ہے  
 کہ اگر کوئی شخص اپنا علم بڑھانا چاہے۔ یا تمام مطالب میں دخیل ہونا۔ اور کمال  
 پیدا کرنا چاہے تو تینوں دفاتر کا مطالعہ کرے۔ اور سمجھ کر۔ اور آواز دھونے۔  
 (اول) تین سب امراض کا طریقہ لکھینگا۔ اور سمجھا دینگا کہ مریض کی مرض کو  
 توجہ سے اس طرح دور کرنا چاہئے۔ اور اس دفتر کو مقدم کر دینگا۔ اور دفتر دوسرے  
 اس لئے کہ صحت جسمانی اور تندرستی سب چیزیں مقدم ہے جب انبیاں تندرست  
 ہوگا تو خدا کا نام ہی لیکھا ہے اور معاشی ہی پیدا کرینگا۔ اور سب کام کر سکیگا۔  
 اور جب تندرست نہ ہوگا تو کیا کرینگا۔ جمادات کی طرح پڑا رہیگا بلکہ جینے سے  
 زیادہ موت کو پسند کرینگا۔ اور اس پہلے دفتر کا نام (طبی روحانی) رکھوگا۔  
 (دوسرے دفتر میں نہایت کا ایسا راستہ بتلاؤنگا جو طاقب اور مطلوب کے  
 حق میں مفید ہوگا۔ اور عام تصوف جدا برسوں کی حکم مہینوں اور مہینوں کی جگہ  
 دنوں میں۔ اور دنوں کی جگہ پہرے دن اور گھنٹوں میں فائدہ اوٹھاویگا۔ اور تجربہ کرینگا  
 اگرچہ یہ رستہ انہیں مشہور کتابوں اور بزرگوں کا ہوگا۔ مگر وہ ہوگا جو اکثر  
 بزرگوں سے سیکھنا چاہتا ہے۔ اور اس کا غام چرچا اور شہرہ نہیں دینگا۔

اور اس وقت کو جسے دفتر نامی کر دیا گیا کہ جب خدا تعالیٰ کو تندرستی  
 دی اور عیال بالغ کیا اور خزانوں نعمتوں سے سرفراز اور غورگی کا خلعت بخشا تو ہر  
 شخص پر کف عرش اور واجب ہو کہ اپنی نجات کا سہ ڈھونڈے۔ اور عذاب آخرت سے  
 اپنی تہنیت بچا دے۔ خدا تعالیٰ کی بندگی کرنے۔ اور اس کی رضا جوئی کا مہلتا  
 مناسبتی دے۔ اور اس دفتر کا نام (نجات جاودانی) رکھو گا۔

تیسرے دفتر میں کشف آفاقی۔ اور کشف انفسی۔ اور کشف عالم ارواح۔ اور  
 فنا فی الشیخ۔ اور کشف قبوز وغیرہ کا ذکر کر دیا گیا۔ اور جس سے زیارہ آنحضرت صلعم  
 اور دیگر بزرگوں کے عالم رویا اور سہم متفرق وغیرہ میں ہو جاوے اور اس کا طریقہ سکھایا  
 دیا گیا۔ اور اسی قسم کی بعض بعض اور باتیں بھی بتلا دی گئی۔ لیکن اس تیسرے دفتر کو  
 میں بطور حیران کہنو گا۔ کیونکہ یہ سب باتیں طائبات خدا کی لیس نقصان دیتے ہیں۔ بلکہ  
 مستلزمین کجی ترقیات مذارج سے روکتے ہیں۔ اور مایوسہ اللہ کی طرف لگا کر ہیں  
 اور محکوم باتوں میں تجربہ بھی کم ہے۔ اس لیے اس تیسرے دفتر کو میں سب  
 اجزیاں کہہ گا کہ یہ سب باتیں عاقبت کے دن بالکل بکار آمد ہونگے۔ اور جو  
 کے بعد کچھ نفع نہ بخشینگے۔ اور اس تیسرے دفتر کا نام (کمالات انسانی) کہو  
 اب میں اول دفتر جب کا نام (طب و حانی) ہی لکھتا ہوں اس دفتر میں آٹھ  
 ارشاد اور تین تا کمین مدایت ہونگے۔

ارشاد اول

توجہ سے سلب امراض کو طریقہ کا بیان

یہ دین بزرگوں کی کتابوں میں جو باب تصوف میں عام مشہور ہیں ان میں



اعراض کا طریقہ پڑھا ہو گا۔ بلکہ بعض مرتبہ پیر و لیٹوں کو سبب مرضی واسطہ  
 توجہ و تکرر دیکھا گیا۔ سبب مرض اسکو کہتے ہیں کہ کوئی درویش مریض کو حالت  
 تنہائی میں بغیر دینے دوا دارو کے اپنے سامنے بیٹھا کر خیالی قوت کرے اور اچھے  
 ارادہ سے توجہ ہو کر مریض کے مرض کو دہر کر دے۔ اور زمانہ قیام صحت ہو  
 دو چار شش دین گئے اور گنہہ یاد گنہہ توجہ کرے اور دے۔ اس توجہ کے  
 برکت سے مریض جلد شفا پاتا ہے۔ اور روز بروز صحت کی صورت نظر آتی ہے۔  
 اور بخوبی اچھا ہو جاتا ہے۔ مگر توجہ کرنیوالا قیام خیال پر قادر نہ ہو اور اپنے  
 کام میں مغل ہو تو یہ علاج عجیب فواید اور کمالات ظاہر کرتا ہے۔ اور مریض  
 شفا کے عجیب خوبیاں دکھاتا ہے۔ مریض کے اخلاق میں تہذیب پیدا کرتا،  
 یاد اسکے کاشق بڑھتا ہے۔ بڑائیوں اور بد اخلاقیوں سے بیزاری پیدا ہوتی ہے  
 غرض گہمان تک لکھون طوالت سے ڈرتا ہوں۔ بعض بعض بزرگانہ قدیم  
 جو جگہ اور بیماروں میں خوفناک جگہ اور دیگر آؤں میں بجا آہی میں رہا کرتے  
 تھے اسی توجہ اور خیالی قوت سے بچ کر پیاس۔ ہمارے ہر روزی گریے  
 اور جمیع تکالیف کو ہٹا دیا کرتے تھے۔ اور شیر اور اشد اور موذی جانوروں  
 کو رام کر لیا کرتے تھے۔ اور اس سے نفع اٹھاتے تھے۔ اور اسکو اجہرا  
 باطنی سمجھ کر انہوں نے تبتلانے سے کنارہ رکھتے تھے۔ اور اپنے خاص خاص  
 مریدوں اور مخالفوں کو جو صالح اور خدا پرست ہو کر شے تھے بتلایا کرتے تھے۔  
 نے الجھ عام اور مشہور کتابوں میں جو کچھ لکھا ہوا ہے صرف صورت  
 ہے۔ اور اس کے حقیقت خواہ تو کاملوں کے سینہ میں مخفی ہے۔ خواہ

چلے گئے۔ اور یہ شریک علم و مینا میں گمیا ہو گیا۔ اور چوٹے اور ٹکار لوک  
 و دشمن بیکرد عموماً کرتے گئے اور چونکہ یہ لوگ ناواقف اور نا تجربہ کار  
 تھے۔ اگر کسی جگہ سبب مرض کر غیا کا اتفاق ہوا تو کامیاب نہ ہوئی۔ یا کتر درجہ  
 بیمار کو کمال صحت نہ دے سکے۔ شرمندگی اور خجالت اور محنت کے سبب  
 یہ طریقہ ہی چھوڑ بیٹھتا اور صرف دعا۔ اور گتہ۔ لتویذ۔ اور جہاڑا ہونے  
 کا دتیرہ اختیار کر لیا۔ اس طرح یہ طریقہ دنیا سے محروم ہو گیا۔ میرے نزدیک  
 مریض کو صحت بخشنا۔ اور دیکھا کا دکھ درد ہٹانا۔ اور حاجت مند کی حاجت  
 روائی کرنی۔ اور ہونے ہوئے کے مرتبہ بتلانا۔ اور خاص دعاء خلق اللہ کو نفع  
 پہنچانا بہت ہی بڑی دولت ہے۔ نہ اس سے بہتر کوئی نیکی ہے نہ اس کے  
 برابر کوئی عبادت یہ جمیع مذاہب کا اس پر اتفاق ہے۔ اور نبی اصول شریعت  
 اس پر سبب بخشن اس کتاب کو ایسا نسخہ اور مفصل لکھونگا کہ ہر شخص جو پورے  
 یہی استعداد اور قابلیت اسکے رکھتا ہوگا۔ اسکا تجربہ اور آزمائش کر لے گا۔  
 اور مریض کو کم بیش صحت بخش سکے گا۔ مین عام اجازت دیتا ہوں اور کامل  
 اعتقاد سے اسکے آزمائش کی ترغیب داتا ہوں کہ ہر شخص خواہ عورت ہو خواہ  
 مرد۔ سوائے مشرک و کفر کسی مذہب کا مگر صالح اور پرہیزگار۔ اور دلسوز۔ خدا  
 ترس۔ عاقل۔ با نفع۔ تندرست اور اس کام کی قابلیت اور استعداد رکھتا ہو  
 کامل اعتقاد۔ اور یقین۔ اور ہمت سے بخوبی تجربہ کر لے انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب  
 ہو گا۔ اور میرے تجربہ کی بموجب آزمائش کر لے گا۔ اور سوقت میرے حق بخش کی دعا  
 لے گا۔ حق پہچانے۔ اور بھی محروم نہ رہے گا۔ بارگاہ کار و شواہد نیست۔

## ہدایت

میں بھی اول اول اس ہمارے کو جتنا ناہوش

جس وقت میں حضرت اعلیٰ قدس سرہ کی خدمت شریف میں پہنچے تو میری مین  
اجازت پا کر لہ سیانہ میں سکونت پذیر ہوا۔ اور اکثر بندگان خدا راغت لایسے  
توسل پر ہی رہا کہ جہاں تک ہو سکے اس جدستو کی ہایل اور نا لائق لوگوں کے  
چھاؤں۔ چنانچہ سالہا سال انسیط طرح سوتا رہا۔ ذرولذہ بند کر کر غلط کیا کرتا۔ اور  
غیر شخص کو سوائے دوستوں کے اندر آئے کی اجازت نہ دیتا۔ اگر کوئی بیگرا آتا  
تو بیڈ۔ اور گندہ وغیرہ پر اکتفا کرتا۔ اور سب پرستیں کہتا تھا عام مجلس شریف میں  
بٹھالیتا۔ اور دل دل میں اس کا خیال رکھتا۔ اکثر مرض شفا پاتے۔ اور میرا  
تندرست ہو جاتے اگر بہ تفصیل اسکا ذکر گردن کتاب ہوائے پیکر جاہی گئی۔ مگر  
ایکدو اشخاص کا ذکر کرتا ہوں (جس کا ہیئت) ایک فقیر امکاں چین رہا تھا اور  
درویشی مٹی گارہ کا نام کرتے تھے۔ اور کپڑوں سے بظاہر پانی ڈالتے تھے کہ  
وفا گراؤ شکیا۔ میں کہا فلا نا گراؤ فلا نی عورت کا جو دہلہ ہی قیمت دیکر لیلو  
اوسنے کہا عزت میں قیمت نہیں لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے۔ اوسکو  
پانچ چہرہ ہند سے تپ آتا تھا اور سیدیں اوس کی گڑھی اوسکو تپ آتے وقت  
تھا۔ میں دل ہی دل میں خیال جایا۔ اور وہ وقت اوسکا مل گیا بعدہ تندرست  
(جس کا ہیئت) سر ہند شریف میں ایک مولوی صاحب جو خوشش آواز اور خوش  
الیاں آدمی تھے انکو باری کا تپ جاڑے آتا تھا۔ اور جمعہ کا دن ہشتاب  
ادھون لے بیارمی کے باعث امانت سرانگاڑ کیا۔ بعد نماز میں کہا فلا نا معجزہ

سنا دو وہ حالت لے کر تھے کہنے لگے مجھ کو تب چڑھتا آتا ہے میں کچھ بڑھ  
 نہیں سکتا۔ یہ کہنا تم معجزہ شروع کرو خدا تعالیٰ اس کی برکت سے تپ دور  
 کر دے گا۔ انہوں نے معجزہ شروع کیا۔ اور میٹر اور ان کی طرف خیال نہ کیا۔ پانچ  
 سیات شہر بڑھے ہوئے کہ تپ کم ہوئے لگا۔ اور معجزہ ختم ہوا اور ہر انہوں نے  
 لحاف پر لپکتا یا بڑھ چکا ہے۔ ایک شخص کی آنکھیں دیکھتی تھیں وہ دم کرانے آیا  
 میٹر اپنا ایک اگلو ہوا اس کے ایک آنکھ پر رکھا اور سیوت ایک ضروری کام  
 واپس لوٹا۔ اور چلا گیا۔ وہی آنکھ اس کے کھڑی پچھڑی ہو گئی۔  
 بعد میں سب سے قریب آنکھ پر دم کوٹے سحر چار گھنٹہ بعد فائدہ ہوا۔ عرض بہت ہی  
 جیسا کہ علاج کرتا تھا۔ اذنی بھی چاہتا تھا۔ کہ اس علم کو بالکل نابالوں پر ظاہر کروں  
 جسکو لائق اور وثا قرار دیکھوں۔ اور اسکو اسکی اجازت دوں۔ اور بتلاؤں۔  
 ایسا تھا کہ ہفتہ دیکھتے دیکھتے سالہا سال گزر گئے جسکو دیکھا سیوفا اور بی مرتب  
 اور ناحق شناس پایا۔ دل سے ہو گیا۔ اور عاقبت کا اندیشہ ہوا۔ کہ افسوس  
 فیضی سلمہ کہیں لیا۔ اور موت کا پیغام آیا ہو چکا۔ اور یہ علم سینہ کا سینہ  
 ہی میں رہا بلکہ قبر میں ساتھ چلا۔ خلقت اپنی مالیتی سے محروم رہے۔  
 اردین اسکے راز داری میں ثواب سے محروم چلا۔ اب لاچار جناب باری  
 بہنا رجوع کیا۔ اور سوائے اسکے چارہ نہ دیکھا کہ اس علم کو کتاب میں  
 درج کر کر ایسا عام کر جاؤں کہ تمام خلق اللہ اس سے فائدہ اٹھاویں۔ فیضی سلمہ  
 ہدایت ۱۲  
 سلف امراض کی بہت طریق ہیں

اب معلوم کر دو کہ سب امراض کی طریق بہت ہیں۔ بعضے اپنے خیال سے چاروں اعضاء میں  
 مریض میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض مریضیں شفا سے مریض کی خون میں نقود کی جاتی ہیں  
 اور بعض مریضیں کہ روح کو اپنے روح کے ساتھ لے کر کہاں دلیسوری سے عا  
 کرتے ہیں۔ بعض نفی اثبات اور اسم ذات کی ضرب سے مریض کو ہٹاتے ہیں۔ یا کہتے  
 ہیں۔ اور زمین پر ڈالتے ہیں۔ بعضے باور زبانی اسم ذات کی بعض کے قلب پر  
 بہ نسبت شفا ضرب لگاتے ہیں۔ بعضے دستار یا درواں یا چادر کے کوٹے سے  
 کمال رجوع سے مریض کی مریض کو زمین پر جھاڑتے ہیں۔ بعضے مریض کی جگہ پر  
 مریض کا ہاتھ دیر دالتے ہیں۔ اور شور مچا دیتی ہیں۔ بعضے مریض کے  
 اپنا ہاتھ مریض کے سر یا سینہ یا زبانی یا سیدہ وغیرہ جگہ پر دیر دالتے ہیں۔ بعضے  
 قدس سترہ بعد مغرب بہت سے مریضوں کو دور دور اپنے چپ دہانت بٹھا لیا کر  
 تے۔ اور آپ بقیہ تسبیح ہاتھ میں لیکر وظیفہ کے پھاٹنے خاموش بیٹھ جاتا کرتے  
 ہے۔ بڑے بڑے سخت امراض دور ہوتے ہیں۔ اور سخت سخت مریض شفا  
 پاتے ہیں۔ فی الجملہ اصول ان سب کا ایک ہی اگرچہ صورت میں اختلاف ہے یا یا یا  
 اور ان سب کا بیان بیفائدہ طوالت رکھتا ہے۔ جو بزرگ جملہ طریق سے کرتا ہے  
 اور کامیاب ہو چکا ہے اسی طریق سے کہنے جا رہے۔ اور چھوڑ کر نہیں  
 کہ یہ کام بہت ہی بڑے درجہ کا ہے۔ اور ایسے بزرگوں کو میری اور میری  
 کی غور و تامل کیا ہے میں تو انہوں اور انہوں کو رستہ بتاتا ہوں۔ میں تو اپنا  
 وہ طریق اور ترکیب بتاؤنگا جو میں کرتا ہوں۔ اور جس کو بخوبی آزا چکا ہوں۔ اور  
 جسے عیب و سواب اور کم و بیشی کا تجربہ کر رہا ہوں۔



انسان میں وہ کیا چیز اور کیا نور ہے جس سے بیمار شفا پاتا ہے  
 اول اس بات کا دریافت کرنا ضروری ہے کہ وہ کیا شے ہے جو توجہ دینے والی  
 کے خیال اور ارادہ سے مرخص کے اندر خواہ وہ غائب ہو خواہ حاضر علیانی  
 ہے۔ اور مرض کو صحت بخشتی ہے۔ یا صرف خیال ہی میں ایسی کوئی تاثیر  
 ہے جو مرض کو شفا دیتی ہے۔ سو جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان  
 میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے کہ ترار کا کام جہان کے اوسے نور کے متعلق  
 اسی نور کے سبب انسان دنیا کی ہر ایک چیز کو پہچان جاتا ہے۔ اور ہر چیز  
 کے ساتھ ایک نسبت پیدا کر لیتا ہے۔ انسان کو نفرت اور انس اسی کے  
 سبب ہوتا ہے۔ انسان اسی سے فحش اور شکت پاتا ہے۔ عریض جو  
 کام جہان میں موجود ہے۔ اور ہوتا ہے اُس کے ساتھ اس کو ایک نسبت اور  
 لگاؤ پیدا ہوتا ہے۔ اسی نور کے سبب انسان کی زندگی ہے۔ یہ نور اعتدال  
 اور مہوار کی کو چاہتا ہے۔ زیست کو تازہ رکھتا ہے۔ اور کچی کو کھوتا ہے یہی  
 سبب ہے کہ شفا بخشتا ہے اور انسان کو ہدایت کے راستہ پر لاتا ہے۔ اور  
 اخلاق کو سنوارتا ہے۔ اور یہ نور نور انسانی ہے اور نسبت اور ارادہ کے  
 تابع۔ انسان اپنے ارادہ سے جس طرح اس کو دھڑاتا ہے وہاں ہوتا ہے۔  
 یہ وزن اور رنگ بھی رکھتا ہے۔ اور ہر رنگوں نے اس کے حقیقت کو پہچاننا  
 زیادہ حال اس کا خود سرخ و قہر میں لکھو نکا۔ اور اوس سے زیادہ بھلا اس کی حقیقت کی

دوستانِ خدا نے صرت اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا پتہ نکالا ہے۔ یہ کام بھی  
 برکت والا ہے۔ اور اس کا اختیار کہ تو الہی فرشتہ خدا کا ہے نہ فرشتہ  
 نہایت ادب اور پرہیزگاری اور صلاحیت سے قائم رکھنا چاہیے نہ غیریت  
 کی تابع و ادھی کر دے۔ خدا کی جسندگی میں لگے رہو۔ جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول  
 مقبول صلعم نے حکم کیا ہے۔ اوس کو بجا لاؤ۔ اور جس غیریت کو منع کیا ہے  
 اور روکا ہے اوس سے بچ کر رہو۔ اور پرہیز کرو۔ کبھی غریب اور یتیم اور  
 بندگانِ خدا کو اپنا عضو بدن سمجھو۔ چوٹ اور غریب سے بچو۔ بچ بولو۔  
 معاہدہ میں درستی اور صفائی رکھو۔ کسی جاہل اور بیجاں شخص کو اللہ تعالیٰ کی ذات  
 اور صفات میں شریک نہ کرو۔ اور نہ مہیبتِ ذرّوں کے ذکاہ و درویشی پر شک  
 اور اس کام کو ذریعہ پیسیا کمانڈ کی نیت سے نہ اختیار کرو۔ اس میں خالص نیت  
 کی رضا مندی ہے۔ اور اور عاقبت کی ہمدردی و مہم نظروں۔ اگر ایسی باتوں پر عمل کرو  
 تو سچائی کامیاب ہوؤ گے۔ اور جلد شفا کا او گے۔ اور مریض کے اخلاق  
 کو بھی سنوارو گے۔ اور غریب کو بھی یہ سب باتیں سب سمجھاؤ۔ اور نصیحت  
 کرو۔ کہ صلاحیت اور یارسانی سے رہ کرے۔ اور اپنی افضلیت کو سنوارو  
 اور سیر و تماشہ اور عجائبات دیکھنے کی نیت سے بھی یہ کام نہ کرے۔ کیونکہ یہ  
 نورِ بذاتہ پاک اور صفائی رکھتا ہے۔ اور توجہ و مہم و اہم کو بھی صالح اور یار  
 جانتا ہے۔ اور حجت و توجہ دینے والا برہم و اعمال اور گناہ کے کام کرتا ہے  
 اور اخلاقِ ذمیمہ اور ناشائستہ باتوں میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ نورِ مکرر اور  
 گندہ ہو جاتا ہے۔ اور بجائے شفا کے نقصان بڑھتا ہے۔ یا کمزور جہ شفا کے

بحال کرنے میں مراحم ہوتا ہے۔ اور مریض کے اخلاق کو بھی بگاڑتا ہے  
 میں تجربہ کر چکا ہوں کہ اگر عرضہ و زار مریض کی تندرستی کی نیت سے سلب  
 مرض کیا گئی ہے تو توجہ کی برکت سے مریض صالح اور پریزگار ہو گیا ہے۔  
 اور اگر خاص ہدایت کے اور دوسرے بکثرت توجہ دی ہے۔ تو مرض طفیل میں  
 جاننا کہ ہے۔ اور جب مریض پر استغراق اور سکروار ہو گیا ہے تو بخوبی آرا  
 لیا ہے۔ کہ اگر اس کو چوٹ اور بری ناسائستہ باتوں سے ہیرا رسی ہوتی ہے  
 اور خرم و غمناک سے نفرت کہتا ہے۔ اور خدا سے بہت ڈرتا ہے۔ حلیت  
 اور پریزگار بنی کی کلام سے شاد کام اور خوش ہوجاتا ہے۔ اور اس کا چہرہ نشاط  
 اور حال نظر آتا ہے اگر اس کو کسی بُرے کام کا حکم کیا جاوے تو بالکل  
 نہیں مانتا ہے۔ بلکہ جواب دینے سے انکار کرتا ہے۔ اس کا مفصل ذکر دوسرے  
 دفتر میں آویگا۔ اب تم یہ اعتراض کرو گے کہ ایسی محنت اور مشقت  
 کس امید پر اٹھا دین۔ یہ وہی پہلے سے تو تم منع کرتے ہو۔ یہ معاش  
 کہاں سے چلا دین۔ اور دینی کس گھر سے کہا دین۔ سوا امید کا تو یہ جواب  
 ہے کہ تم ایسا بڑا ثواب کہاتے ہو جس کو تمام مذہب والے پسند کرتے  
 ہیں۔ اور بالاتفاق اعلیٰ اور اولیٰ مانتے ہیں۔ یہ تم اس پاک و درگاہ  
 سے امید کہو وہ تم کو بہت سی بڑا درجہ دینے والا ہے جس کی صفت و شہادت  
 نہیں کر سکتے ہیں۔ اب تم معاش کا معاملہ سو اگر تم کہیں سرکار و باریں  
 نوکر ہو۔ یا تجارت ذراعت کرتے ہو۔ یا املاک یا کرایہ یا جمع رکھتے ہو۔  
 اور تمہارا گزارا چلا جاتا ہے۔ تو پھر کس لئے طمع کرتے ہو۔ اور تھوڑا

بہت دوچار دست بستہ رو پیر لیکر کر ڈن کہا دے گئے۔ کیا مایہ پھر بچ کر  
 ادنیٰ شے سے بدلتا پسند نہ کرتے ہو۔ اور پھر اسالانچ کر کرنا منیت کا اصرار کیا  
 ہو۔ یہ تمکو ہنر دار نہیں۔ ہرگز ایسا مست کرو۔ اور اگر تم بالکل بے فکری اور  
 ہو۔ اور ادنیٰ قسم کی نہیں۔ اور معاش کے فکر میں ہرگز دان رہتے ہو۔  
 تو خیر جو مریض اپنی خوشی سے کچھ دیوے لے لو مگر یہ تو مریض سے چکا ورنہ  
 اور نہ کچھ مقرر کرو اور جو اپنی خوشی سے مریض تمکو ہوا بہت دیوے تو  
 خوش اور راضی ہو کر قبول کر لو۔ اور تاک بہوں بچر مائے روزی کا دینی  
 والا وہی قادر برزاق ہے جسے تمکو پیدا کیا ہے۔ اور پیدا ہوئے سے  
 پہلے رزق پہنچ دیا ہے۔ اور تمہارا رزق آسمانوں پر کھایا ہے۔ جہاں  
 کھانا تہہ نہیں پہنچتا۔ مگر مان اگر مریض کو تم صاحب فقیر ہو دیکھو۔ اور  
 اوسکو ناگوار نہ ہو۔ تو اوسکی اوقات موافق اوسے کہہ دو کہ ہر خوشی کو کچھ پہلاد  
 اور بندہ غریب و غنا کو دے۔ کیونکہ کہلا نا اور بندہ دنیا پس بی بی اور بلا کو ٹالنا ہے  
 اوسکو کہدو اللہ واسطے کچھ بزرگوں کی نیاز مانے بلکہ نکال کر اور کچھ کے پاس عطیہ  
 رکھ دے۔ اور تمہیں کہدے کہ یہ کچھ نکالنا ہے۔ اگر تمہیں دے تو تم غریب  
 اور محتاج بیمار و نکو کہلا کر علاج کرو۔ بہتر تو یہی ہے کہ خالص نیت سے عاقبت  
 کماؤ اور خدا کی رضا مندی حاصل کرو دیکھو انسان عاقبت واسطے ہزار ہا روپیہ لے دیتا  
 کوئی سجدہ بجا کو کو گناہ کہدو انا کو سدا پر جا کر تاج بادشاہوں کے وقت میں شہنشاہانے  
 جاری ہوئے۔ اب سرکار انگریزی کی عملداری میں ہسپتال بنے کیا ہو  
 لوگ دنیا میں بدلہ مانگتے ہیں۔ نہیں ہرگز بلکہ عاقبت کی بہلائی چاہتے

ہیں۔ تمہیں کسی ایسے پرستکار کو کرو۔

بدایت ۵

دوسری بات یہ ہے کہ بدکار سے تو جہ نہ لو  
اگر کسی شخص کو دیکھو کہ توجہ دیتا ہے۔ اور کام بڑی بڑی کرتا ہے۔ معاملہ  
ضرب اور اخلاق ذمہ رکھتا ہے۔ تو اگر تمہیں علاج ایسے شخص سے نہ  
کرناؤ۔ بلکہ اسکی صحبت میں ہی نہ جاؤ۔ اور اس کے ساتھ شست پرست  
نکو اور حتی المقدور ایسی بد معاملہ کو اس علم میں داخل نہ کرو۔ دو جہانتک کے  
اس کے اس علم کو چھوڑ دو بلکہ یہ کتاب بھی اس سے نہ دکھاؤ۔ جہانتک ممکن ہو۔  
اوسکو اس دولت سے محروم رکھو۔ اور اگر کسی صالح اور متقی خدا پرست کو پاؤ۔  
اور تم کو معلوم ہو جاوے کہ یہ شخص اس علم سے ناواقف ہے تو بڑی رغبت  
اور شوق سے اسکو یہ کتاب دکھاؤ۔ اور ترغیب دو۔ اور سکھانے پر مائل  
ہیں اور ہر جگہ بددروہ اس حد تک کہ وہ اسکو شجرہ بکرے۔ اور آڑا لے۔  
غرض متقی سے چھپاؤ نہیں۔ اور فاسق فاجر کو بتاؤ نہیں۔

بدایت ۶

تیسری بات خلوت ہے

جہان تک ممکن ہو خلوت میں توجہ دو۔ صرف مرصع اور معالج کے سوا  
تیس شخص موجود نہ ہوں۔ گناہ گزر ہو۔ نہ کوئی شخص دور سے  
چہ دیکھتا ہو۔ ناوقت صحت کی کسی سامنی اسکا ذکر نہ کر رہی نہ کیا جاوے



ہوں اونکو نہی ذکر کرنے سے روک دیا جاوے۔  
 اور مریض کو بھی افشا جسے داند سے منع کیا جاوے۔ ہر گونہ اپنے آپ کو  
 تاکید مانع کی ہے۔ اور ظاہر کر لینی میں نقصان اوٹھایا ہے۔  
 بیان طوالت رکھتا ہے۔

ہدایت کے

چوتھی بات علاج شروع کرنا تجھ نکر

اگر کوئی تیسے تو جھیلنے اور سلب مریض کرانے کی التجا کرے۔ خود  
 تم اسکی درخواست کو منظور کر لو تو اول تم اپنے فرصت اور بہت کو گزراؤ  
 اور دیکھ لو کہ تا وقت صحت تم اس محنت اور شقت کو انجام پہونچا دو گے۔  
 اور ناچہ تو نکر و گے۔ یہ بات بہت نامناسب ہے۔ اور پھر نقصان کو لیتی ہے۔  
 کہ ایک دن دو دن تو جھد دو اور پھر چھوڑ دو۔ یا جھدن چاہا تو جھد دے۔ اور جھدن  
 دل نہ چاہا مذہب اس سے تو یہی بہتر ہے کہ شروع ہی نہ کرو۔ کیونکہ جب تو جھد  
 دیتا جاتی ہے۔ تو بیمار مہی ہاتھوں پاؤں کی اونگلیوں کے سروئے نکل جاتی ہے  
 اگر دست چپ کے بازو یا گھٹنی میں بیماری ہو تو مرثہ اوکو دست چپ کی  
 اونگلیوں کے سروئے نکال دیتا ہے۔ اور جو دست راست کے بازو یا  
 گھٹائی یا چوہین ہو تو دست راست کی اونگلیوں کے سروئے باہر کر دیتا ہے  
 اس طرح اگر سر یا سین یا پیٹ میں بیماری ہو تو جھد یا دیر میں پاؤں کے سروئے  
 اونگلیوں کے سروئے نکالی جاتی ہے۔ اور جو دامن یا دھن میں۔ ران یا دھن

پانچویں بین بیماری ہوتی ہے۔ تو دہائی پانچوں کی اونگیوں کے سروے  
 سٹائی ہوتی ہے۔ اور جو پانچ پانچوں میں ہووے تو پانچ پانچوں کی اونگیوں  
 باہر کھینچی ہے۔ بعض میں اس کو بخوبی پہچان لیتا ہے۔ اور بیماری  
 سنہ بکٹی ہوئی اور سر و دیگر طرف ہوتی ہوئی اس کو محسوس ہوتی ہے۔  
 میرے علاج سے ان کے بچہ کا زخم چار انگلی نیچے اور ترکرا چھا ہو گیا۔  
 اور ہم روز ان کو ایک دوڑھی ہوئی تھی۔ اور درم تمام ٹانگ میں اونگیوں  
 کے سروے تھا۔ دو دن میں پانچوں کے بچہ تک پہنچ کر بعد ایک دن ٹھہر کر اور  
 گیا۔ اس کے بعد ایک بچہ کے چہرہ اور گردن کا درم اول میٹ اور انوں  
 ہو گیا۔ اور پانچوں پر نظر آیا تھا۔ آخر جاننا۔ اس لیے چھوڑ دینا اور  
 کرنے کو منع کیا۔ ہون کہ اگر کسی کے چہرہ پر زخم یا پور تھا۔ اور منہ اور  
 علاج شروع کیا تو وہ مواد گلو اور سینہ کی راہ سے اور تر گیا۔ یا تو پیشاب  
 کے رستہ یا دستوں کے رواہ یا پاؤں کی اونگیوں کے سروے نکلیگا۔  
 اگر تم علاج چھوڑ بیٹھو اور وہ مواد سینہ یا قلب یا مددہ وغیرہ میں ٹھہر گیا  
 تو پھر کیونکر خارج ہوگا۔ اور اس جگہ دوسری بیماری پیدا کر دیگا۔ اور  
 یہ سب اس کے ہمارے قصور ہوگا۔ کیونکہ اگر تم توجہ جاری رکھتے تو یہ کام کبھی ہوتا  
 اور بے معلوم اور سب سے بڑا بیماری کا اخراج ہو جاتا۔ اور سروے بخوبی  
 صحت پاتا۔

ہدایت

پانچویں بات دسویں کی توجہ دو

جس شخص پر تم توجہ دینا کا ارادہ کرنا تو اسکو اپنی حقیقت پر مایوس رہا  
 سے زیادہ عزیز رکھو۔ بلکہ اسکو اپنا ہی عضو بدن سمجھو۔ اور اس کے  
 ساتھ کمال محبت کرو۔ اور اس سے کسی طرح کی نفرت و لعین نہ لاؤ۔  
 تم جس قدر اس سے محبت کرو گے۔ اسی قدر صلہ شفا بخشو گے۔ کیونکہ اس کی  
 کے پیو پچانے کو محبت اور دل سوزی اور رحم بہت مفید اور عطا فرماتا  
 بن جاتا ہے۔ اور شفا بخشو کو قوی واسطہ ہو جاتا ہے۔ معالج میں تین باتیں  
 بہت ضروریات ہیں۔ مستقل مرضی۔ اپنی قوت اور طاقت کا اعتماد۔ انفع  
 پیو پچانے کی نیت۔ بخوبی آزمایا گیا ہے کہ والدین اپنی اولاد۔ اور بڑا ہند اپنی  
 بیوی۔ اور بیوی اپنے خاوند۔ اور عاشق اپنے معشوق۔ اور پیارار مشتمل و راز پر  
 رشتہ دار کو جب سلب مرض واسطہ توجہ کرتا ہے۔ یہ توجہ اور کامل شفا بخشا  
 ہے۔ اس واسطہ جس مفید طریق کی جگہ۔ شیخ بزرگوار کے دلیں ہو وہ جلد مدد  
 پاتا ہے۔ دوسرے دفتر میں اسکا بخوبی بیان کیا جا رہا گا۔ اس دفتر میں اس پر  
 بیان سے بیجا فائدہ ظاہر دینا ہے۔ سو تم کو واجب ہے کہ جب توجہ دینا  
 شروع ہو تو صحت ہوتے تک سو ٹوف نہ کرو۔ جتنی دیر بیٹھہ سکو اور جتنی  
 ہی دیر نہ روز بیٹھا کرو۔ اگر دس منٹ کا ارادہ کرو تو دس منٹ بیٹھا کر  
 اور جو ایک گھنٹہ کا ارادہ ہو تو ایک گھنٹہ بیٹھو۔ تیسرے دن توجہ دینی  
 کی فرصت ہو تو تیسرے ہی دن دیا کرو۔ ہر روز دو طرح عرصہ مقرر کر لو۔  
 اسی طرح وقت ہی ٹھہرا دو۔ مثلاً صبح کے آٹھ بجے یا رات کے دس  
 بجے۔ اور پھر ترکیب اول دن شروع کر دو ہی ترکیب آخر تک جاری رکھو۔

ایسا ہو کہ کین اور تر کین بنے تو جہم زہ ہے۔ کل اور تر کین سے تو جہم دینے لگے  
 برسوں اور زکوٰۃ کی تر کین مکان منیجر۔ مولین کو بھی سنبھا دو کہ ان سب باتوں کا خیال  
 رکھے۔ وہ بھی تمہارے ساتھ صحبت اور عشق پیدا کرے۔ تمہارے اوپر  
 اعتقاد اور یقین رکھے۔ ناامید نہ ہو شک نہ کرے۔ اپنے تئیں تمہارے سپرد  
 کر دے۔ اور تم کو کامل غنیمت قرار دے۔ اور دسینہ سپردی سمجھے۔ یہاں تک تم دونوں  
 تئیں رابطہ اور یکساں گنت پیدا ہو جاوے۔ اور تم نہیں اس کی صحبت میں شک نہ کرو  
 اند کسی طرح کا دہم نہ لادو۔ نہ اس کی دل میں شک ڈالو۔ شاید کہ سخت بیماری میں  
 دو چار مہینہ کا عرصہ لگ جاوے۔ یا کسی دورہ کی بیماری میں اس سے زیادہ  
 تو جہم دینے کی ضرورت ہو۔ اور کئی دوری ٹل جائیگا انتظار کرنا پڑے۔ تو ہرگز  
 مت کہہ دو۔ اور علاج نہ چھوڑو۔ شاید تم بہت اعتراض کرو کہ ان باتوں سے  
 تو بعضی باتیں بہت سخت ہیں۔ اور بعض پر ہمت نہیں اور اختیار نہیں ایسی  
 مشکل کام کب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ اور کس امید پر ہم  
 ایسی سخت پہل سکتے ہیں۔ سو ایسے مفائدہ بنانے میں کرو۔ امید کا حال  
 تو میں پہنچا چکا ہوں کہ اسکے بدلہ اور اجر کی امید خدا کی جناب سے بہت سی  
 رکھتے ہو۔ اور محنت کی بات یہ ہے کہ تم اگر غریب اور مفلس ہو۔ اور چھوٹی  
 چھوٹی اولاد موجود ہے اور بیوی کو جان و دل سے چاہتے ہو۔ اور اس کو  
 سخت بیماری میں مبتلا دیکھو۔ تو سوچ لو کہ تمہارے دل پر کیا سخت صدمہ گزرے گا۔  
 نہ تو اتنا پیسہ ہے۔ جو دوائی ہڈائی میں خرچ کرو۔ اور حکیم طبیب کو دیگر بلاؤ۔  
 نہ دیکھو اتنا صبر ہے کہ وہ مر جاوے۔ نہ اور چھوٹی چھوٹی اولاد رُل جاوے۔

پہ بتلاؤ کہ کیا تم ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ محنت نہ کر سکو گے۔ اس میں تمہارا کیا  
 خرچ ہوگا۔ اور کس قدر عرصہ لگے گا۔ ڈیڑ گھنٹہ سے زیادہ تو میں توجہ دینے کو  
 منع کرتا ہوں۔ تمام دن رات میں ڈیڑ گھنٹہ سے زیادہ سرگرم توجہ مت کرو۔  
 خواہ آدھ گھنٹہ میں آدمیوں پر۔ خواہ ڈیڑ گھنٹہ ایک توجہ دو۔ اس سے  
 زیادہ محنت نہ ادا ہٹا۔ کیونکہ توجہ دینے سے وہ مزہ جو باعث زندگی ہے۔  
 دوسروں میں جاتا ہے۔ اور اپنی میں سے خرچ ہو جاتا ہے۔ اس سے آدمی اپنے اندر  
 کمزوری اور کچھ ضعیف معلوم کرتا ہے۔ اگرچہ اس کا دفعیہ چہل قدمی اور ہوا خورد  
 اور سیر تماشے اور تفریح سے بچ جاتا ہے۔ اور اصلی حالت اور سچا لیٹ بھر آجاتا  
 اس لیے میں منع کرتا ہوں کہ سن بلوغ سے پہلے۔ اور ستر برس کی عمر سے پہلے  
 دل بند رہے نہ سنٹ سے زیادہ توجہ دینا نامناسب ہو گا۔ نہ کوئی ٹوٹنٹو  
 نمایاں طور پر لگے۔ اور بڑے بڑے بیٹے اور بھائی کو بڑا دیکھا۔ اگر تیس برس کے  
 تو گھڑی۔ گھنٹہ وقت پہنچنے کی توجہ دینی کے وقت سراسر رکہ لیا کرو۔  
 اب تم کہو گے کہ فیروز گھنٹہ ڈیڑ گھنٹہ کی محنت تو حسنہاں لینگے۔ مگر ایسی محنت  
 اور عشق۔ اور دلسوزی ہر ایک مریض واسطہ کہا جسے لینگے۔ یہ کام زبردستی  
 اور زور اور کلفت سے کبھی پیدا ہوگا۔ سو یاد رکھو کہ یہ کام تو خود بخود پیدا ہوگا۔  
 مگر اول میں تھوڑا بہت کلفت تکو ضرور کرنا پڑے گا۔ اور اللہ اور محبت کو زور لانا  
 اور جانا ہوگا۔ یقین جانو کہ توجہ نہایت بڑا عمل جب کا ہے۔ اگر چند روز مریض  
 کو اچھی طرح توجہ دیا دے تو مریض مرشدی نہایت محبت کرنے لگتا ہے۔  
 اور دلسوزی اور بگائیت خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اور جو مریض اچھی طرح



منہا لے کر طرف دل جانو سے۔ اور بیچیاں ہو کر رجوع کامل سے سامنے بیٹھیں۔ اور  
 اور جنہیں چہرہ کی طرف ٹکٹکی باز نہ کر دیکھتا رہے تو ہر شد کے دلیں ہی اسکی  
 چھت خانو و نسوزی۔ اور بیکرنگی پڑ جاتی ہے۔ اور مینے تو بہت مفید باتوں کا  
 بیان کیا ہے اگر یہ میسر نہ ہوں تو خیر جس صورت سے ہو سکے تو جہرہ دیکھو  
 ہمارے مگر بہت زہار ہو۔ نا امید نہ ہو۔ خود شک و نہ مریض کے دلیں شک  
 ڈالو۔ انشاء اللہ انجام اچھا ہو گا۔ اول تو شفا ہی ہو گے یا مریض کی مرض کو  
 کم کر دیں گے۔ مگر توجہ زیادہ تو ہونے دو گے۔

## ہدایت ۴

### چھٹی بات مجدد دعا کرو اور لات زنی سیکھو۔

اگر کوئی مقصد علاج کرنا چاہے۔ تو ایسا مجدد دعا کرو۔ اور ایسی شیعہ بنیاد  
 کہ میں بیشک تمہارا مرض کنوہ ہو گا۔ اور دو تین ہی توجہ میں صحت بخشو گا  
 اس علاج کو تم کرامت سمجھو۔ اور تمام علاج مغالہ چھوڑ دو۔ ایسی لات  
 زنی سیکھو بند ہو گا کام نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ بریادہ غور کرنے سے انجام میں  
 مذلت اوٹھاؤ۔ بشاید کہ وہ بیمار نئی موت ہو۔ یا ایسی سخت ہو جسکو حکمانے  
 لا علاج کہا ہو۔ اور شاید کہ اسکی شفا دوا کھائے۔ اور دوسری شخص  
 کی توجہ پر موقوف ہو۔ یا وہ بیمار ہی ہلاک نہ ہو۔ مگر آخر دم تک جائیداد لے ہی  
 نہ ہو۔ شاید ایسا دعا کر کر پھر مذمت کہنچو۔ اور دل ہی دلیں افسوس کر  
 (ع) چراغ قہار کو کہ باز آید پشیمانے بنو لالین ہے کہ ہمت نہ ہارو۔

اور دسوزی اور لیفتن سکتے ساتھ علاج کئے جائیں اور خدا تعالیٰ کی حسنت سے  
 صحت کی امید رکھو۔ شافی دہی بکیم دانا ہے۔ اور تہرا علاج تو خیر جلد اور بہانہ  
 مگر اس علاج میں یہ مصلحت ہی ضروریات ہے کہ مریض کو کامل امید ڈالو اور  
 اس کے شک و شبہ کو دور کرو۔ صاف صاف کہہ دو کہ اگرچہ یہ علاج کراہت سے  
 کم نہیں مگر نوت اور تعدیر سے کچھ چارہ نہیں۔ چند روز علاج کروا کر دیکھ لو۔ پھر  
 جیسا ہو نیوالا ہوگا۔ خود ظاہر ہو جاوے گا اور ایسی بیماریوں پر جنکو اطباء علاج تھکتے  
 ہیں ہاتھ نہ ڈالو۔ جس وقت تپ سے درجہ کی اور نسل وغیرہ اور اہل اول جب  
 جب تم توجہ دینا نہ کہنے لگو۔ تو جو بیماریاں دورہ کی ہیں جیسے مریض وغیرہ  
 اور پھر ہی ہاتھ نہ ڈالو۔ یہ اس واسطے نہیں کہ ان بیماریوں میں جنت محال ہے  
 بلکہ اس لئے کہ انکو فہینون علاج جاری رکھنا پڑے گا کیونکہ جس شخص کو مریگی کا  
 دورہ ہوتا ہے بعد ہوا کرتا ہے۔ تو صحت جب سمجھو جب پانچ چھ دنوں سے کل  
 جاوے۔ تو اس صورت میں تمکو دس باران ہینہ علاج کرنا ہوگا۔ اور ہر دورہ کے  
 ٹلنے کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اگر دو چار دن روز توجہ دیکر چھوڑ دو گے۔ تو کیا پتہ  
 لگے گا۔ اس طرح کئی دورہ والی بیماریاں سمجھ رکھو۔ جنکو پھر دس نہیں کہ تو اس  
 آدمی اتنی غصہ و رازنک توجہ بڑے استیصال اور صبر سے دیتا رہے گا۔  
 اور اگر اپنی بہت دیکھو تو منع نہیں کرو۔ تو اس مہتری کو مناسب ہے  
 کہ اول اہل ایسی بیماریاں لے۔ جس پر توجہ کا اثر اہل ایسے اور معلوم ہو جاوے  
 اور ایسے ایسے حیف بیمار ہینہ ہاتھ ڈالے جنکو دو چار پانچ یا سات دن کے  
 اندر اچھا کر سکے۔ جب قوت ٹھہرتی جاوے۔ تو سخت سخت امراض پر توجہ

کرے۔ ادویہ بخوبی آزمایا گیا ہے۔ کہ معالج جلد و کثرت سحر اسکی مشق کرتا  
جاتا ہے۔ ادویہ معقدہ کامل ممکن اور تجربہ کار لوگ خدا وین جاتا ہے۔ اور جلد شفا بخشنا  
دفترہ فتنہ ٹاپسا ہو جاتا ہے کہ صرف اور سکا دیکھنا ہی صحت لے آتا ہے۔ اور  
ادویہ کا نقطہ ہائے ہی دہرہ امرین کو مستغرق کر دیتا ہے۔ شاید تم بچو کہ کون  
کوئی بیمار یاں میں جہنمی مرض اس تو جس سے جلد شفا پاتا ہے۔ اسکو جو اپنی  
صراح نمک بخور نہ ہو چکا ہے۔ بیان کرتا ہوں۔ باری کا بخار۔ یوہی پت جو کہنے  
ہو۔ ربیع۔ و سریرخ۔ غزو کو نکا ہولانہ گنہیا وغیرہ اور جو بیمار یاں اعصاب  
اور عروق سے متعلق ہیں۔ فالج۔ لقوہ۔ تشنج۔ مسموم خون۔ جنون۔ زخم  
یوہی۔ چھنی۔ زخم۔ ادویہ پورے ہنسی کا جب علاج کیا جاتا تو مواد اندری  
اند راصل جاتا ہے۔ کچھ کم و بیش ہی خارج ہوتا ہے۔ جو کہ اس بات کا بہت  
جگہ بخور نہ پہنچا ہے۔ اس سے نکو بالکل گہرا ناہ چاہئے۔ حکایت  
ایک شخص کہ چوڑا آدمی کے برابر ہوڑا تھا جراح نے کہا کہ اسکو چیرہ لگا  
ادویہ بخور۔ سو ادویہ بخور علاج شروع کیا تیسرے روز بالونکی جڑ ہون  
میں سے خود بخود بہا شمع ہوا۔ قرین سیریا میں پاؤ کے خالص خون  
نکلا ہوگا۔ ورم جاتا رہا۔ دوسرے دن کو دٹ لینے لگا۔ درد کم ہو گیا چوتھے  
دن چنر ہرے لگا۔ آٹھویں دن بالکل تندرست ہو گیا۔ نشان ہی باقی نہ رہا۔  
نہ تو کوئی زخم لگایا۔ نہ سیکہ کیا۔ نہ سینک دیا۔ نہ چیرہ دلوایا۔ غرض علاج  
جراحی وغیرہ بالکل نکلیا گیا۔ حیض و نفاس کا بند ہونا جس سے صد بیمار یاں پیدا  
ہوتی ہیں۔ بدخواہی۔ کم خواہی۔ نا بالکل منہ کا نہ آنا۔ پسلی کی بیماری۔ جو بچو کو

ہوتی ہے۔ درگزر۔ دردمندہ۔ ایسی ایسی بہت بیماریاں ہیں جنہیں جلد  
 شفا دے سکا ہوں۔ اور آزمایا چکا ہوں۔ اور جن پر تو مجھ کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔  
 وہ بھی ہیں بتلاتا ہوں۔ بہ نسبت تندرست کے بیمار پر جلد اثر ہو تا نہیں ہے۔ بلکہ جب  
 بیمار اس علاج سے تندرست ہوتا ہے اثر کا ہر ناممطلق موقوف ہو جاتا ہے  
 جس سے محبت زیادہ ہو۔ اور سیر یہ اثر جلد تر ہوتا ہے۔ بہ نسبت عاقلوں کے  
 سادہ لوحوں پر۔ بہ نسبت مردوں کے مسذرات پر۔ بہ نسبت جوانوں کے بچوں پر  
 بشرطیکہ توجہ کی وقت وہ رو دین اور گہرا دین نہیں۔ اور اگر رو دین اور گہرا دین  
 یا بچہ بنی کرین۔ تو نہا سب سے کم جو وقت وہ سو جا دین اور سوقت اور نیر توجہ  
 کریں۔ بہ نسبت امیر کے غریبوں پر اور اون لوگوں پر جن کے رگ و پشہ باز گہرا اور  
 پتلے ہوں۔ بلغمی مزاج والوں اور بے علموں پر جنکی طبیعت میں چالاک کی کم ہو۔  
 بہ نسبت غائب کے حاضر پر۔ بہ نسبت دور کے بچہ کر اور نہ تو لگا کر۔ زیادہ  
 تران سب سے جب بچہ بچاں بخوبی جم جاوے۔ اور رابطہ۔ محبت دائم ہو جاوے  
 ان سب صورتوں میں بخوبی اثر ہوتا ہے۔ وہ کون کونسی صورتیں ہیں جنہیں  
 توجہ کا بخوبی فائدہ پہنچتا ہے۔ اور وہ کون کونسی شخص میں چکے توجہ کا خوب  
 اثر ہوتا ہے۔ سمجھو اور دھی اور جسمیں قوت والی تندرست کی توجہ زبردست  
 ہے۔ ایسی شخص سے جسکی قوت روحی۔ اور جسمی۔ اور بہت اور زور جسمانی  
 کم ہے۔ اور نہایت مالوال اور ضعیف۔ صغیر آدمی بخوبی عقل کی توجہ بہتر ہے  
 بلغمی اور دھوسی مزاج والے اور کم عقل سے۔ کم بولنے والے کی توجہ زبرد  
 دست ہے۔ بہ نسبت بہت بولنے والے کے۔ سو دھوی مزاج والا جسکا خیال

بیت نشین ہوتا ہے۔ اور جسکو مزاج غریب کہہ رہا ہے اور پریشانی رہتی ہو۔  
 اور ضبط خیال پر قادر نہ ہو نہ خدا ترنی اور رحم اور دلنور میں نہ رکھتا ہو۔ تلون  
 مزاج غریب یعنی کاشائیں ہو۔ ثواب کی ہیئت سے توچہ نہ دے۔ اس راز کو  
 پہچاننے کے غور و فکر سے ہر ایک کے سامنے بیان کرے۔ لاف زنی ہو دے  
 طمع بہت رکھے۔ پرہیزگاری کی چال نہ چلے۔ مریض پر احسان نہ کرے۔ بد  
 مزاجی کرے۔ تا وقت صحت علاج جاری نہ کرے۔ اپنی قوت اور کمالات  
 پر اعتقاد اور عداوت رکھے۔ شفا حاصل کرانے پر شکی ہو۔ سجدہ دعا کرے۔  
 ایسے ایسے انتحاریں جیسا چاہی توچہ دینے کے لائق نہیں۔ اور ایسی ایسی  
 جو بیانی کہیں غرابی اور نقصان سے خالی نہیں۔ تو مناسب ہے  
 کہ سچا و عواکہ اور لمبی چوڑی شیخی نہ مارو۔ اور لاف زنی کو۔  
 چھوڑ دو۔

### بذاتیات

ساتوین بات رقم خود بیمار ہو تو توچہ مند و مرشد کی بیماری  
 اور صفات طالب ہیں۔

گاہ گاہ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ توچہ دینے والا حب رجوع و سرخیال جاکر  
 توچہ کرتا ہے۔ تو بصیر صفت مرشد کی حیثیت میں شکنجہ ہوئی ہے۔ یہ پیار میں  
 چلی جاتی ہے۔ اگر مرشد اخلاق و سیمہ اور قسوت و فخر کی عادت رکھتا ہے  
 تو بیمار ہی فسق و فحور میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور جو مرشد صالح اور پرہیزگار ہو

تو مریض ہی صلاحیت اور اتفاق کی کام کرنے لگتا ہے۔ اگر مرشد عاشق خدا ہو  
 تو طالب کی یہی اولین عشق اپنے جوش بہا ہے۔ عرض معالج کے نور کے ہر  
 معالج کے اخلاق۔ مریض میں چلے جاتے ہیں۔ اور مریض اور مریض صفوں میں  
 موصوف ہو جاتا ہے۔ اس طرح اگر معالج کو کوئی بیماری ہو۔ اور وہ بیمار ہی  
 ایسی کہ تمام بدن میں سببیت کر گئی ہو۔ تو مریض ہی اور مریض مبتلا ہو جاتا ہے  
 اسلئے تم کو مناسب ہے کہ اگر تم خود بیمار ہو تو کبھی مریض کو ٹوچو نہ دو۔ اور نہ پائی اور  
 روال وغیرہ کو دم کرو۔ اور کبھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ جب رابطہ قائم ہو جاتا  
 ہے۔ اور مریض اچھی طرح خیال کو جاتا ہے۔ اور مرشد کا خیال سببیت میں بٹا ہوا  
 ہوتا ہے۔ تو مریض کی بیماری سے اوپر اگر شیخ کو چٹ جاتی ہے۔ مریض اچھا  
 ہو جاتا ہے۔ اور شیخ بیمار پڑ جاتا ہے۔ یا مریض اور معالج دو ٹوٹا دسی  
 مرض میں گرفتار رہتی ہیں۔ اور یہی ہو کر مریض ہے۔ کہ معالج کی بیماری سے  
 مریض کو لپٹ جاوے۔ اور معالج صحت پاوے۔ یا مریض معالج کی مرض  
 میں گرفتار ہووے۔ اور شیخ ہی اسی بیماری میں مبتلا رہے۔ مگر ایسا اتفاق  
 بہت کم ہوتا ہے۔ کہ مریض کی بیماری مرشد کو چٹ جاوے۔ کیونکہ اسکا  
 ارادہ نور کی پہچانے ہوا کرتا ہے۔ اور بیمار کا لینے اور شیخ قوت ور  
 اور بیمار کم زور مگر نیم اس وقت ہوتا ہے جب مرشد خیال کو بٹا ہی رکھتا ہو  
 یا بہت نازک طبع ہوتا ہے۔ تو بیمار کی بیماری میں کم و بیش مبتلا ہو جاتا ہو  
 اور تھوڑا بہت اسکا اثر معلوم کرتا ہے۔ اگر ایسا معلوم کرے۔ تو بعد توچو  
 دوچار منٹ اپنر دو نو یا زدن سے اونگلیوں تک پاس کر لیا کرے۔ بلکہ

پیشانی سے پادری تک دھن پندرہ پاس کر لے لے الجملہ جب تمہارے ہو تو  
 مریض کو مہرگو تو بہرہ نواز اور اگر تم اخلاق و یمہ میں گنہگار ہو تو یار سائے  
 اور اس ملاق حمیدہ کی خادست کرو۔ اور اپنے آپ کو اچھی صفوں سے  
 ایزبستہ رکھو۔ بیمار اور فاسق فاجر شیخ ہرگز تو نہ دینے کی لایق نہیں ہوتا  
 اور نہ تو بہرہ کرے بھی تو کچھ نہ کہہ نقصان پہنچاتا ہو۔ لطف نہیں پہنچتا۔

## بدانت

اپنی بات تو بہرہ کی خوبیاں و کمالات  
 تو بہرہ ایسی بات ہے کہ اس سے انسان خدا کو حاصل کرتا ہے۔  
 اور دیکھا ہے پیدا کر لیتا ہے۔ عجیب غریب معاملے اس سے ظہور پاتے ہیں  
 اور طرح طرح کے فوق و بظاہر ہوتے ہیں غرض دنیا میں ایسا کام کو شہاد  
 ہو تو بہرہ بنے جھائل نہیں ہوتا اسکی مثال ایسی ہے جیسے تلوار ابد  
 چاہو تو دشمن کو مار دو۔ چاہو اپنا کلا کاٹ لو۔ ہرگز گونے جان دے  
 دینی مگر اس پر ہر مار کو نہ کھولا۔ جو نیا بریاد کر فے مگر ہر نا اہل کو اس میں  
 دخل نہ دینا۔ بدنام ہوئے وقت اوٹھائے تکلیف اور مصیبت ہے۔  
 اس دولت کو سبب میں لے گئے مگر ظاہر ہے کیا۔ اسکا پورا پورا سبب  
 تو انہیں کو معلوم ہوگا مگر یہ ناقص رائے میں ایک یہ بھی سبب ہے  
 کہ طبایع انسان میں بڑا اختلاف ہوتا ہے اور ہر ایک شخص عمل و حیثیت کی  
 حال نہیں چلتا۔ ایسا ہو کہ نا اہل ناشائستہ اور نا یائستہ باتوں میں اسکا  
 استعمال کریں۔ برائیاں کیا وین۔ اور ہلایان گنوا وین اس سے



دینیوی سیر و تماشے دینے۔ اور پلٹ کر وریا در تیان لرین۔ آپ بھی بال  
 میں گرفتار ہوئے اور کچھ بھی و بال میں ڈالیں۔ قیامت میں جو ابد ہے  
 میں ہم کچھ جانیں۔ ہاگے بزرگ ہدایت کرے اور نیک مرادہ حلالے  
 پر بڑے حریص تھے۔ اور اسی شہرت اور آرزو میں مر گئے کہ کوئے شخص ہوتا  
 اس دولت کو حاصل کرے۔ یقین خانہ کہ وہ ہرگز پھیل نہ تھے۔ کتبہ  
 اور غور سے خالی۔ اور عجب وریا کے برج تھے مگر مصالحتا یعنی بہتر سمجھا  
 ہے کہ اس کھالاب کو چھاپا وین۔ اور ہر ایک پر ظاہر نکرین اسلئے میں متکو  
 تاکہ اس منع کرتا ہوں کہ سیر و تماشے اور عجائبات دیکھنے کی بیعت سے اس علم  
 کو استعمال نکرین۔ میں تو نصیحت کا حق ادا کر چکا آگئے وہ جا میں۔ اگر گنہگار  
 کرنے کی آرزو تو جہم کے ہمراہ نہیں تو یہ تاثیر کم کم اور گاہ گاہ ہوگی۔  
 میری تو خاص نیت بھی ہے کہ خلق اللہ اس سے عام فائدہ اور نفع و نفع دین  
 بھی حاصل کرے۔ اور دنیا میں بھی پہل پاوئے۔ خدا کی رضا نصیب ہو  
 اور خاتمہ بالخیر۔ ارشاد تیرا

تو جہم دینی کی عام مرید کی خواہش میں رہی کے متعلق

اگر کوئی بیمار تھے تو جہم لینے کی التجا کرے۔ اور تم کو اس کام کی فرصت اور ہمت ہو  
 تو منظور کر دو اور اس کو سمجھا دو کہ اگر یہ علاج کروائے ہو۔ تو گہرا نہ جاننا  
 اور نافہ نہ کرنا شاید اس علاج میں خرصہ و راز لگ جاوے۔ اور یہ ہیز گاری کر  
 کام کرنا۔ جہاں تک ممکن ہو اس کو چھپانا۔ اور جو واقف ہیں ان کے سوا اور

کیسے نہایت ہنسکا بہیدہ ظاہر کرنا۔ اور اونکو بھی ظاہر کرنے سے منع کر دینا  
 اور کسی طرح کا خوف نہ کرنا۔ انہیں کچھ ضرر نہ اور نقصان نہ ہوگا۔ اور صحت کا  
 یقین کاٹل دیکھنا۔ تاوقت صحت چند روز مصالحت واسطے ہمارا ادب اور  
 بظلم نگاہ رکھنا اور ہم پر عقیدہ کرنا۔ دن رات میں ایک دفعہ یا دو دفعہ فلاسنے  
 وقت ہمارے پاس آجایا کرو۔ جب مجھ بات قرار پاچکے تو ہر روز اوسے میں  
 وقت پر اوکو بلاؤ۔ اگر سخت بیماری ہو تو گھنٹہ یوں گھنٹہ۔ اور جو خفیف بیمار  
 ہو تو پانچ گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ یا جتنا تمہارا دل چاہے توجہ دیا کرو۔ مگر اول دن  
 یہ نسبت از دونوں کے زیادہ دیر ہو تاکہ رابطہ قائم ہو جائے۔ مگر  
 ان میں باتوں میں اتنے مصالحت اور موقع دیکھ لو۔ اور جب توجہ دینے کا  
 ارادہ کرو تو اب بخارہ بسونہ اول کرو۔ نہ ہو سکے تو صرف دغاے استخارہ  
 پر بھی اکتفا کر دو۔ اور جب توجہ دینے کو بیٹھو تو دعا کر کہ بیٹھو اور دعا کر کہ بیٹھو  
 بہت ہونکے اور بہت پیٹ نہ رہے تو ہمہ اندوز۔ اگر بیمار نہ آسکے تو تم آپ  
 ہونکے گھر جاؤ۔ سب آدمیوں کے کنارہ کرو نہ اور خلوت میں بیٹھو صرف  
 تم یا وہ بیمار ہو۔ وہاں اور کسی کا دخل اور گزر نہ ہو۔ دروازہ بند کر لو۔ بیمار  
 کو زمین یا چارہ پائی پر نرم چھوٹے پردے اور یا ٹیکہ کے سہارے بیٹھا دو۔  
 اور کہدو کہ توجہ دیتے تاکہ خاموش بیٹھ رہنا۔ اور یہ بھی کہدو کہ دونوں  
 پاؤں لیٹے پہلاؤ۔ بیمار کا موہ نہ جنوب کو اور اوسکے پشت شمال کے  
 طرف ہو ورنہ اسکا نہ بہت سردی ہونے گرمی چھریو وغیرہ سب چیزوں سے  
 جو خیال کے پرگندہ کرنے والے ہیں۔ امن ہو۔ اوسکے دونوں پاؤں

سبب میں کا وخت رکھ لو۔ اور تم اس میں بڑھ کر سبب کے لائحہ عمل سے  
 دونوں زبانوں کے کھرکے کر یا اب کو لٹکا کر بیٹھ جاؤ۔ تاکہ بنا برسر آئندہ نہ ہو۔  
 یا چھوٹی پٹیر بھی اویسے دونوں پانوں کے درمیان بچھا لو۔ اور اوس پر  
 دوزانو یا چار زانو بیٹھو۔ اور دل کو تمام جوش و خروش سے اور گہرا ہٹ سے  
 مطمئن رکھو۔ گہرا ہٹ میں بفع نہیں ہو چتا۔ اور نتیجہ خراب نکلتا ہے۔  
 اگر کچھ سبب بائیں میں رہوں۔ تو بہت دین والا نہ کہچھ مخصوص نہیں جس طرح  
 مناسب وقت بیٹھو اور بیٹھا تو دینے ایک مختصر رسالہ چھپوایا ہے۔ جس کا نام  
 ہدایت الطلاب ہے رسالہ تو ہم (بھی اوس کا مطالعہ کرو۔ جو ہر کتاب کو نشہ  
 توجہ اور آداب وغیرہ میں کم و بیش تینوں دفاتروں میں ملے دیکھا۔ مریض کے  
 دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اپنے دونوں انگوٹھوں اور انگوٹھوں کے سر میں  
 ہر طرح کی کڑ لو کہ تمہارے انگوٹھوں کا شکم یا انگوٹھوں کے شکم سے ملا رہے۔ اب  
 تاخر دونوں کے انگوٹھوں \* \* \* \* \* کے بیرونی طرف  
 ہوں اور آہستہ آہستہ دباؤ دیتے رہو۔ اور بیمار کے چہرہ یا آنکھ یا جسنانہ  
 کی طرف گٹھلی بانہ کر دیکھتے رہو۔ اور بیمار کو بھی سمجھا دو کہ تمہارے چہرے  
 کی طرف ایک جگہ گٹھلی بانہ کر دیکھتا رہو۔ طبیعت کو دیکھا رکھو۔ اور تمام  
 خیالات کو ہٹا کر تمہارے ہی خیال میں محو رہو۔ اور اپنے ذات کو تمہارے  
 ذات میں یک رنگ کر دے۔ اور سب خیالات کو دل سے ہولادے۔ اور تم  
 بھی اس طرح اوسکی ذات میں اپنا خیال گڑا دو۔ اور ایک جان دو قابل  
 ہو جاؤ۔ پیار۔ پانچ آہٹ دن سنٹ تاک اس طرح نرم نرم انگوٹھوں کو با

یہ بات بھی دیکھ لیں کہ لکھو ہون میں حرارت نہ ہو اور گرمی پیدا ہو جائے اس بات سے  
 سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت رابطہ قائم ہو گیا تو تو یہ کہے تاثر فی القو  
 تاثر ہوئے لگتی ہے۔ دوسری ترکیب رابطہ قائم کرنے کے یہ ہے  
 کہ اپنے دونوں ہاتھ اور ہتھیلیاں اندر کی طرف سے مریض کے ہاتھ اور  
 اوٹگیوں اور ہتھیلیوں کے برابر ملا رکھو اور اوٹگیوں کی کھڑی رکھو۔ اس طرح  
 اور اپنی دونوں ترکیبوں میں ہاتھوں کے راہ سے مرشد کا نور مریض کے بازوؤں  
 اور تمام بدن میں چرتا جاتا ہے۔ اور بعض مریض اس کے تاثر کو بھی مختلف  
 طور پر محسوس کرتا ہے۔ جب انگوٹھے پکڑے جاتے ہیں تو معاومہ کرتا ہے  
 کہ ٹیکہ لگتا ہے نہیں سے کوئی شے بازوؤں اور تمام جسم کے طرف چلتی  
 جاتی ہے۔ یا پاؤں سرد۔ اور سُن۔ بخس ہو جاتے ہیں۔ اور جب  
 پاؤں میرپاس کے جاتے ہیں تو گرم ہو جاتے ہیں۔ اور ناتوانی اور  
 نڈالی پاتا ہے۔ اور جب پانس کے جاتے ہیں تو ایسا جانتا ہے جیسے  
 کوئی گرم پلٹے نہاتا ہے۔ اور پاؤں۔ اور ہاتھوں کی اوٹگیوں سے کوئی  
 گرم گرم شے لکھتی چلتی ہے اور ہماری جگہ سے چل جاتے ہے اور نیچے  
 کو اترتے معلوم ہوتے ہے۔ آنکھیں بند۔ ہوتی جاتی ہیں۔ خمار  
 سا ہوتا جاتا ہے۔ دیکھو فرحت پہنچتی ہے۔ غرض اختلاف طبع بموجب مختلف  
 تاثیریں محسوس کرتا ہے۔ اور معالج کے دیکھنے سے مرشد کے آنکھوں  
 اور چہرہ بلکہ تمام بدن سے مریض اپنے جسم میں نور کا آنا اور داخل ہونا  
 معاومہ کرتا ہے۔ اور مریض کی حالت میں تغیر ہوتا ہے۔ اور اس کا

رنگ بدلتا جائے۔ پانچ سات دس منٹ بعد انگوٹھوں کو چھوڑ دو۔ اور  
 اپنے دونوں ہاتھ مریض کے سر پر رکھو۔ اور اب در ضرورت دو چار منٹ  
 رہو دو۔ پس سے سر شد کی ہتیلیوں اور انگلیوں کے سر دئے مریض  
 کے دماغ میں بچھ نور پڑ جاتا ہے۔ آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں۔ بلکہ  
 رفتہ رفتہ چند روز میں آنکھوں کا کہولنا دشوار ہو جاتا ہے۔ آرام سا  
 معلوم ہوتا ہے۔ نیند گہیرے جاتی ہے۔ شمار سہا جاتا ہے۔ ہر گون  
 نے اویکا نام فیضان رکھا ہے۔ اور بعضوں کو اس نور کا رنگ پیلی  
 نظر آتا ہے۔ رفتہ رفتہ استغراق ہو جاتا ہے۔ اور مریض سو رہا ہے  
 یہاں تک کہ مسکریدا ہو جاتا ہے۔ اور حالت انبساط میں آجاتا ہے جب  
 کسی مریض پر بھیہ حالتیں پیدا ہو جاتے ہیں تو عجائبات عجایب بائیں  
 اوسن سے ظاہر ہوتے ہیں جنکا بیان بقدر ضرورت علاج اس دفتر  
 میں آویگا اور بفضل بیان اسکا تیسرے دفتر میں ہوگا۔ اب تم سر پر  
 ہاتھ اوٹھاؤ۔ اور مریض کے دونوں شانوں پر رکھ دو۔ ایک منٹ  
 رہنے دو۔ اور نرم نرم دباتے جاؤ۔ اور پھر آہستہ آہستہ ہتیلیاں  
 کھانچو ہٹے دسوں اور انگلیوں کے سروں کے کھانچائی کھانچاتے مریض کے  
 کلائی اور انگلیوں کے سروں تک ایک منٹ میں پہنچا دو۔ اس طرح  
 مریض کے دونوں بازووں پر۔ اور ہاتھوں میں کھینچ پڑ جاتا ہے۔ بعد  
 اس طرح مریض کی پشت پر دونوں ہاتھ رکھو۔ اور کھانچاتے ہوئے  
 دونوں سرین اور رانوں تک آ جاؤ۔ بعد اُسے دونوں انگوٹھ

مریض کے سینہ پر رکھو۔ اور پتیلیاں پکا کر اوگلیوں کو پسلیوں کے اوپر  
 رکھ کر۔ تھوڑے سبک اور مغذہ پر ایک ڈومینٹ مانتھنگلاؤ۔ اور ناف پر  
 رکھو۔ اور ان سب جگہ تھوڑا تھوڑا دباؤ دیتے رہو۔ ان سب باتوں سے  
 مریض کا نور مریض کے تمام جسم میں بھر جاتا ہے۔ اور جھان بیماری ہو  
 اوس بیماری کے جگہ کو پکڑ لیتا ہے۔ بعدہ تم اپنے دونوں ماتھوں کے  
 اوگلیوں کو جدا جدا تھوڑا سا ہرکائے ہوئے اور پشت غار کی طرح  
 خم دیتے ہوئے چنال کو مریض میں کڑائے ہوئے مریض کے پیشانی  
 کے جسم کے ایک سائچ یا آدھی اچھے دور دور بغیر بدن کر چوٹے کے  
 بوسکے کپڑوں سے لگاتے ہوئے چہرہ اور گردن اور سینہ اور شکم  
 اور ناف سے پیچھے کولاتی ہوئے مریض کے دونوں پاؤں کی اوگلیوں  
 کے سروں تک بلکہ زمین تک پہنچا دو۔ اور اگر ایک دفعہ میں زمین  
 تک ماتھ نہ لیجا سکے تو ناف یا پاؤں تک پہنچا دو۔ اور مکرر سہ کر  
 مکرر کے ساتھ اسی طرح کئے جاؤ۔ بعدہ آدھی ڈہرے پاؤں تک  
 پاس کرو اور زمین تک پہنچاؤ۔ اس میں اوسکو چھوڑ نہیں۔ اور اوسکے  
 بدن کو بھی کہیں سے نہ پکڑو۔ اگر اتفاق سے بدن چھو جاوے تو مضائقہ  
 بھی نہیں۔ ان ماتھوں کے اتارنے کا نام (پاس تو جھ) ہے۔  
 اور اب میں اسکا جھان ذکر کرونگا (پاس) کٹھ کر لکھا کرونگا۔ ان  
 پاسوں کو تم آہستہ آہستہ کرو یعنی ایک منٹ میں سہ سو پاؤں تک  
 دو پاس کرو۔ اور پیشانی سے ناف تک پاؤں منٹ میں ایک پاس

کر جس جگہ سیاہی ہو وہاں آدھا سنٹ یا پانچونٹ یا تھوون کوٹھڑ کر کہو۔ بعد  
 پانچون تک پورے کرو۔ اور ان پانچون کے کر کے پانچون کوٹھڑ کر کہو۔  
 اور اپنے پانچون کو نہ شکڑو۔ اور نہ ہرٹ اتنا زور خرچ کرو۔ کہ ہاتھ اڑے  
 ہو گئے۔ بچے ان پانچون میں تم اپنے سہیلیوں۔ اور اوگلیوں کے  
 نہ کو مریض کی جسم کے طرف رکھو۔ اور جب کہ پانچون کے ٹریٹ  
 پیچہ گد تو ہاتھوں کو ترچھا اور سلامی کرتے جاؤ۔ یہاں بات کہ  
 پانچون کی اوگلیوں کے اوپر جب پہنچو تو تھارے ہاتھوں کی پشت  
 مریض کے جسم کی طرف ہو جاوے۔ اور اسی طرح ہر اوگلی پر اسی طرح  
 سامنے آؤ۔ اور اسی طرح ہر کرو۔ بار بار کرتے جاؤ۔ اور گاہ گاہ  
 بلکہ ہر پاس کے اخیر میں اگر اپنے اوگلیوں کو جھاڑ دیا کرو۔ اور عادت  
 کر لو تو یہ بات بہت خوب ہے۔ اس میں مریض کی بیماری شیخ کہ نہیں  
 چٹھی۔ گویا اوسکی بیماری نہ تھاری اوگلیوں کو چٹ جاتے ہے۔ اور  
 تم اوسکو زمین پر جھٹکتے پیتے ہو۔ اس طرح تھارے میں بالکل مریض  
 کے بیماری کا اثر نہ ہوگا۔ ان طولانی پانچون سے جو پیشانی سے پانچون  
 تک کئے جاتے ہیں۔ وہ نوز جو شیخ بزرگوار نے مریض کے تمام جسم کے  
 اندر پھیر دیا تھا۔ بیماری کو لیکر مریض کے پانچون کے اوگلیوں کے سر  
 سے ضایع ہوتا جاتا ہے۔ اور ہر ایک پاس کے ہاتھ ایک جزو بیماری  
 کا دور پھرتا ہے۔ اس طرح جس وقت پیشوا مریض کے ایک بار ویا دونوں  
 بازوؤں کے جب ہاتھوں کی اوگلیوں تک پاس کرتا ہے تو جو بیماری



بار و بے پہنچے تک پہنچتی ہے۔ اور سیکویچہ نو رکھیں ٹا ہونا ہون کے  
 اوچکیوں کے سر ہونے خارج کر دیتا ہے۔ اور اکثر اوقات مریض اس  
 خروج کو معلوم کر لیتا ہے۔ اور صاف صاف کہتا ہے۔ کہ کوئی شے  
 گرم گرم وغیرہ میرے اوچکیوں سے نکلی جاتی ہے۔ اور مجھ کو محسوس  
 ہوتے ہیں۔ اگر مریض تکہ سیر یا پھر یا بیماری کی جگہ ہونہ نزدیک کر کر نہ  
 سے دم کیا جاوے۔ تو گرم اور خوش آئند تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔ اگر دل  
 خوش کر کے کے میت سے دور سے مریض پر دم کیا جاوے تو سرد اور  
 خوشگوار اثر پیدا ہوتا ہے۔ اور مریض خوش ہو جاتا ہے۔ اگر مریض  
 سے ایک گز کے فاصلہ پر چھپرے لگے اور ہرے۔ اوچکیاں رکھ  
 کر چار یا پانچ طول یا سب سے یا ٹون تک سرور بھٹنے کی میت سے  
 کٹے جاوین تو مریض کو آرام سا آ جاتا ہے۔ اور خوشحال رہتا ہے۔  
 اگر کہلی۔ یا چوڑی بد کھڑی اوچکیاں کر کر مریض کے بدن یا بیماری  
 کی جگہ نشا بن کر کیا جاوے۔ تو اس جگہ نور جمع ہو جاتا ہے۔ اور جس  
 جگہ سے سرور و نحر طرف پاس کیا جاوے تو نور بیماری اور ناہمواری  
 کو میت کر سرور سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور سب سے آخر جب تم نور سار  
 بدن میں جمع کر چکو۔ اور یا س طول سے فراغت پاؤ۔ تو ضروریات سے  
 ہے کہ کہنوں سے یا ٹون کی اوچکیوں تک پاس کر دو۔ اور مریض سے  
 اس نور کو بالکل خالی کر دو۔ اس طرح سے نور یا ٹون کی طرف اوترتا  
 ہے اور سرور بدن خالی ہو جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر مریض کو کمزوری

اور لغات ہو تو ریاض کو آخر میں لکھ کر دیکھنے لگا دو۔ ایک ماہ  
 اپنا اسکے موندہ کی طرف اور دوسرا پیچھے سر کی پشت کی طرف لکھ کر سر سے  
 پاؤں تک تین چار پائے کرو۔ اس سے تقاضا اور کمزوری کہ نہ ہو جائی  
 ہے۔ اور توانائی اور مضبوطی آتی ہے۔ پہلے سب ایک ساتھ تریکھوں کو لکھ کر  
 تہا جو تھکو بتلایا گیا ہے پہلے ترکیبیں ہر ایک بیمار پر نہیں لکھائی جاتی بلکہ  
 ہمارے ہنہا نیکھو اسے بتلایا گیا ہے۔ مگر ان سب میں اول لکھو تین تریکھوں  
 اور درمیان میں طویل پاس کرنے اور آخر میں گھٹنوں کی پانچون تریکھوں پاس کرنا  
 ہر ریاض اور ہر بیمار کی بواسطہ کار آمد ہوتا ہے اور نیز بیماری کی جگہ پر نور کا شمع کرنا  
 ضرور پڑتا ہے دونوں کے خیال کا جتنا اور شفا کی نیت رکھنا اور جتنا کھاتہ کھائے  
 اور محبت اور دلورزی سے توجہ دینا تو اس علم میں شرط اعظم کہنا چاہیے ہے  
 اب میرا بادہ تھا کہ خاص خاص بیماریوں کے خاص خاص ترکیبیں لکھ کر دیکھنا  
 مگر اس جگہ میں کچھ مختصر حال اس علم کا۔ اور جو اعتراضات لوگ آپ کر رہے  
 سمجھایا جاتا ہوں۔ بعدہ خاص خاص بیماریوں کے خاص خاص ترکیبیں سمجھا دینگا۔

## ہدایت

### علم قدیم

یہ مقرر علم تہجہ حجاب میں بیان کر رہا ہوں قدیمی ہے اور ابو البشر حضرت آدم  
 علیہ السلام کو قلم سورۃ بعد آخر ہی سینہ بسینہ چلا آیا ہو۔ اگرچہ اسکی حقیقت اور  
 اصل ایک ہے مگر ہر جگہ نئی نئی صورت پکڑتا اور نئی نئی لباس میں لباس ہے  
 اور تمام دینی اور دنیوی امور میں ہر دو کار نبی ہے یہ علم الہی اصول رکھتا ہے

مکہ مکرمہ میں لیا گیا اور کارنگریاں اور چیمیان اسکو فروعات میں  
 بھیج دیا گیا۔ یہ چوبیس سالہ بچہ تھا جسکی ادبشاخ ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 میں اسچند صفتیں ظہور پائیادھر حضرت قائم الدین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پہونچا اور اول بار اخراج ہونے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو توجہ دے رہے تھے۔ یہ سبھی مین حضرت خضر علیہ السلام  
 اور حضرت نوح علیہ السلام اور الخلیفہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے تھے۔ یہ سبھی مین  
 حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کیارہ دن تک  
 برسر سجدہ جناب پارس میں دعا کرتے رہے کہ الہی ایسا طریقہ عنایت فرما  
 جو طلبہ طالبان خدا کو ہر سی طرف پہونچاؤ اور تیرا قرب و عرفان نصیب  
 فرمائے۔ اور وقتہ صبا پارس میں سو سامنو بٹلا کر توجہ دینو کا الہام ہوا چنانچہ  
 وہی دس ہزار بیک بنی برکھون اور متفرق صورتوں میں طریقہ نقشبندیہ  
 عالیہ میں رواج پاتا ہے۔ اسباق شاید اس کتاب کو دیکھ کر اسکو ایک  
 نیا افرا او دنیا شگوفہ اور تعجبات کی بات معلوم کرو گے اور طرح طرح کے  
 اعتراضات اور شک و شبہ پھر لاؤ گے اور نئی نئی حجتیں اور دلائل  
 پیش کرو گے۔ بعض بعض انہیں سے جو اس وقت میری سمجھ  
 میں آتے ہیں۔ بیان کرتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔

ہدایت

اعترافات جو ان علم پر ہو سکتے ہیں

بہلا اعتراف

جو ترکیبیں اور شرطیں اس علاج میں لگی گئیں ہیں۔ بڑے کھٹن اور دھواں  
معلوم ہوئے ہیں۔ ایسی محنت ہم کب اوٹھا سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے  
کہ مینے نہایت ڈیرہ گھنٹہ سے زیادہ تو جہ دینی کو منع کر دیا ہے۔ بلکہ تین  
آدھ سو گھنٹہ تو جہ دینے کا خال لکھ دیا ہے۔ بلکہ دس ہفتہ  
سنت کی تو جہ میں بہر انسان کامیاب ہو سکتا ہے۔ اتنی دیر کی محنت  
خدا واسطہ یا اپنے قریبوں پیاروں کی خاطر دھواں کام نظر آتا ہے۔ دوا  
سنگانی۔ اور بنانے۔ اور ہنڈائی پیسنے میں کیا اس کے کم عرصہ لگتا ہے  
بعضی دوائیاں۔ اور کشتہ وغیرہ تو ایسے ہیں جو ہنڈیہ دو ہفتہ تک کھل  
کئے جاتے ہیں۔ دواؤں کو پتہ کر کے ہیں۔ کوٹری ہیں۔ پیسٹری ہیں۔  
جہانتی ہیں۔ قوام پکائے ہیں۔ مدتوں تک زمین۔ اور غلہ میں دبا رہتے  
ہیں۔ بہ نسبت اس کے تو یہ علاج بہت آسان معلوم دیتا ہے۔

دوسرا اعتراف

یہ ہے کہ مریض ایسی تکلیف کب گوارا کرتے ہیں۔ اور اس طرح کب ٹھیکہ  
ہیں۔ جواب کیا کر دے دوائیاں پیسنے کے یہ کام سخت نظر آتا ہے  
میں تو کھچکا ہوں۔ کہ مریض جس کوٹ اور پہلو چاہے۔ پیسٹری۔ اور  
لیٹا رہے۔ کرٹوی دوائیاں پیسی شکل نہیں۔ یعنی تو کرٹوی دوا

بیشتر کہنا چاہیے نہایت دل چڑھانے والی ہے۔ اور بہت ہی تنگ ہوتے ہیں۔  
 مرنا قبول کرتے ہیں۔ مگر بزمزدہ دوار نہیں کہلاتے اس علاج سے تو مرض  
 کو آرام آتا ہے۔ اور خوش ہوتا ہے۔ چین سے سو جاتا ہے۔ آئندہ کو  
 اس علاج کی آرزو رکھتا ہے۔

### تیسرا اعتراض ۳

بھیس کہ تم کہتے ہو۔ کہ سین عرصہ دراز تک علاج کرنا پڑتا ہے۔ جو اس  
 پر مرض میں دراز عرصہ نہیں لگتا البتہ بہت سخت امراض میں جو مرض  
 ہو گئے ہیں۔ دراز عرصہ ہی لگ جاتا ہے۔ بلکہ بہ نسبت نونا کے علاج  
 کے اس علاج سے جلد تر شفا پاتا ہے۔ بعض امراض میں تو گویا کراست  
 کا سا ظہور ہوتا ہے۔

### چوتھا اعتراض ۴

تم کہتے ہو یہ علاج صالح اور پرہیزگار چاہیے۔ سو یہ ہیز نگار تو ہزاروں میں  
 کوئی کوئی ہو پاتا ہے۔ جواب البتہ پرہیز نگار کا علاج کرانا  
 ظاہر باطن میں نفع بخشا ہے۔ اور فاسق فاجر کا علاج باطن کو بگاڑتا ہے  
 اور ظاہر میں نفع کم ہو سکتا ہے۔ پھر تو میں نہیں کہتا۔ کہ مریض بالکل  
 اچھا نہیں ہوتا۔ یا مریض جاتا ہے۔ صالح کے علاج سے مطلق نفع ہی نفع  
 ہوتا ہے۔ اور فاسق کا علاج ایسی خوبے اور فضیلت نہیں رکھتا۔ چنانچہ  
 بیچگی تو خدا تعالیٰ پرہیز گاری بھی کرا دے گا۔

### پانچواں اعتراض ۵

۱۵۵۱۱۱۱۱۱۱۱

پہلو کیا معلوم ہے کہ مصنف نے خود مرضی کی اسطرح عیال میں اتنا سب لکھ لیا ہو۔ اور دور  
 حقیقت یہ ایسا مفید ہو جیسا لکھا گیا ہے ناحق بیمار بھی بڑھ جائے۔ اور وقت  
 بھی ضائع ہو سکے اور جو چیز چھپانا پڑے۔ یا اور افسوس اور کہ یونانی علاج کی ان  
 نہ کرایا۔ ناحق جان گئی اور کچھ فائدہ نہ آیا۔ چھوٹا سب میں تو یہ نہیں کہتا کہ یونانی  
 علاج بالکل ہی چھوڑ دو۔ اور مطلق نہ کراؤ یہ تو اسلئے کہا گیا ہو کہ اگر دوا بھی دینی  
 جاوے اور توجہ بھی کیجاوے تو شک ہو جاتا ہو کہ ہمارے توجہ سے شفا ہوتی ہو۔ یا  
 دوائے ایسوی تاثیر کی۔ زمین معالج کا دل لٹھکتا ہو اور اسکو اپنی محنت پر  
 شک ہے تاہو۔ اور اسکا دل خوش نہیں ہوتا۔ اور ثواب کی امید کم کہتا ہو۔ زیادہ  
 یہ کہ ادھر تو توجہ کی تاثیر روزمرہ ہوتی ہے اور دوا اپنا اثر دکھلاتی ہے بعض  
 وقت دوا کا اثر توجہ کی مخالف ہو کر مضر پڑتا ہے۔ اسلئے کہا گیا ہے کہ جو کام  
 دوا کریگی اس کو زیادہ توجہ فائدہ دینگی۔ دست استغفار غائبینہ وغیرہ جو  
 صحت کی علامت ہیں اسلئے علاج ظہور یا نیگے ایسوی تبدیلیات اگر اس علاج سے  
 ظہور یا وین تو یہ صحت کی نشانی سمجھیں۔ اور انکو ہرگز نہ روکیں اور بخار کو نہ  
 خطرناک ہو اور اندیشہ بالکل نکرین۔ جب تم کو مئی وجہ تبدیل ہے مگر حکم ہو بیمار  
 خاتمہ سمجھو۔ چند روز اس علاج کو کرو کیوجہ فائدہ اوٹھاؤ گے خود کہو گے کہ مصنف  
 نسخہ لکھا ہے اور بالکل اس میں جو شہ نہیں۔ بلکہ حسب قدر لکھا ہو اس سے  
 کہے درجہ زیادہ آزما لیا ہے۔ اور جب اسکا عام چرچا ہو جاوے گا۔ اور دانا  
 میں تو کھچل دینگے۔ اور تجربہ کرینگے۔ اور اسکی کم و بیشی کو آزماوینگے  
 لیٹا رہے۔ اور اسان۔ اور مفید یا مضر اس میں ڈارونگہ اکٹھا

معمولاً بیمار ہو جاوے گا۔ اپنی ذات میں بہت ہی بڑی طبیعت رکھتا ہے۔  
 بخیر تو بہر خاصہ غماغم اسکا ہتھ ہونگا۔ اور کچھ بند کرے گا۔ اگر تمہاری خوشی  
 علاج دیا جائے تو بہت جلدی نہیں تو دو دن کو جاری رکھو مگر اب کام ضرور کرو  
 کہ جو درو نامی اور خوش بہدلیات اس سے ظہور پاوین اور کو رو کو نہیں اور  
 شفا بخشش ہمارے سمجھو۔ دو دن علاج بلکہ زیادہ تمہیں پڑے گی۔ اور جلد شفا  
 بخشیں گے۔ بشرطیکہ دوا دلیسی دے جاوے جو تو بہہ کی تاثیر میں  
 ندر کرے۔

### بہتہا اعتراف

معمولاً علاج کرنا اور تنہا مکان میں بہانا۔ اور جوان عورت اور مرد کا  
 ہتھ آوے گہٹہ تنہا مکان میں پاس ہنا دانائی سے بعد معلوم ہوتا ہے  
 اور اس میں بہت شفا نظر آتا ہے۔ خراب ہو جائیگا اندیشہ ہے اور زیادہ تر یہ  
 اس میں بہت بگڑت اور انس ہو جاتا ہے۔ کوئی عقل مند اور اثر افاد می اسکو ہرگز  
 سہید نہ کرے گا جو اس سے یاد رکھو کہ تو بہہ سے جو محبت اور  
 انس بڑھتا ہے ایسی پاکی اور صفائی رکھتا ہے کہ ناشائستہ  
 باتوں کو مطہر اور سہیں و قہل نہیں ہوتا۔ بلکہ شیخ اور علما  
 بین صفا سے اور پاک ڈالتا ہے۔ اور یہ محبت ایسی ہے جسے  
 مان باپ بہن بہائے بیٹا بیٹی میں ہوتے ہیں جس  
 میں مطہر خیال بد نہیں آتا۔ اور یہ طبیعت ہے



فساد ہوئے ہیں وہ گریبے کسبہ چونکہ ہیں نہ جہد نہ آدمیوں کی انجو نہیں  
 خاک ڈال کر چمکاتے ہیں۔ اور دین و دنیا گنواٹے ہیں۔ اور بیٹھتے تو میں  
 پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ کسے مستحور کو حنیفین ہو۔ پانس بیٹھا لینا چاہیے  
 نہیں تو ایسی جگہ علاج ہی نہ کرنا چاہیے \*

### سحان اعراض

ایسے خداترین اور دلسوز آدمی کہاں جو بے غرضی کسی کا شفقت علاج کریں گے اور  
 اتنی محنت شقت اوٹھا ونگے۔ خواب کیوں نہیں کیا پانچون اوٹگیان  
 برابر ہیں۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ خدا کی راہ میں اپنا جان و مال ہٹا کر تہ ہیں۔  
 کیا تم نہیں دیکھتے کہ مساجد بنواتے ہیں۔ کنوئیں کھدواتے ہیں نہ کیا دان نہ تیر  
 سدا برت لگاتے ہیں۔ مسافر خانے اور پل بنواتے ہیں۔ ہزار بار روپیہ لے کر  
 دیتے ہیں۔ بہو کون کو کھانے کا پکا کر کھلاتے ہیں۔ شفا خانے بنواتے ہیں۔  
 بھگت علاج ان سب باتوں سے زیادہ تو مشکل نہیں۔ جس کا کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے  
 اور میں تو یہ بھی کہہ چکا ہوں کہ اگر مسالاج کا بالکل گذارہ انہی پر نہ ہو تو لیا  
 کرے مگر بیمار کو ایسا نہ ستا وحر کہ وہ بیچارہ ایک دوسرے سخت مصیبت میں  
 مبتلا ہو جاوے۔ اور بیماروں کو بھی سمجھانا ہون۔ کہ ایسے مسالاجوں کو ساتھ اپنے  
 ہندو و موافق سلوک کریں کیا حکیم طبیب کی خدمت میں کہتے کیا دوا  
 دارو میں پیسا نہیں لگاتے۔ اوتھی سے مرشد ہر کی ہندو مت گذار ہی بچا لاوین  
 او۔ اوسکو خوش کریں۔ غرض دونوں فریق ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں۔

### اٹھوان اعراض

ایسی بے خیالی ہو کہ یہ سمجھتا ہے کہ لوگ دنیا کے ہزاروں پہاڑوں جتنے نہیں ہیں۔ نہ صرف دنیا۔ نہ جہاں کے ہیکو ایسے قوت اور قدرت کہاں۔ جو ایسا متوجہ ہو کہ عالم کرین۔ جو اسے نہ مارو۔ نہ شوق کرو۔ اور عاقبت پر نظر کرو۔ جتنے اس کی سستی کرنا ہو کہ اسے ہر قدر کمال میں لے کر وگے۔ اور شفا جلد بخشو گے۔ اور بخوبی تجربہ کر لو گے۔ انسان کو جو چیز حاصل کرنی ہو اسی چیز حاصل کر سکتا ہے۔ زور سے زور۔

زور سے زور عزت سے عزت۔ علیٰ ہذا القیاس بخیالی بھی بخیالی کے شق سے پیدا ہوتی ہے۔ تم تو جہم دینے میں ایسے مجبور ہو جاؤ۔ کہ گرد و پیش اور کل خیالات اور تفکر ہوں جاوین۔ مریض کے ساتھ ایک رنگا ایک جان ہو جاؤ۔ اور جان لو کہ خیال کا مٹنا بھی ایک خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ خوار فکر نہ ہو۔ سو نہ پڑا نہ ہزاران کس بو دے یکے۔ ہر گز بدیہی مطالعش راز احتیال۔ لیکن بدیہی ریلہ ہر فاعوش خیال۔ خیال میں بہت بڑی قوت ہے جس کا بیان دوسرے اور تیسرے وقت میں آوے گا۔

### نوان اعتراض

خدا جانے نہ علم جو کیوں کہے۔ یا ہنودون کا۔ یا حکماء و ہر یہ آدمی نہ کران توحید کا یا عیسائیوں کا۔ اس کو کہیں سے چڑا لیا ہے۔ یا کسی سے اخذ کیا ہے۔ بہین کچھ نقصان دہی نہ ہو وہ ہے۔ مذہب میں کوئی بکار نہ آوے۔ جواب سبحان اللہ یہاں صاحب تمنی ام کہا ہے بہین۔ یا پڑ گئے۔ تم اپنے کام سے کام نہ رہو۔ کس وہم میں پڑ گئے۔ یا حسد کی آگ دے ہوئی بھڑک اٹھی۔ تم بیمار ہو۔ اور مصیبتوں میں گرفتار۔ جس بات سے تمکو صحت ہو دے۔ اور آرام

یہ پوچھی غنیمت جانو۔ احسان مانو۔ خدا کا شکر کرو۔ شکر و علاج کا طریقہ سہل بنا باجاء  
 ہے چند روز اسکو تجربہ کر کر دیکھو یہ دوا کتنی نافع و فضول گوئی۔ اور عیب جو  
 سو کیا فائدہ میں تمام کتاب میں لکھ چکا ہوں کہ یہ ہر ہر مذہب الہی کے اخلاق  
 کے اخلاق رسوا کرتا ہے اور پرائیون کو دور کرتا ہے اور اصول مذاہب میں  
 مساوی اور برادر ہوتا ہے اور عوام میں بالاتفاق جمیع مذاہب میں یہی  
 ہیں ولوں میں ڈالتا ہے۔

## دوا ان اعراض

ہے سب طرح سو ٹھہر کیا اور مانا کہ یہ علم سچا اور اسکا فائدہ بھی بڑا اگر  
 مگر نیا علم تو ضرور ہے جسکا جبکہ جہان میں چراغا نہیں پہلا اور ابھی تک  
 اسکا نمبر صواب ہی بخوبی نہیں لکھا ہے کونسی عقل کنی بات ہو کہ علم  
 طبابت کو جو دوائی ہزار برس سے چلا آیا ہے اور ہزار ہا لکھ ہزار ایک آدمی  
 اسکا تجربہ کر چکا ہے یہ بڑا کراہی نامعلوم علاج میں پہنچو اگر علم طبابت سو  
 یہ میں کچھ فائدہ ہو تو بیان کرو۔ سو بعض بعض فوائد جو وقت میری سمجھ میں  
 آتے ہیں بیان کرتا ہوں۔

## ہدایت ۱۲

توجہ سی علاج کر نہیں اتنی فائدہ میں  
 پہلا فائدہ

علاج طبابت غیر تشخیص کے بالکل فائدہ نہیں کرتا بلکہ بچوں کا مرض تو  
 بالکل بھانا ہی نہیں جاتا۔ اور جب مرض نہ تشخیص ہو تو علاج کیونکر ہو گا اور کیا

دوا ان اعراض

ہدایت ۱۲

پہلا فائدہ

بیمار پانچ سالانہ علاج میں جیص سے حاجت نہیں یہ لوز  
 جسکے بیماری ہو وہیں دور کر کے لیتا ہو اور نہ پانچ راہ سے نکال لیجاتا ہے اور  
 نقصان بالکل نہیں پہنچتا +

## دوسرا فائدہ

جتنی عمر صدمین بیمار دو لکھاتی سے قدرت ہوتا ہو۔ بہت استونکو میں  
 علاج سے جلد تر شفا پاتا ہے +

## تیسرا فائدہ

شیر خوارہ بچوں کو۔ اور ان بچوں کو جنکی عمر تین چار پانچ سات برس کی ہوتی  
 ہو کر وہی اور بد مزہ دوا زور و ظلم سے کہلانے پلائی مشکل ہوتی ہے بلکہ بعض  
 بعض جوان آدمی بھی تلخ دوا کا کھانا پھر سمجھتے نہیں۔ اور بہت ہی گہرے لٹے ہیں  
 اور جب بچوں کو زور دوا کہلائی جاتی ہے تو وہ بہت دیکھ پاتے ہیں اور  
 ڈرتے ہیں اور بیماری زیادہ بڑھتی ہے اسن علاج میں دوا کہلائی کے  
 ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ مگر اپنی تسلی واسطہ کہلاؤ۔ پلاؤ +

## چوتھا فائدہ

اطبا طبیعت کو مدبر بدن کہتے ہیں۔ یعنی طبیعت خود بیماری کو دفع کرتی ہے  
 یہ نور طبیعت کو بیماری دفع کرنے کی نہایت قوت بخشتا ہے جس سے وہ طبیعت  
 بیماری کی مقابلہ سے مغلوب نہیں ہوتی بلکہ غالب آتی ہے اسی لیے اس  
 علاج میں بخران پڑتا ہے۔ اور بخران بھی جلد پڑتا ہے اور تبدیلیات بھی ایسی ہی  
 پڑتی ہیں جو ہماری واسطے نہایت مفید ہوتے ہیں۔ اسی لئے اس

علاج میں دوا کی حاجت کم پڑتے ہیں۔ اور مریض ایسے جلد تندرست ہو جاتا ہے۔

یا سنجوٹن فائدہ

اس علاج کے جس طرح جسمی بیماریوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح باطن کو بھی نفع ہوتا ہے۔ اور اس کا اثر روح تک ہوتا ہے۔ اخلاق کو بدلتا ہے۔ اور صحت کو اور پر تیز کر دیتا ہے۔ اور نامعلوم بیماریوں کو بھی کہتا ہے۔

چھٹا فائدہ

علاج طبابت میں نفع بھی پہنچتا ہے۔ اور جو دوا طبیعت کو خلاف دیکھائی دے اس سے نقصان بھی ہوتا ہے۔ یہ علاج اولیٰ شفا بخشیکا۔ یا مرض کو بڑھتی نہ گمانے یا گمانے اگر کھیا باتیں نہ نصیب ہوں تو نقصان تو انشاء اللہ تعالیٰ بالکل نہ پہنچے گا۔ اثر ہونیکے کئی سبب ہیں۔ یا تو معالج نہایت قوت سے ہو جاتا ہے۔ جس کو مرض خصل نہیں سکتا۔ یا معالج کم زور ہے۔ اسی طرح تو بہرہ نہیں پہنچتا۔ یا تو دوسرے کے ترکیب بخوبی نہیں پہچانتا۔ یا معالج اور مرض کی طبیعت کا اختلاف دونوں میں مناسبت نہیں ہونے دیتا۔ یا ایک شخص کو دوسرے سے دوا دیتا ہے۔ کہا تا ہے۔ اور باہر دیگر انس نہیں لگاتا۔ یا علاج بے پرواہی سے کیا جاتا ہے۔

ارشاد چوتھا

خاص بیماریوں میں خاص توجہ کی ترکیب

اب تم یہ سمجھ لو کہ جیسی بیماری ہو ویسی ہے ترکیب اس کے دوا دیکھو۔ اگر کسی کے ہاتھ میں نہ ہو تو سینہ پر ہاتھ رکھنا مفید ہے۔ پاؤں کے زخم پیٹ پر ہاتھ رکھنے سے بہا نہیں ہوتا۔ گھٹنوں کا درد سر پر ہاتھ رکھنے سے نہیں جاتا۔

یا سنجوٹن فائدہ

چھٹا فائدہ

ارشاد چوتھا

اگر کوئی عورت یا بچہ یا بزرگ آدمی اور بچہ کے دھڑپاؤں سے اچھی نہیں ہوتی۔ پینڈلی  
 کے پینڈلی کے پینڈلی پر نور جمعہ کرنے سے صحت نہیں پاتی جس جگہ پکڑا ہوا ہو  
 جگہ پر نور جمعہ کر دیا جائے کہ بے نیچے کی طرف اوتار دو اگر سر میں بیماری ہو تو سر پر  
 پانچ سو پڑو۔ اور سر سے پانچ سو تک پاس کرو۔ اگر گردن یا سینہ میں مرض ہو تو  
 اس جگہ نور کو جمع اور نہ اٹھ کر دو۔ اور ساری بدن پر پاس کر کرچی اوتار دو اس طرح  
 اگر ایک تیس دن یا نو سو پڑو پانچ سو تک بیماری ہو تو اسے ات پر بازو سے انگلیوں  
 تک پھینک کر دو۔ اگر ایک پانچ سو کی ران یا زانو۔ یا پینڈلی۔ یا پیچھے میں بیماری ہو  
 تو اسے پانچ سو پڑو انگلیوں تک پاس کرو۔ اس طرح بیماری کو سرون سے  
 چھوڑ کر دو۔ اگر تمام بدن میں بیماری ہو یا بیماری کی کچھ شے جس سے نہ کر سکو  
 تو ساری بدن پر پانچ سو تک پاس کرو۔ اور ان طویل پاسوں کو کل سیار پانچ سو  
 یعنی سفید بچہ جو حمل والی عورت پر ایک سو تین چار مہینے کے اندر کا حمل ہو اس کے  
 بچوں پر پاس کر دو کیونکہ پاس کرنے سے دوران خون تیز ہوتا ہے۔ اور رگڑ کر ہونے  
 خون کو جاری کرتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ حمل ساقط ہو جاوے۔ مگر اوپر کے دھڑپاؤں یا چار  
 مہینے سے بعد تو بہتہ دینا مفید پڑتا ہے۔ اگر کسی عورت کو دودھ کی کمی ہو۔  
 اور اس کے بچہ کا اچھی غذا نہیں چھٹ نہ ہو تو سینہ پر نور جمعہ کر دو اور تمام بدن پر پاس  
 کر دو دودھ بہاویگا۔ اور اگر دودھ بہت ہو اور اس کا کم کرنا ضروری ہو تو اسے چھوڑ  
 کر دو۔ اور پاس کر دو۔ اس سے دودھ کی پرنہ آویگا۔ اگر کسی عورت کو دل میں  
 پانچ سو پڑو۔ یا نو سو پڑو۔ اس سے دل میں اور ساری بدن پر نور جمعہ کر دو۔

سے اچھا کرو۔ اگر کسی کے دل میں یا پھر چچا یا ماما یا نانا یا نانی یا کسی اور سے  
یہ گمان نہ کرنا کہ تو چہرے سے وہ اعضا اور سر تو پیدا ہو جائیگا نہ کہ تو تو  
دفع ہو گا اور زخم جلد اچھا ہو جاوے گا۔ مرنے سے وہ فائدہ نہ ہو گا جو تو بہرے سے

## اب میں چند بیماریوں کی جدا جدا ترکیب لکھتا ہوں

انسان کے سر میں جو درد ہوتا ہے کسی قسم کا اور کسی سبب سے ہوا کرتا ہے  
بعضی کا درد سر گرمی یا سردی کے سبب ہوتا ہے۔ بعضوں کو درد سر منہ  
کی تھیر سے ہوتا ہے۔ بعضوں کے سر میں نزلہ کی پانی کی بوند لگتا ہوتا ہے  
بعضوں کی سر کی رگ و پھپھ میں کوئی خلل آ جاتا ہے۔ اگر تم کسی شخص  
کو سکھو اور معلوم کرو۔ تو اول تو دونوں انگلیوں کی پکڑو بعد اس سبب کو دیکھو پھر  
جسم کرو۔ مثلاً اگر جانتی ہو کہ پیچہ درد معدہ کے سبب ہوتا ہے۔ تو بعد انگوٹھی  
پکڑنے کے مریض کے معدہ پر یا دونوں ہاتھ ٹکاؤ۔ یا انگلیاں کھڑکی کر کر  
پانچون یا سون انگلیوں کے سر و سر انگلیاں جوڑ کر یا کھلی رکھ کر نشان  
کرو یا چکر دیتے رہو۔ پانچ سات دس مہنت تک نور بہرہ اور بعد سر سے  
پاؤں تک پاس کرو اور اخیر میں دونوں انگلیوں کی انگلیوں تک پاس  
کر کر اس نور کو خارج کرو۔ وہ نور بیمار کو لیکر پاؤں کے راہ سے نکل جاوے گا  
اگر درد کا سبب یہی ہیں ہو تو اول انگوٹھی پکڑ کر رابطہ قائم کرو بعد پتلیاں  
سر پر بٹاؤ۔ اور انگلیوں کو سر سے جدا کر کر کہو گویا مہاری تہیلو سر پر بہرہ

۱۵۱  
درد



جائنا ہو اور انگلیوں کے سر و نشو و نما کو یکساں رکھنا ہو تھوڑی دیر بعد ہتھیلیاں اوٹھانا  
 اور ہاتھوں کو چھپک دیا گیا وہ بیماری تھوڑی باقی ہو نہیں چھٹ گئی تھی اب تھیں  
 اوسکو چھپا دیا ہو تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس طرح ہاتھ نکاؤ۔ اور جدا کرو اور چھپک  
 کر رہ کر اس طرح کرتے جاؤ۔ نظر سے دیکھو کہ ہوا و خیال کو بانی رکھو اور  
 اگر درد سر پانا اور سخت ہو تو ایک آنسو پانی دم کرو اور کپڑے کے کئی تھپین  
 کر کر اوس میں آنسو رنے کو لپیٹ دیا گیا کہ اولٹا بنے پانی نہ کرے اور پاس نہ ہو دو  
 اقل تو آنسو بھی پکڑ دے بعد اوس آنسو کو موہنے کے طرف سے سر کے ساتھ لگا دو  
 اور سر کو آنسو کی پیندی تک پاس کر دو۔ اس طرح سر کی بیماری آنسو کی بانی  
 میں آجاء و پکڑ اور تمام جسم پر پاس کرینکو حاجت ہوگی یا سر درد ہی میں اس طرح کر دو کہ  
 اقل تو آنسو بھی پکڑ دے بعد سر پر دو نو ہاتھ معد انگلیوں کے ٹکا کر رکھو اور تھوڑا تھوڑا  
 دیتے رہو یا انگلیوں کے سر و نشو و نما نہ کر دو۔ یا سر پر چکر دو۔ اس طرح سر میں نہ  
 بہر جاوے گا پہر اس کو آگے بھیجنا نون کی طرف پاس کر نیس و ہوا و بعد انگلیوں  
 سے اوگلیوں تک پاس کر کر نوز اور بیماری کو خارج کر دو چند لفظ یا میٹ  
 یا چند روز میں اوسکو تنفا بخشہ اس طرح سر سے کل بیماریاں نوز میں ملے  
 اور خارج کر لینے سے دور کرو۔

درد گوش۔ اگر کسی کے کان میں درد ہو۔ یا کان میں سی پیپ  
 بہتی ہو۔ یا سر میں آواز آتی ہو۔ یا کان بھرنے ہوں۔ یا ہوا بہر گئے  
 ہو۔ یا کان میں اور کی طرح تکلیف ہو۔ تو اول آنسو پکڑ دے بعد دونوں  
 ہاتھ سر پر رکھ کر اول ایک کان بعد دوسرے سے کان پر دے۔

یا او گلیوں کو جوڑ کر نہروں کو دوپٹوں کا ٹون کے سہارا کے اندر پڑن سے روک دو۔  
 آویں یا بچوں کے فاصلہ سے نشا نہ کرو نہ یا انکو ٹھکی ڈوڑن کا ٹون کے سہارا کے  
 اندر رکھا کر اور او گلیوں کا ٹون کے پیچھے لگا دو۔ اور خیمہ منڈٹ مشغول رہو۔  
 بعدہ سارے بدن پر اور اخیر میں گھٹنوں سے او گلیوں تک پاس کرو کہ یہی کہی  
 اخیر میں ایسا ہی کرو کہ اپنے انگوٹھوں سے مریض کے پاؤں انکو ٹھکی کر پاؤ۔ اور  
 زور سے اپنے طرف کھینچو۔ اور ارادہ کرو کہ اوپر کے سہارے ہی جسم کی ہمارا  
 انگوٹھوں کے راہ کھینچتا ہوں۔ اسے سطح تین چار دفعہ کیا کرو۔ شاہد کا ٹون  
 میں تو جہم کے وقت اور بعد بھی درد زیادہ ہو جاوے۔ مگر درد و نہت۔  
 بھ صحت کی نشانی ہے کہ درد زیادہ ہو یا جگہ سے سرک جاوے۔ یا نیچے اوڑھنا آویں  
 دست آئے لگین یا پشاب بہت آویں یا پشاب کا رنگ بیل جی ہو۔ یا پھوڑی  
 پھنسیاں نکل آویں یا عرق بہت آویں یا ناک اور مونہ سے بھر اس سے نکلے یا شاید  
 تپ ہو جاوے۔ یہ سب علامات صحت کی ہمارا شاہد ہے۔ انکو ہرگز روکا نہ جاوے  
 نہ مرشد اور مریض خوف کہاوے۔ میں پچھلے لکھ چکا ہوں کہ کا ٹون کے مریض  
 کا کیا کیا حال ہوا تھا ۲۷۵ دست ہوا کی آئی تھی۔ میں کا ٹون میں انکو ٹھکی  
 رکھتا تھا اور دم کرتا تھا اور پاس بھی کیا کرتا تھا۔ اور آدھ گھنٹہ بیٹھتا تھا مگر کچھ  
 بیمار ہی نہایت سخت تھی۔ سارے ہی تین مہینے میں تو جہم دی ہنوز دست بند  
 نہ ہوئی تھی کہ علاج موقوف ہو گیا۔ بیمار ہی چشم اگر انکو میں درد کرتی ہوں  
 یا آشوب ہو۔ یا پانی جاتا ہو۔ یا سفیدی آگئی ہو۔ یا پھول پڑ گیا ہو۔ یا بصارت  
 میں کمی ہو یا انکو میں دانہ نکل آوے۔ یا پڑ بال ہو۔ یا سہارا میں لائی ہو۔ اور

سویتا اور تاپا ہو۔ یا خارشیں یا بھسل کتبہ وغیرہ کوئی بیماری ہو۔ مگر مینا کی  
 آنکھ کا دیکر نہ بہت ہوتا ہے۔ سب صورتوں میں علاج جو سکنا ہے۔ اور بہت جگہ  
 میں سے جو دوا لیا ہے۔ ان سب صورتوں میں اول آنکھ بھی پاک ہو۔ اور انفسکی  
 آنکھ کی تیلی میں ٹھنکی یا بڑھ کر دیکھتی رہو۔ بعدہ ایک تھکی اوٹھکیان جوڑ کر کھری  
 ایک آنکھ پر اور دوسرا ہات کی دوسرا آنکھ پر نزدیکی نشاندہ کرو۔ یا آنکھ ٹھون  
 جو آنکھوں پر کھادو۔ اور اوٹھکیوں کی سہ کن پٹیوں پر کہ لو۔ اور چند منٹ تھو  
 رہو۔ پھر پھر میں ہا کر دل چاہے۔ تو پاس کرو۔ پھر میں تو اوسے پر کھٹا کرو۔ میں بہت  
 بیماریوں میں طویل پاس نہیں کرتا۔ بلکہ گھٹنوں کے بھی پاس چھوڑ دیتا ہوں  
 یا طویل پاس تو نہیں کرتا مگر گھٹنوں کے پاس توں تک پاس کر لیتا ہوں۔ اور ان  
 سب صورتوں میں ہر فصل اپنی شفا بخشتا ہوں۔ تو

کھانا  
 بیمار  
 سیان  
 ہون  
 نہیں  
 ہے  
 اگر  
 چہرہ  
 یا  
 گردن  
 میں  
 انگوٹھی  
 پکڑنا  
 ہوں  
 بدن  
 پر  
 چند  
 سنتیاں  
 مس  
 ہندو  
 شک  
 اور  
 نشاندہ

قیاسی کر تو بھی کیا کرو۔ پھر  
 کرنا۔ اور مرخص کی  
 اور باقی حسب ہوا  
 ہو۔ یا تڑا لے کر  
 یا گلے میں گھڑ ہو۔  
 اوپر کی ترکیب کا  
 یا سینہ یا شکم  
 بعدہ بیماری  
 کرنا ہوں

کھانا  
 بیمار  
 سیان  
 ہون  
 نہیں  
 ہے

چوڑ کر چلا آیا۔ شاید ایک منٹ کا عرصہ لگا ہو گا۔ تیسری یا چوتھی دن میں نان لے کر پھر  
 مجھ کو اس سچے کا خیال بھی تھا۔ چاکلیٹ مان مجھ کو کہنے لگی۔ واہ حضرت! دوسری آنچ  
 دم کیا یا اسکا مونہہ ہی کھل دیا۔ اسکی مدد میں تو ایسا فعل لگ گیا کہ اوسدن سے  
 یہ رونا بھی بھول گیا۔ ایسی ایسی باتیں کرتے تھی۔ اور سستی جاتی تھی جگایا۔  
 ایک شیر خوارہ لڑکی کا ایسا حال ہوا کہ اوسکی سخت بیماری دیکھ کر میں اسکو  
 دیتا تھا۔ جو عورت اسکو دودھ پلاتی تھی ہی اسکو لاتی تھی۔ اور گود میں بٹائی تھی  
 میری تو جہ کا اوس عورت پر اتنا اثر ہوا تھا کہ وہ بچہ سوجاتی تھی۔ اور نوبت کر  
 کہ میری عادت نہ تو اب دلکشی کے ہی نہ میں ہوتی ہوں۔ مجھ کو نیند بھی بڑ  
 میں آتی ہے تعجب ہو کہ میں اسوقت ایسے بیہوش ہو کر کیوں ہر روز سوجاتی ہو۔  
 تو زن نکسین اوس لڑکی کو تو جہ دیتا رہا مگر نہ تو بیماری گھٹی۔ اور نہ بڑھی۔ نہ  
 سوئی۔ نہ نون بد بجا و سفر و پیش ہوا۔ اور علاج چھٹ گیا۔ اور میں کہ گیا کہ بیا  
 سخت ہو اسکی دوا دارو سے اب خبر نہ ہو۔ اور دوائی ٹھنڈی دو۔ غافل  
 بارگاہ میں بعد جو مینی اگر پوچھا تو معلوم ہوا کہ اوسکی طرح بیماری اور تیز  
 کا پیغام آیا۔ مگر اسی رات کو لڑکی گئی۔ بچہ کے علاج میں تم ایسی ایسی کیا۔  
 کرو۔ اگر اسکو پانی نہ پلاتی ہوں تو اسکی دلدہ یا اسکی دایہ کو دم کیا ہوا پانی پلو  
 کرو۔ اور اسکا کورہ دم کر دیا کرو۔ اور کہہ دیا کرو کہ جو عورت اسکو دل میں لیکر آئی  
 اور گود میں بٹیا ہو وہی عورت ہر روز اسکو گود میں لیکر تو جہ دے لے۔ اور بڑا  
 تو جہ بے سوزی سزا اسکی تہمتی کی دعا کرتی ہے۔ اور جینی اور تیراری اور رو  
 دہونی۔ بچہ نہ مانتا نہ ماننے کی وقت اسکو تو جہ دینی چاہیے جو جہ ملا دیتا

پاجانہ تھی دسبہ گئی ہو ورنہ اونکو روکنا نہ چاہیے حکایت ایک سچہ کو سخت بیمار  
 میں میں تو چہ کر تا تھا۔ پانچ چاروں بعد وقت معین پر دوسکا لائی۔ مینو جانا تھا  
 میر گاہ وقت لگ گیا اور وہ نہ آیا۔ مینو اسکے پوچھنے کو اپنا درویش بھیجا جواب لانا کہ اوسکے  
 اترے کہتے ہیں کہ اوسکو چھپک بھل آئی اسلئے میں بھی مینو لین خفا ہوا۔ اور  
 درویش کو دوبارہ بھیج کر پیغام بھیجا کہ کیا چھپک کا یہاں علاج نہیں ہو چوتھی اوسکو  
 لہوٹیا رکھا اس وقت لی آئی اور دم کر لیا اور اوس وقت وہ لڑکا آیا۔ مینی جو  
 دیکھا تو شام بدن پر اوسکے بہرے پاؤں تک دانی معلوم ہوتی تھی مین حیران ہوا  
 پوچھا کیسی دفعہ ایک ن میں کیونکر سباری نہیں کھل آئی نہ مجھ کو کہی ایسے  
 تبادلے پیدا کو نکھا اتفاق ہوا تھا۔ غیر شے اوسکو تو جہہ دیکر رخصت کیا۔ اور پید  
 لہ ناغہ ست کرنا۔ اور جنہو ارکل پہر لے آنا دوسرے دن اوسکو جو لائی تو ایک دانہ کا  
 بھی بدن پر نشان تھا اور لڑکا تیار ست تھا۔ پس وسی دن اوسکو مینو پٹلایا بعد  
 علاج چھوڑ دیا۔ اور لڑکا بالکل قندرت ہو گیا۔ ہم بھی یاد رکھو کہ جب بیمار تندرست  
 ہو جاوے یا تھوڑی بہت کسر باقی رہے۔ تو دفعہ علاج موقوف نہ کرو بلکہ  
 باقی چند روز پلوانی رہو۔ پاکور تہ دم کر کر پہناتے رہو۔ اور بعد صحت احتیاطاً  
 دو چار دن روز تو جہہ دقتہر ہے۔ انہیں بیماری کی عود کرے کا خوف نہیں رہتا  
 یہ بھی خیال رہے کہ جب کوئی وجہ تبدیل تھی مریض میں پیدا کر لیا ہے تو بیمار کا خا  
 سمجھو۔ اور تندرست ہوا جائے۔ اور ایسی وقت میں علاج کا چھوڑنا بھی خطرناک ہے  
 بعضی بیماریاں ایسی نہیں جنہیں بالکل کچھ تھیر نہیں معلوم ہوتی۔ اور بعضی میں تھیر  
 بھی ہوتی ہے اور وجہ تبدیل بھی پیدا ہو کر تاہم ہم بیشتر مریض نہیں تھلا سکتے ہیں

درست است  
چون کا علاج

اور جلد جاتا رہے۔ اور شاید کہ زیادہ ہو جائیو الا ہو اور تھم رہے۔ اور شاید کہ تھم رہی  
والا ہو۔ اور توجہ کی برکت ہو جاتا رہے۔ اور شاید کہ تھم رہی ہو توجہ ہو اور تھم رہی  
چینی اور بے آرامی کم ہو جاوے۔ اگر تھم رہی ہو تھم رہی ہو تھم رہی ہو تھم رہی ہو  
ہر وی سے اچھی طرح باطنی علاج کے توجہ میں لکھنا ہون اس سے زیادہ  
موت کا ملنا۔ اور تھم رہی ہو تھم رہی ہو تھم رہی ہو تھم رہی ہو

### درست است ۱۶

## چون کا علاج

چون کی بیماری کا تشخیص کرنا بہت محال ہے۔ اور جو بھی ذرا پریشان ہو  
تو انکو دیکھو ایسی ہندوئی پلانادشوار پرتا ہے۔ اور بڑے ہندوئی پلانی سوانک اور  
کا دل گڑبڑ ہے۔ اور بڑے ہندوئی دو ایلائے سوانک اور بڑے ہندوئی  
اکثر چون کو مرض بھی طرح طرح کا آتا ہے۔ اس علاج میں یہ خوبی ہے کہ مرض کی  
تشخیص ضرور نہیں۔ اور نہ ہوا دینے کی حاجت ہے۔ اور چون پر توجہ۔ کا اثر خوبی  
ہو جاتا ہے۔ خصوصاً دس صورت میں جب دیکھو مایاں توجہ دیوین دیوین توجہ  
کہ بہ نسبت والدین کی غیروں کو محبت اور دل سوز اور خون کا جو تھم ہو تھم جیت بات  
مانے گی تو بیشک بابا کا دیکھنا ہی اس ارادہ سے تھا کہ گھسیٹ کر لانا ہو۔ اگر تھم رہا  
انکو توجہ کا علم سکھایا جاوے۔ اگر تھم چون پر توجہ کرنا چاہو۔ تو اول یہ دیکھو کہ تھم  
تھم رہا تھم رہا تھم رہا۔ اور نزدیک تھم رہا تھم رہا۔ اور تھم رہا تھم رہا  
اگر تھم بات ہو توجہ ہو جاوے اور وقت اس پر توجہ کر دو اگر وہ تھم رہی یا اس  
ہو تھم رہا تھم رہا تھم رہا والدہ یا ذہنی یا جس کے ساتھ وہ ملا رہا ہو سکھو کر

ہے آؤی۔ تم کو دل تو اوسے لگے ہو مگر وہ اور بھر سار بدن پر پاس کرو۔ اول تول  
 بعض بھی کہے پاؤں گھٹنوں یا زانوں تک برو ہو جاتے ہیں جس وقت مانتھ پکڑا جاتا  
 یا بیمار بنی کی جگہ نور ہر اجاٹا ہے۔ پس کست درو۔ اور خیر میں گھٹنوں سنہی پاؤں  
 تک پٹس کوزو۔ تم اکثر کامیاب ہوو گی۔ اور انشا اللہ تعالیٰ شفا بخشو گے۔ مینی سید  
 کے بیماری میں بہت بچوں کا علاج کیا ہے۔ سوا ایک وکی کہیں خطا نہیں گیا۔ پس  
 میں اکثر رست اور قی ہوتی ہیں یا اول ہی روز سحر تحفہ معنی لگتی ہے۔ دو چار دن  
 میں یا چند بلج سبابت دن میں آرام ہو جاتا ہے حکایت ایک بچہ نامعلوم  
 بیمار یون میں لپٹا جاتا تھا کہ سترہ دن تک اُسے سرد و دہ پیانہ اوسکا ٹپٹا نہ اوسکا  
 ہو پڑا یا کئی طبیبوں نے صاف کہہ دیا کہ اس مری ہوئی بچی کا کیا علاج ہے۔ مینی تو ہر شمع  
 کی تیس کروں سبک شروع ہوئی۔ دس بارہ دن تک ایسے بے تعداد دست آور چکا شمار نہ کیا  
 گیا۔ ان دن آئے تھے اور لینس طرح دست بندھی ہوئی چلی جاتے تھے۔ اوسکی والدہ ڈرنی کہ  
 اب یہ نہیں بچے گا جو ن جو ن قسمت آہر توں توں اکہیں کہلاتی گئیں اور دودہ پینے  
 لگا۔ اور ہنسی شکر کی کم ہو گئی تپ بھی اوتر گیا۔ فی الجملہ اٹھارہ دن میں تندرست اور  
 نو ہو ہو گیا۔ جناب اکھی میں شکر کیا۔ گویا خدا نے اوسکو قبر میں سونگالا۔ اسی طرح میں  
 متفرق بیماریوں میں بہت بچوں کا علاج کر کے کامیاب چکا ہوں حکایت ایک لکڑی  
 عجیب بلکہ ہوا میں ایک جگہ پٹنے گیا۔ جس وقت میں رخصت ہو کر چلنے لگا تو ایک  
 لڑکی ایک بچہ کو گود میں لیکر آئی اور کہا یہ ہر وقت روتا رہتا ہے۔ اسکو دم کر دو  
 اوسوقت میں کہہ رہا ہوا تھا۔ اور انکار کرنا بھی نامناسب سمجھا میں نے کھڑے کھڑے اوسکے  
 دونوں انگوٹھی پکڑے اور اوسکی چہرہ کی طرف بچہ لگا اور ایک دفعہ مونہ پر اوسپر دم کیا اور



ران سے بندہ گھنوں سے پاؤں تک پاجن کیا کرتا ہوں۔ غرض تہہ پہا تہہ پہا  
 اوترتا آتا ہوں۔ اور پاس کرتا جاؤں۔ یہاں تک کہ اخیر میں پاؤں کے انگوٹھی  
 اپنا ہوں کے انگوٹھوں سے پکڑ کر برو سر پہنچا ہوں اور سہارہ بی خانج کر لے کر ہت  
 کرتا ہوں۔ اور پھوڑ دیتا ہوں۔ اور وہاں تک چٹک ڈالتا ہوں کہ یہ طریقہ چار  
 مار پاؤں کے انگوٹھ پکڑتا ہوں اور پھوڑ دیتا ہوں۔ پھر وہاں تک کہ کپڑا ہونجا ہوں  
 اور دوسرے دو تین دفعہ سرور بخشی کی ہت سودم کرتا ہوں تہا داول چاہو  
 تو تم بھی بعض وقت پوہیں کیا کرو۔ اور کسیکے ایک ہاتھ میں بازو سے پھونچی کر  
 کہیں دروہو۔ یا زخم ہو تو اول انگوٹھی پکڑو۔ بعد اوسے ہاتھ پر بازو سے  
 پھونچی تک پاس کرو طویل پاسوں کے ضرورت نہیں۔ نہ گھنوں سے پاس کی نیکی  
 حاجت۔ اگر ایک پاؤں میں ران سے پیچہ پانک کوئی بیماری ہو تو بھی یہی طرح اوسے  
 پاؤں پر پاس کرو۔ دوسرے پاؤں اور تمام جسم پر پاس کرنی کیا ضرورت نہیں۔ اگر  
 کسی شخص کو نور بہرنی۔ یا تمام جسم پر پاس کر نیکی برداشت نہ ہو۔ تو دوسرے پہلی  
 انگیلو سے گزرا سو اگر باد و گر کے فاصلہ کو تمام جسم پر سرور بخشی کی غرض سے پاس کرو۔  
 پاس نہ ہو بھی کثر مرض دور ہو جاتا ہو۔ اور مرض زمین خوشحال رہتا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا  
 کہ تم دل ہی میں ہا منی بیچ کر یہ پاس کرو۔ اور وہاں تک بالکل دم نہ لو کہ زمین  
 توجہ کار و کم ہوتا ہو۔ کیونکہ خیال میں کا کوئی ظاہر اسباب نظر نہیں آتا۔ ایسا بھی ہو سکتا  
 ہے۔ کہ مرض کی جگہ انگیلو سے نشانہ کر کر نور بہرو۔ بلکہ زمین کو ہی ملتی پیر لیکر شل  
 سرکندہ۔ یا لکڑی۔ یا تار وغیرہ کو ہت میں لیکر گزادہ کر کے فاصلہ سے نشانہ کر کر نور بہرو  
 اسکا حال میں دیکھو کہ کھان مور تو نکالنا علاج ہمہاں گاہ بعض اوقات تمہارے



کر دیا توڑی جگہ پر کئی فاضل فریض کے جگہ نور بہر سکتی ہو۔ بعض موقع پر تم خالی انگلیوں  
 اور ہتھیلیوں اور اداؤں و کچلوں پر جگہ سختی پادوم یا دروہ ہو تو مالش کرو جیسی تیل یا مہم  
 وغیرہ سے کیا کرتے ہیں۔ بعض جگہ جہان درد شدید ہوا و سپر ٹولی اور ابلی کٹر جی کی کئی  
 تہیں کہ کمزور نہ ہو بہا پادوم و دروہ ہو جاتا ہو۔ کچھ ایک ماہر جہاتی پیر اور دوسرا  
 نسبت پرکھو اور اہم شہادت دباؤ دیتی رہو۔ پیر اور جگر اور معدہ اور کلی پر بھی تم ہاتھ  
 رکھو یا نوہر پر یا اوتی بھی جگہ پائیں کرو۔ اگر ان سب چیزوں میں کوئی بیماریہ نہ ہو تو آخر  
 پاؤں سے خارج کرو۔ مگر یاد رکھو کہ کل ترکیبوں میں اول سے آخر تک بیخیال ہو کر مریض  
 کا ہاتھ دل کا گھٹنا اور محبت اور لوسری سے توجہ دنیا بشرط اعظم سمجھو جس قدر خیال میں  
 اوست قدر تمہارا اثر ضعیف و مست ہو گا چھپک چھپک کے بیمار سے میں  
 بطول پائیں سادہ جو جسم پر کرو۔ اول تو دواؤں کی ادبھارنے میں بڑی مدد ہوگی  
 اور جو دوائی بہتر جانے کے بعد توجہ دو تو دوائی اونہار دیگی۔ اور آخر میں اوسکی حرارت  
 اور کثافت اور خفہ و در کر نہیں یاد ہو چھپگی۔ اور اول سے آخر تک اگر توجہ دیتے  
 رہو گے تو بہت ہی سہولیت اور آسانم باوگی۔ اور بخیر و سکے صد سو کو انجام دو گے۔  
 غرض توجہ انسانی مفید چیز ہے کہ اگر چھٹی طرح جان کنڈنی میں بھی کیا ہوگی تو ایسا  
 کہ ایک دفعہ مریض آنکھ میں کہو لہ کیا۔ اور شاید کہ کچھ بات کرے۔ اور پانی شربت وغیرہ  
 پی لے گا۔ میں جس قدر اسکی تعریف لکھوں نہالہ ہو باہر سمجھو۔ اور سچ جانو مگر یہ کہ  
 یاد رکھو کہ لاف زنی اور غرور نکو۔ اور تعذیر پر بھی بہر وسا کرو۔ اور اس سبب۔ اور علاج  
 کو سبب علاج نہ سمجھو بہتر سمجھو مرض کا آنا۔ اور دروہ جانا۔ اور گھٹنا۔ اور بڑھنا ایک  
 ایسی ہی بات ہو جسکو کوئی نہیں سمجھتا۔ شاید کہ مرض دیر کا دفع ہو نہ والا ہو

کہ تاثیر ہوگی یا نہ ہوگی۔ نہ اسکا سبب ہو کہ معلوم ہی نہ اگر تم کو تجربہ نہ کر بنے کا بشوق  
اور عقل۔ اور علم ہے تو اسکا کھوج لگا لو۔ اور تاثیر کا سبب اور وجہ وقوع۔ اور غیر  
وقوع کو دریافت کرو۔ اور بار بار دہو۔

است

## ستورات کا علاج

اول گروہ ستورات کا وہ ہے جنکو نہ تو متسی پردہ ہے۔ نہ کلفت۔ نہ جنتی لادہ  
نمانی۔ وادی۔ خالہ۔ پھوپھی۔ بیوی۔ ہمشیرہ۔ ہمشیرہ زادیاں۔ بہنیاں۔  
بہنیاں۔ وغیرہ یعنی شریعت بموجب جنکو متسی پردہ نہیں۔ ایسی ستورات  
پر تم بخوبی تنہا بیٹھ کر بھی توجہ دی سکتی ہو۔ اور بعضوں کو اگرچہ پردہ نہ کرنا سنہیں  
مگر تنہا علیحدہ لیکر بیٹھنا بھی درست نہیں جسے جو ان ہمشیرہ۔ یا ہمشیرہ زادیاں  
وغیرہ۔ اگر گروہ ایسا ہے جنکو پردہ کرنا حکم ہے۔ مگر وہ خود پردہ نہیں  
کرتے۔ بازاروں میں بہرتی ہیں۔ اور اکیلی وکیلہ ہر جگہ چلے جاتی ہیں۔ انکا بھر  
تھا اسکان میں علیحدہ لیکر بیٹھنا درست نہیں۔ اور انکی شرم و حیا بھلی و نکاح  
ہے اور جو وہ بیٹھنے کو راضی بھی ہوں تو تمکو بٹھانا لایق نہیں۔ کیونکہ کیا اتنی شرم  
کو دور سمجھا ہے وہ تو تنہا رسی خون کی ساتھ بد نہیں پرتا ہے۔ اگر وہ ایسا ہے  
جنکو پردہ ہے اور وہ ایسی شرم و حیا والیاں ہیں جو ہر جانا قبول کرتی ہیں مگر اپنے  
دو پیٹہ کا آئینہ لکھنا ناگوار نہیں کرتیں۔ ان تینوں گروہ کا علاج تم کس طریق سے  
کرو گی۔ ان تینوں گروہ کے علاج کی ترکیب میں تمکو سمجھاتا ہوں اول گروہ کے  
ستورات جو ضعیفہ اور عمر رسیدہ ہیں اور وہ جو شرماتی بھی نہیں اور نہ تم کے طرح چاہو سنا

کر کر بٹھا سکے ہو۔ اور تو جہد و جدی سے بڑا بکرا دل کر دے گی۔ تو سوزات جو جو ان اور سوز  
 والیاں ہیں۔ اور وہ دوسرے گرو کی مستورات انکو تم علیحدہ مکان میں بٹھاؤ مگر یہاں  
 کر کہ کبھی عورت کو بھلی اپنی پاس بٹھاؤ اور وہی عورت ہر روز بٹھا کر جو جب تک علاج کا فائدہ  
 نہ ہو چکے اور اس عورت کو پہ پہی کہہ دو کہ دل میں اس کے صحت کو دھانکتی ہو یہ بلکہ  
 وہ عورت اسکی رفیق اور دوست ہو و جیسو یا یا پیٹی یا ہمیشہ یا اور کوئی جیسو یا  
 بنادو جو وہ اور عورت ہو جو اور بیمار کو ایسے چادر اور کپڑا کر کہ اسکا بدن کہیں  
 نہ بگاڑو وہی ہمیشہ اور فائدہ پائون کی سوانب کچھ دیکھا رہی اور اسکو دونوں پاؤں  
 کے بیچ میں تختہ پر بٹھاؤ اور نہ وہ پاؤں لبتی کہے اسکو اپنی سٹا چار ناؤ یا ناؤ بٹھاؤ اور  
 اسکی خاصہ پیڑی پر بٹھا جاؤ یا گاؤ تختہ پر بٹھا ہو کر بیٹھ جاؤ اور اس کے انگوٹھ و کپڑو  
 جس طرح بٹھا چکا ہوں بعدہ بیمار ہی کی جگہ پر چادر اوگل کے فاصلہ سے اپنی پاؤں پاؤں  
 اونچا پائون کی پشت پر بٹھا کر دے یا چادر دیتے رہو بعد پیشانی سے اس کے دونوں گھٹنوں  
 کی پاس کر و جب ان پاسوں میں فروغت پاؤں تو اسکو بٹھا دے کہ وہ دونوں گھٹنوں  
 گھٹنوں کے بیچ میں اس کے گھٹنوں سے دونوں پاؤں کی اونگھیاں تک پاس کر و پھر  
 ہتھکڑی جت بخش پاس کر و اور ذرا سے دم کر و اور دعا کر علیحدہ ہو جاؤ اور وہ  
 جاوے اور بخیر ہو و اور گھٹنی نہ گھٹنی کر کے تو تم ناف سے زانو تک پاس کر کے ہو  
 اگر چکا نامعلوم ہو اس طرح سر کا نور زانو کی طرف اوگھا اور سر خالی ہو گا اور خواب کا غلبہ  
 جا بار میگا اور جو جگانی کی ضرورت نہ ہو یا وہ تھوڑی دیر بعد خود چاک جائی کر و اور  
 بعد فائدہ کے اسکو ہر صبح کے طرف رغبت ہو تو آرام سے سو کر و اور اسکو ہر صبح  
 میں فراہم ہو کر اس کے پاس سے جیسے رہو جب تک کہ وہ بخوبی جاگتا ہو اور اگر مرض

علاج میں طوالت چاہیے اور ابراہیم پاؤں کو علاج دینے کا حکم کر دیا اور جو کچھ اس کے  
 کمرے تو تختہ زری دیر تو چھوڑ دیا اگر مستغرق نہ ہو جاوے اور سو اٹھواڑھ کا پونڈ لے کر تو طرح  
 طرح کی سوا لوزن سے اس کا خیال پر لگندہ کر دیا بیماری کی کئی طرف متوجہ ہو کر دوا  
 بہت سے سوا لوزن سے اس کو تندرست بھی نہ کر سکا۔ اور میت تھکاؤ جس بات میں اس کو آرام  
 اور جس چیز کی طرف راغب ہے وہی کام کرے ورنہ ہر طرح اس کا آرام بد نظر نہ کہو۔  
 اگر اس علاج سے بہت بچہ بن ہو تا ہو یا دوا یا دینی شدت سے ہو اور وہ چھیل نہ سکے  
 تو علاج موقوف کر دے باقی رہا تیسرا گروہ اگر چھوٹی ہو تو کچھ شہم میری بیٹی ہو اور جو بڑی  
 ہو تو ماں باپ اور سہجاء و گھرانہ کی حفاظت واسطو مستور اٹھا کر اپنا بدن بہت بھر کر  
 ناف کے پوڑے دیکھاتی ہیں اور پیٹ کی بیماریوں میں لیٹ کر اپنا چٹا نشان دیتی  
 ہیں اور طبیعت تہہ سے دبا کر دیکھتے ہیں چھائیوں کو پوڑوں کی ہر نیم سے چڑاؤں  
 کر دیتے ہیں چہرہ پر پوڑے ہوتے ہیں تو چہرہ دلواتے ہیں چانچو بچاؤ واسطو یہ سب باتیں  
 منع نہیں اچھی چیزیں شرافت جو ان حیاء والی عورتیں ایسی ہی علاج کر دیتے ہیں  
 لاچارہ واسطو یہ سب کچھ جائز رکھا ہے اور میں نہ تو تمہاری بدن کو تہہ لگاؤں گا  
 نہ طبع میں سے تم کا کر اوٹھا صرف تیری انگوٹھی پکڑوں گا اور تمہاری چہرہ کی طرف نظر  
 رکھوں گا کیونکہ اس علاج کا بھی دستور مقرر کیا ہوا ہے اگر منظور کر لو تو علاج کر دے اور  
 جو نہ منظور کرے تو کہہ دے کہ بیماری کچھ اور بڑھ کر طبعیت رہے اور مرنے اور سار بدن چھپا  
 لیوے اور وقت شہم کٹے ہو کر سر سے پاؤں تک پاس کر دے اور اخیر میں گھٹنوں سے  
 پاؤں تک اگر ہر بات بھی نہ منظور کرے تو ایسی عورت کا علاج نہ کر داورہ دیکھائے  
 پانچویں صلاح دو اور طبیعت علاج کرانہ کی رہنمائے کر دے ایسی پردہ نشین عورتوں

کا پردہ کو کھینچ کر تھپڑ مارنا یا کسی اور پتھر و کھیتی علاج کرنا اثری کامل مکمل  
کا کام نہیں ہے۔ نہ تھپڑ مارنا نہ کھینچنا۔

### درست

سخت بیماروں کا علاج جو کڑواٹ بھی نہیں لی سکتی

اون مریضوں کا علاج جنہیں نہ تو چار پانی سے اوٹھا جاتا ہو نہ بیٹھا جاتا ہے۔  
بہ نسبت پچھنی کے تھپڑاویٹ و کھیتی نہیں نہ تھپی دیر تک انگوٹھی پکڑ و لینے  
طاقت نہ رہتی کہ وہ کڑواٹ کرنا چاہئے ایسی مریض کو جس صورت میں وہ آرام  
نہیں لیتی رہتی و اگر کچھ سکو تو حسب طرح مٹھو مٹھا لو۔ یا چار پانی پر کچھ لگا کر مٹھا دو  
یا کہ وہ سہ یا چھ جسمیں وہ راضی ہو لیتا رہتی دو پٹری دیر انگوٹھی نہ پکڑ و اوٹے  
تو ایک دو منٹ ہی پکڑ لو یا وہ لون ڈالہ ہی پکڑ و وہ دیکھو نہ دیکھو تم اسکو چہرہ کی پٹری دھو  
رہو اور رابطہ قائم کرو تم اسکو پاس کروٹ میں پلنگ پر پانچو مٹھا جاؤ بعد رابطہ قائم ہو کر  
مرض کی جگہ پر بوز بہر و۔ اور جمع کرو بعد اسکو پانچو مٹھا جاؤ یا کڑواٹ میں پانی  
پر پلنگ پر پانچو مٹھا جاؤ یا مٹھا جاؤ اور پاس کرو اور اسکو کسی  
طرح کیسے آرام کرو خیا و مسکو تخفیف ہوگی اور تھوڑی بہت طاقت آجائے گی تو حسب طرح  
تھپڑاویٹ کر کے پور لکڑیوں کو منظور کرنا جاوے گا اور جب تھپڑاویٹ کرے اور اسکی امید بڑھے گی تو  
سب کام آسان ہوتا جاوے گا اور سوخت رفتہ رفتہ تم اپنی سب کچھوں کو پور لکڑیاں ایسی مریض  
کو دوالی ٹھنڈائی کہانی سے بھی منع کرنا اور ایسی مریض کے تم اپنی طرح خبر گیری کر دو  
بھی و اور دم کیا ہو پانی بھی پلاؤ اور کورنہ جاوے و مال وغیرہ ہی دم کر کے تنہا  
کر آئے ہو بلکہ اس کے غذا کو جو رفیق ہو اور اسکی ٹھنڈائی کو بھی تم کر دیا کرو اب لفظی

ارشاد میں ہیں مملو ان سب بیماریوں کی ترقیب سکھانا اور ان کا

## بیماریوں کا علاج

یاد رکھو کہ کوئی بیماری ایسی نہیں جس میں توجہ کا راند نہ ہو یعنی خوف طوالت ہر ایک بیماری کا نام نہیں لکھا سوائے موت کو کل بیماریوں میں معالج شفا بخش کتاب و ہدایہ کو سیکھیں یہ علاج پڑا میری الاثر ہے مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بیماری دو ستر کو سہلہ حیثیت جاتی ہے اور معالج اس سے نفرت کہتا ہے اور نفرت نثر الطیب علاج کو برخلاف ہے اگر کسی کا یہ تو یا پاؤں روز پیدا ایش سو خشک ہو اور تھم اوسکا علاج کیا جائے تو کر سکتے ہو مگر مشکل یہ ہے کہ تو ہمہ دوران خون تیز کرتی ہے اور روح حیوانی کو قوت بخشی ہے ایسا نہ ہو کہ دوران خون مہرعت اور تیز سے سو جاری ہو دی اور اوسکا بچہ اُنک رہا رہا ہو دی اور اوسکی کشمکش ہو کسی نئی قسم کا درد پیدا ہو جاوے اور ہلکا نہ جاوے تو پھر مشکل پڑے ایسے با درزا و بیماری ہیں اسکا بچہ ہو چکا ہے اور عارضی دوا نہ لیں جو درمیان میں پیدا ہو جاوے اوس میں اسکو بہت پیچید اور مجرب پایا ہے

## ارشاد و پانچویں

پانی - وودو - شور باد - ہندو - رومال - کورٹہ - وودو -  
تیل گھی و غیرہ پر دم کر نیک پیمان اور گندہ بنانا  
جب تک کسی سخت بیماری واسطے سلیب مرص کر نیکو توجہ شروع کر دی ہو تو تکیوں سے  
بلکہ وجہ ہو کہ کمال درد اور دسوزی ہو اوسکا اچھی طرح خیال رکھو اور ہر صورت  
بچہ گیران ہو گویا اوس بیماری میں تم خود مبتلا ہو جاسکتا ہے تو تم بیشک اوس کا

در دگر کی اور سنجو کہ ہو گئے اور غیر گریان بہ ہونے کے اب نہ کہہ کرنا چاہیو کہ اول ہی دن  
 یا دوشین تو بہرے کے بعد روکیم پو پانی چینی اور نہ کہ پانی پر حنفیہ پانی یا عرق وہ سب کو  
 تمام بن اور سب کو کافی ہو اور ہندو پانی بہتر روز ایک دفعہ دم کر کو دیکر اور کہہ دو کہ اس پانی  
 کے سوا اور پانی نہ پیو جو نیکہ ہندو اتنی میں بھی پانی ڈالو کم و بیش غذا میں کچھ دال دیا  
 کر دو اور اگر ہو سکے تو ہندو پانی شوربا و وہ وغیرہ بھی دم کر دیا کر دتا کہ پیار ہو اور مال  
 پیکر ایسی بہاؤ بھی دم کر دیا کر دتا کہ درد کو جگہ اور زخم پر پٹی اور باندھو اگر چہ خالی تو بہرہ  
 ہو کم و بیش کی ضرورت نہ کہ کافی ہوگی مگر یہ سب چیزیں بعض نہیں ہو اگر ہمراہ ہو تو زیادہ  
 تر نفع ہوگا اور بعض عذر تر شفا پاویگا۔ اور بیماری کی سختی میں من میں ہو گیا دیکر جو  
 ہو گیا آرام سے نہ ہو گیا من میں پانی کا تجربہ خوبی بہت جگہ کر لیا ہو اور اس طرح اڑا  
 لیا ہے نہر و در فوج نہ کہ کسی اور وقت ایک سٹا پانی کا ایک دفعہ پندرہ بیسٹا پندرہ کر دیا  
 کو بہن اور تمام دن ہر رضیوں کو دیا کر تا ہوں کیسی بخورہ۔ کیسی ایک لٹہ کیسی ایک  
 خیر اس طرح لوگ تمام دن میں نہ بیا کر کے میں اور صحت پاتی میں بعض دن سحر میں  
 بعض دن اب دوناہ دم کرنا پڑتا ہو اور یہ پانی ثواب اسطیعی عام کر رہا ہو کادول حیا  
 لیجا و سب کو تو بہرہ دیا ہوں اور سب کو بھی اوسے میں سو پاتا ہوں اور جب کو تو بہرہ نہیں دیتا  
 اور سب کو بھی دیتا ہوں۔ سب کو خوبی معلوم ہو چکا ہو کہ بعض بعض سخت مرض اس کے حالتی  
 رہے ہیں یا مرض میں نہایت تخفیف ہوئی ہے اور ایسا تو کہی نہیں سنا کہ اس پانی  
 کے کو ضرر دیا ہو میں کہہ میں ہوؤں یا ہوؤں ہر رضیوں کو آدمی کر میر کہہ  
 لیجا تے ہیں بلکہ لوگوں کو اس پانی سے ایسا عقیدہ ہو کہ بیان نہیں جدا آدمی بڑا  
 اعطاء و سحر رضیوں کو پلاتے ہیں فی الحقیقت یہ پانی بہت ہی نفع بخشا ہے

بعض لوگ یہ اعتراض کریں گے کہ خلقت کی یہی مثال نہ ہو کہ شخص کو فاسد کرتے دیکھا  
 آپ بھی ہی کرتے لگو ایسی باتیں قابل اعتبار نہیں سوچیں جو بیشک ایسا ہو نہ ہو مگر ہر جگہ  
 یہ مثال بابت نہیں تھی بلکہ بہت باتیں اس پانی میں ایسی آزمائی گئی ہیں کہ خواہ  
 خواہ اونچی دیکھو سے انسان مسموم ہو جاتا ہو اول تو یہ اس پانی کو پیئے سو مریض  
 سرور ہو چکا ہے اور اسکو آرام سا ہو تا ہے اور بخوبی آرام ہو جاتا ہو اگرچہ ہر کس  
 پر تو ایسی اثر نہیں ہوتی مگر اکثر یہ ہو جاتا ہو دوسرے بعض مریض کو یہ پانی دیا جائے  
 تو وہ اسکا مزہ علیحدہ معلوم کرتا ہو کہ دم کیا ہوا پانی اور بغیر دم کیا ہوا ایک ہی ہے مثلاً  
 دیتا ہے اور پہچان جاتا ہو اور بعض مریض اس پانی کو پیکر ایسا اندر ایک حرارت معلوم  
 کرتا ہے یہاں تک کہ اسکو عرق آجاتا ہے اور بعض مریض اگر عورتوں نامی سب سوچیں  
 تو اس پانی کے پینے کے تھوڑی دیر بعد اسکو معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی معدہ سے  
 اوس بیماری کی جگہ کو پھرت جاتا ہو اور بیمار کیوں پلا دیتا ہے یا تو تھوڑی سی تکلیف  
 دیکر تسکین بخشتا ہو یا فوراً آرام اور چین دیتا ہو اگر مریض کے پاؤں سرد ہوں  
 اور یہ پانی کسی برتن یا بوتل یا صراحی میں بھر کر دونوں پانوں کے ذریعہ پینے کہ آجاکو  
 تو پانوں کو گرم دیتا ہے پریشانی خرابی اور بد خوابی کو فائدہ بخشتا ہو یہ پانی بہت  
 لاتا ہے دورانِ خون کو جاری کرتا ہے قی لاتا ہو معدہ کو قوت دیتا ہو ہاضمہ بہت  
 کرتا ہے اس سے عرق آجاتا ہو اور ہر چیز کو جو شفا کی سبب ہے اس میں ہر احم ہو روگ  
 بشرطیکہ کمالی مجموع اور بخیمالی اور جمیعت دل اور پورے یقین سے دم کیا جاوے اور  
 میسر نہیں تو کوئی فائدہ ہی مقصود نہیں غرض تم سچ جانو کہ یہ پانی مریض کو بیشک کم و  
 بیش ہو دمنڈ پڑتا ہے ورنہ کی جگہ اسکو ملنا چاہیے سرور ہو تو سگھانا چاہیے پیٹ میں



درو ہو تو بول میں ہرگز نہ پوچھنا چاہیو اگرچہ وہیں مسلمانوں کی کھانا چاہیو کچی کا  
 سر ٹھکانا چاہیو یا کسی دوسرے کے گھر میں نہ کرنا چاہیو پشاپ بند ہو تو ناف پر ہانا چاہیو  
 گرمی والے مہینوں تو ہٹانا چاہیو اور یہ پانی بٹیک ہر اس کا ادب رکھنا چاہیو اور  
 گندی جگہ اور پائون کے نیچے اور پانچا مہینوں نہ کرنا چاہیو ٹھکانا چاہیو اور اس کے  
 تمام اچھے ٹھکانے ہو کہ بونیر والی کو اس سے ظہارت کرنا چاہیو اور پھر لکھتے ہو کہ اس کا  
 ادب رکھنا چاہیو اور گندی جگہ نہ بہانا چاہیو سو معلوم کر لو کہ انسان کی جان پر  
 دو لکھ اور اربانیت پر دو گنا رہی اس کی حفاظت و رابطہ بعض اوقات حرام بھی مباح ہو جاتا  
 ہے جسے بیماری کے وقت کرنے واسطے اس کا استعمال ظہارت کو حکایت نہیں پاک ہو جاتا  
 اور اس پانی سے ظہارت کرو اور ادب لینا کہ پوچھے سب سے قدری اور بے ادبی  
 سے اس کو زمین پر گرے سو بہت حفاظت کر لو ایسا نہ کہ پائون کو کٹے پہ پانی نہا  
 بہا پھر ہی بلکہ اپنی اختیار سو اس کا ایک قطرہ زمین پر گرے نہ دو صحت پس بہت  
 اہل ادب راہیں سخن نہایت ڈکھار دے مگر قلم زیر پانی گذار دے روٹی کا ادب  
 اس سے کہتے ہو کہ زندگی کا سبب ہو نہ پانی بھی تمہارا صحت اور تندرستی کا موجب  
 یہہ تک معلوم ہو کہ دم کنی ہو یا میر کا تمام جہان کو مقنا ہو بلکہ ہندو اور اہل اسلام  
 اور سکھ وغیرہ اپنی اپنی چون کو نمازون کی وقت ہر ہر شہر و دیار میں مسجدوں کے  
 دروازے پر گود میں بے آئین اور بعضی برتن میں پانی بہ لائے ہیں اور نماز کو  
 بعد انصراف نماز پانی اور چون کو دم کر دیا جاتے ہیں حقیقت اس پانی میں کوئی اثر ضرر  
 ایسا ہو کہ جسے صد ہا برس سے لوگ عمل جہاد کرتے رہیں ہیں ان یہ بات جہاں سے  
 کہ اس کی حقیقت کو لوگ گم کر گئے اور اب صرف ایک عقیدہ اور ہر حال باقی رہی ہے



امیری اور گلیوں کے ہمراہ جو تھوڑا سا پانی جو عین شفا ہو اس پانی میں بہرہ آجاتا ہے  
اور کبھی باندھ کر پانسیں یا نیکیے طرح دیکھا ہو رہا ہو تاکہ انہوں کی راہ سہی بھی نور میں  
داخل ہو جاوے۔ پانصہر اپنی دانہ سے لیت کی انگوٹھی کو پانیک کے سطح پر نزدیک  
تردیک میں کر دیتی رہو۔ بگڑان سب صوفیوں میں ان گلیوں اور انگوٹھی کو پانی میں بہت  
دوبو دے نہ بہت دور رکھو۔ صرف آدنی انچی کا فاصلہ ہو۔ مگر کامل بے خیالی۔ اور عین  
توجہ خاطر سے اس کام کو دین۔ لگا کر دے۔ پھر وہ پانی مریض کو ایک فو یا دین  
دفعہ پلوادے۔ اور اگر تھوڑا ایک لٹا۔ یا ایک باہنی پانیک دم کرنا ہو تو اسکو سامنے رکھو  
اور دو تون باہون کے دسوں انگلیوں دسکی سطح پر کھڑی رکھو۔ اور نشا نہ کرو۔ یا باہ  
بہرہ لٹو کے کرو۔ یا بن لوٹہ سوجا کر رکھو۔ اور دانت باہتہ کرو۔ انگلیوں کو چھکار کھڑی  
رکھو۔ یا چکرو۔ یا دو تون باہون کی انگلیوں۔ اور تھیلیوں سے دسکی موٹہ کی طرح  
سے پاس شریعہ کو نہ اور پیچڑ ہو ک لیجاؤ۔ اور پھر باہون کی پشت کو بدہو کی طرح  
کر اور تھہ لاؤ۔ اور پھر او سے پہلی طرح نہ لیجاؤ۔ اور مکر رہ کر کتر در چین  
سنگ اور زیادہ چہرہ سات دس نہٹ ایک پاس کرتے ہو نہ اور سارا دن پٹی اسطہ  
مریض کو دو غار۔ اگر تھیں ایک بڑا گہرا یا پینا جبین ایک شک پانی سداوی دم کرنا  
مشطوری ہو تو صبح لوٹہ پر دم کرنا تھیا ہے کو یہ طرح اوپر بھی کرو مگر کمتر صبح پندرہ منٹ  
اور زیادہ آدہ گھنٹہ یا چالیس نہٹ تک دم کرو۔ اور بہت مریضوں کو تمام دن بقدر  
حاجت دیتے رہو۔ دوسرے خون جو پانی گھڑی میں سج رہا ہو۔ او میں اور پانی نہ لیا  
بہر کر پھر دم کر رکھو اور ہر روز بقدر حاجت ایک گہرا یا پینا یا چوٹا جام اور حاضر مریض  
واسطہ بہت ثواب تیار کر کر تقسیم کرتے رہا کرو۔ غرض صفاست پانی اور تھیں ہے

ویر زیادہ دم کرنا چاہیے اور جو شاگرد سارا پانی دم کر لیا ہو اس پر سے تو دوسرے دن  
 پھر اسی پانی پر دم کرنا چاہیے۔ اگر کسی شخص کے سر پر مین یا پانی نہیں کھین دیا ہو  
 یا پھر اچھٹسی ہو۔ یا آٹھ مین دیکھتی ہوں۔ یا سب مین دودھ تو دال۔ یا کورتہ  
 یا پٹی یا پھانا۔ یا چادر کو اپنی سامنے اکٹھا کر کر لیا گیا ہے طرح زمین پر نہ کہا اور ویر  
 سے بچی تک دونوں ہاتھوں سے پاس کرتے رہو۔ جیسا بڑا کپڑا ہو ویسی ہے زیادہ دیکھ  
 کہ دم کرو۔ اگر چوٹا ہو مثل کلاہ یا پٹی یا پیرا می کے تو اس کو مٹھو دم کرو۔ یا دوزن  
 ہاتھوں سے یا ایک ہاتھ مین پکڑی رہو پھر اس کپڑے کو درو کی جگہ پر پٹینے یا باندھ  
 یا رکھو کا حکم کرو۔ پھر جو چھٹی یا پنچون دن اس کو دور کر دو اور اس کی جگہ پر دوسرے کپڑے  
 دم کرو کہ نہ بڑا ہو۔ اور پہلی کو دھوا ڈالو۔ اور پھر کہو کہ یہ نورانی ارادہ اور نیت  
 کی تابع ہے اس پہلی بغیر اور دوسرے پر گندہ خیالی مین یا پھر نہیں کرتا۔ اس طرح اگر کو  
 مین کہہ اثر ہوگا۔ اور اگر گٹھ مین پانے پھر کر یہ نیت کرو گے کہ یہ نور کٹو مین  
 تو کٹو رہے گا۔ اور پھر مین پنداری اثر ہوگا۔ اس طرح تیل شوربے۔ ہنڈا اٹلی  
 شیر۔ شربت وغیرہ سب چیزیں دم کر سکتے ہو اور ضرورت ہوگی کہ بعضی  
 لوگوں کو بسبب نزل کے شیر موافق نہیں پڑتا۔ اور بعضی یعنی مزاج والوں کو کسی  
 چھاپہ نقصان دیتو ہے۔ اگر تم شیر یا چھاپہ پر دم کر بلا یا کرو تو کبھی نقصان ہوگا  
 بلکہ مفید۔ پھر گندہ یا پھیلا اور بہت چیزوں پر تم دم کر سکتے ہو۔ بعضی لوگوں کے  
 کٹائی۔ ہینٹی۔ بکری۔ دودھ دینی سے رک جاتی ہے تو تم دم کو ہڈی یا مین یا  
 گوند کر ایک پیر اصبح اور شام کھالیا کرو۔ دودھ اچھا دگی۔ یا پیر پر دم کر دیا کرو اگر  
 کسی کے سر پر دودھ تو دم کما ہوا پانی یا ایک شیشی مین پھر کر سو گندہ کو دوارا مہوگا

اگر خون کچھ پڑے یا زخم پہونچا یا بخشی و الینکو یا چھپا جسکو کچھ پیریا وین اور چیل کا  
 دھو ہو تو ہم نبوت کا بگڑہ بنائو۔ اور ہر ہر گرو پر زخم جو دوسروں کو کرو۔ اور وہ گندہ ہونے  
 تو پیریا وین۔ اور چیل سے محفوظ رہیگا۔ اور جس چیز کو ہم موندہ سو دم کو داکر کوئی تہ  
 قرانی یا اللہ کا نام جو اوش بیماری واسطے مناسب اور شفا بخشی والا ہو پڑے ہی ہو  
 اور دم کے ساتھ ساتھ شامل کرو۔ تو اولی ہے۔ جیسے قبض و اسطی یا باسط اور نظر  
 بد اور مخرج کے واسطے معوضین اور اسباب زدہ کی واسطے سورہ جن اور شفا واسطی  
 پہونچتین شفا کی یا سورہ فاتحہ وغیرہ۔ مگر اساجنال کر لو کہ جس چیز پر اللہ کا نام مل  
 لیا کرو اور اسکا اوتار بہت نگاہ رکھا کرو۔ بلکہ ایسا پانی گندنی جگہ بالکل نہ کرے۔  
 نہ لہن سو طہارت کیجا و نہ پائون تلے آئے دو۔ اور ایسی پانی کو بہت استعمال  
 اور اوش سو کہونہ اور اوباسکی بے اوبی اور بے استیاطی سو بہت ڈرو۔ اور یہ  
 عینال کہونکہ جن مریض کا جو بزرگ سلب مرض کرتا ہے۔ اور توجہ دیتا ہو ذہنی بزرگ  
 پانی وغیرہ شیا پر دم کر دینا ہو۔ ایسا ہونکہ ایک سو سلب مرض کر اوی۔ اور دوسرے  
 سے پانی دم کر داکر پیے۔ یہ بات سچا و فائدہ نقصان دیگی اور یہ بھی نہ کیا جا  
 کہ ایک سو پیر کئی آدمیوں سو دم کر داکر مریض کو استعمال کر ایا جاوے۔ یا ایک لیض  
 کو کئی آدمیوں کے توجہ نہیں پڑھلا یا جاوے اور غلات اور تنہائی میں سے ہر  
 یہ کام کیا جاوے۔ اور نہ کسیکو سامنے توجہ اور دم کر لینکا مشیخ ذکر نہ کر کیا جاوے  
 سیکے میں ناسپند کہتا ہوں۔ سب بات کو چھ لوگ اسخوہ یا لوٹا پانیکا لیکر سب کے  
 دروازہ پر جا کڑی چلتے ہیں۔ اور ہر ایک سو دم کر داتی ہیں۔ یا لڑکوں کو دین  
 ایجا تے ہیں اور ہر ساری سو دم ڈالتے ہیں۔ یہ سو دم ایسی نہیں۔ اور یہ سو دم

کے کچھ نفع بھی نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ جس شخص کو بڑا کٹا یا فصیح مند پرست سمجھیں  
اویسی ہی ہر روز دم کر دیا کریں۔ اور سوائی اویسے اویسی دم نہ ڈلو اویں۔ نہ اوکا  
دم کیا ہو پانی پلو اویں۔ سوال اگر شاید تم پوچھو کہ دم کئی ہو تو پانی سے  
کتنی عرصہ تک شراہم رہتا ہے۔ اور بالکل بے اثر کتنی عرصہ بعد ہو جایا کرنا ہو  
کو میں اچھی طرح تحقیق کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا ہوں مگر ایک دن حضرت علی قدس  
سرہ عین خلوت میں فرماتے تھے جو اب اٹھا لا اور عینا سا دم ہو تو نہ ہو کہ دم کیا ہو  
پانی گرم اور خوشان پانی کے ساتھ شبیرہ پلایا سکتا ہو۔ اگر پانی تھوڑا ہو گا تو  
دیر میں پتہ نہیں ہو جاوے گا۔ اگر بہت ہو گا دیر میں جا کر نہریگا۔ اس طرح تھوڑے  
پانی میں تا شرتوڑے عرصہ تک پیئے۔ اور بہت پانی میں عرصہ خزان تک بٹھریے  
جیسا تھوڑا پانی تھوڑی دیر میں گرم ہو جاوے گا۔ اور بہت پانی گرم کرنا عرصہ  
لگے گا۔ لیکن گرم پانی کے سرد ہونے کے رفتار دم کی ہو تو پانی کے خالی ہو چکی رفتار  
اپنی اپنی بکریاں حد مقدار تک تخمینہ ماہ ورجہ کم ہوگی یعنی جس وزن اور مقدار کا  
گرم پانی ایک گھنٹہ میں سرد ہو گا۔ اویسی وزن اور مقدار کا دم کیا ہو پانی گھنٹہ  
بعد خالی ہو گا۔ اسی بیان کے موجب ہر شخص اپنا پیماس و طرا سکتا ہو اور ہر ایک  
مقدار اور اندازہ کی دم کئی ہو تو پانی کو فہم کے قریب لاسکتا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب مگر ہر روز  
پانی پتہ زہ دم کرنا چاہئے۔ اگر چہ دم کیا ہو پانی بیچ ہو مگر دوسروں پہلو سے دم  
کرنا اعلیٰ و ادلی ہے۔ یا لا چاری کو ایک دن کا دم کیا ہو پانی دس چار دن پلایا جاوے

## نیشتر توہم دہنی کے پانچ نکات نہین ہوتا

بعض جگہ ایسا بھی آتا ہے کہ جب تک چار دفعہ کسی مرض کو توہم نہین بھیجتے  
 یہ پانی پیر بخونی اتنا اثر نہیں کرتا بلکہ بالکل نفع نہیں دیتا۔ مگر من توہم اگر  
 یہ پانی پی لیا جاتا ہو۔ اور دیکھتا ہوں تو اکثر لوگوں کو فائدہ ہی پہنچتا ہے مگر بعض  
 کو فائدہ نہیں بھی کرتا۔ لیکن یہ تو بخونی آتا ہے کہ جس کو توہم نہین بھیج کر اس کو  
 پانی بھی پلاؤ تو بخونی نفع بخشتا ہو اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ خطا نہیں جاتا  
 بلکہ شادمانہ اور پیادمان کے اجل سربراہی ہے۔ وہاں تو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا  
 اور جن جگہ یہ پانی اور توہم بالکل فائدہ نہ کرے تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ یا تو وقت نزدیک  
 گیا ہو۔ یا بیمار مری کی کوئی خصوصیت ہو۔ یا معالج اور مرض کی طبیعت میں  
 تبدیلی اور رابطہ قائم نہیں ہوتا یا شیخ کی توہم ضعیف ہو اور بیمار کی طبیعت  
 تیز و دست اور کمزوری ہو توہم کیلئے راستہ۔ یا اس کام میں واقفیت بالکل نہیں  
 یا کم رہتا ہو اور دل سوزی ہو دل لگا کر توہم نہیں دیتا یا کچھ اور سبب ہوتا ہو۔ اور  
 علاج اچھی طرح نہیں کیا جاتا۔ لیکن یہاں معاملہ کم اور بلکہ شاذ و نادر ظہور میں آتا ہو۔ اگر  
 کسی سبب سے چند توہم دیکر توہم دینا موقوف ہو جاوے۔ توہم پانی بھی سجاوے توہم کام  
 ہو گا۔ اور جلد ہی یا دیر میں بیمار کو رفع کر دیگا۔ اور جب بیمار تندرست ہو جاوے  
 اور توہم کا دینا موقوف کیا جاوے تو مناسبتاً کہ دل نہیں من یا کم و بیش موافق  
 مری اور سختی بیماری کی اس پانچ نکات پلانہ چھوڑا جاوے۔ تاکہ بیمار مری خود نہ کرے  
 اور صحت کی پہرہ نہ کرے کہتا ہوں کہ سوائے اسی بزرگ کے جو ہمیشہ توہم دیتا ہے۔

اور کسی شخص کا دم کیا ہو یا پانی بالکل نہ پلایا جاوے تو ایک پلاری میں دین و پین بھجوا  
 لی تو چھ مہینہ بٹھایا جاوے۔ کیونکہ کسی شخص جس کا نور ایک ہی صفت نہیں کہتا۔  
 بلکہ بعض کا نور بعض کے ضد ہوتا ہے۔ اور وہ ایک ہی ظہور سے تو چھ مہینے میں تو  
 ہو کہ مناسب ہے کہ ان کی تاثیر میں خلط ملط نہ کریں سوال اسن جگہ تھم ثانیہ یہ بات  
 دریافت کر دے کہ تم کسی آدمیوں کے تو چھ مہینہ بٹھانا۔ نو پانی پر کسی آدمیوں سے  
 دم کروانا۔ اور جب بیماری جگہ سے بھاوے۔ اور درجہ تبدیل پیدا ہو تو علاج پہون  
 اور موقوف کرنا شروع کرتے ہیں اگر شاید ایسی صورتوں میں نہ علاج ہو جاوے۔ یا اسکو  
 سفر پیش آوے۔ یا کوئی اور سبب مزاحم ہو تو اسوقت ہم کیا کریں جواب  
 اسکا جواب یہ ہے کہ علاج اپنی بدلو دوسرا علاج تلاش کریں اور اسکو اجازت  
 دیو اور اپنا نایب بنایو۔ اور میری نصیحت کو اسکی ساتھ ہم رہنا کر فوجی میا سونپ سے  
 اور کہدو کہ اب تم میں اس ترکیب سے اس کا علاج کیا کرو۔ اور وہ نایب بھی  
 یہی سمجھو کہ میں اسکی جگہ علاج کرنا ہوں۔ اور جس ترکیب سے یہ کام مرشد تو ہوتا  
 ہے تھا بعینہ اسی ترکیب سے تو چھ دیکھ کر۔ کم و بیش ٹکرو۔ اور پوچھتین صرف  
 واسطہ وسیلہ سمجھو

## ہدایت ۲۲

تو چھ دینی والا علاج اور پیر پیر کا رہو  
 اس بات کا یہی شکوہ بنا ضروریات سے ہے کہ تو چھ دینی والا اور دم کرینو الا شخص اگر کسی  
 مذہب کا ہو مگر صالح اور پیر پیر کا راہ خدا پرست ہو۔ اور شفا بخشی کی نیت اور دلور  
 اور ترجمہ اسکی دلیلیں ہو جو رہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم میں کا جو شفا ہو۔ اور کانر کا



جھوٹا وادہ اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بارہا اور صالح شخص کا نور سبب اپنی  
 کے مطلق شفا ہے۔ اور اگر خرافہ و فاسق فاجر کا نور اگرچہ واصل شفا تھا مگر سبب  
 شائبہ اعمال اور گناہوں کے گندگی کے بسا مگر زور گندہ ہو گیا کہ وہ ابن گیا۔  
 اور وہاں کا قاعدہ ہو کہ فائدہ بھی کرتے ہی اور نقصان بھی پہنچاتی ہے تو کو وہاں  
 ہی کہ اگر تم سبب مرض کا شوق رکھتے ہو تو نہایت پرہیزگاری اور شریعت تابعداری  
 اختیار کرو۔ اور اپنی ظاہر و باطن کو نور غصیان پاک صاف کہو۔ اور عاقبت کا  
 اور ترجمہ۔ اور تسویدی اور مصیبت زدہ کو مصیبت شہر اینکی منت اپنا حیر کر لو۔ اور  
 ان باتوں کو دل پہ لائے اور احسان کرے اور نصیحت دے کہ اپنے۔ اور دیکھ لیں  
 میت سے ہرگز نہ گزشت کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ضرر الدنیا والاخرہ کو اپنا حیر  
 خال بنو۔ کیا تم اس بات کو توڑا جانتے ہو۔ کہ ایک مصیبت زدہ کی مصیبت لو  
 اور ایک دیکھا یہ ہوا کہ بادی ہوئی کہ باوجود قدرت کو سخت بیماری بھی صدمات  
 سے بچا لو۔ اور عاقبت میں اور چرچاؤ۔ اور خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رضا حاصل  
 کر لو۔

## باب نمبر ۱۰ مریض کا رسمی شہر میں کھانا

اگر مریض کو خواب آتا ہو۔ اور وہ میٹھی ٹینڈ نہ سوتا ہو۔ اور کر دین لیکر دین رہتا ہو  
 تو تم توڑی روٹی پر پونہ سو دم کرو۔ اور توڑی اٹیل دم کرو۔ اور کہد کہ اس  
 روٹی کی بے بناؤ۔ اور دم کیا ہو اٹیل چراغ میں ڈالو۔ اور اس شہر کو روٹیں  
 اور ایک لالٹین ہر شیشی کے لود تاکہ نظر کو نقصان نہ کریں اور اس لالٹین میں  
 چراغ رکھ کر تھوڑی فاصلہ پر اونٹ کے آگے ہونے کے سامنے رکھ دو۔ اور یہ کہہ دو کہ

۱۰۰۰

باندہ کر اور خیال ہو کر اسکے ٹوک و پکارتا ہو چند منٹ بعد تیار ہونے لگی ہے۔ اور  
 انھیں بندہ ہوتی جاوینگے۔ جب نیند کا بہت غلبہ ہو سو جاوے۔ پانچ بار دن تک  
 وہی روئی او تیل کافی ہوگا۔ پانچ چار روز بعد پھر وہ دم کرو۔ پھر نہ کرے کہ دم کر دیا  
 کرو۔ اور سر کی نیچے رکھو اگر وہ اور کہد کہ چار پانچ کا رخ بدل دو شمال کی طرف نہیں  
 کھاسو۔ اور جنوب کی طرف پاؤں اور چادر۔ یا صحاف دم کر کر اور پراور دیا کر

### ہدایت ۲۲

غائب شخص پر توجہ دینی اور فائین ہو سچانے کا بیان  
 توجہ کی تاثیر غائب شخص پر اگر خفیہ کشتی ہی فاصلہ پر ہو ہو سچائی جا سکتی ہے  
 اگرچہ اس میں بہت منافع ہو سکتی ہیں۔ مگر بعض شرایط اور نقصان اور ضرر  
 ہوتی ہیں۔ جنسی اہمیت ضرور ہو۔ چنانچہ میں بیان کرتا ہوں۔ بعضی بزرگ الہی  
 صاحب کمال ہوتے ہیں۔ جنکو جو بے کشف میں ملکہ ہوتا ہو۔ اور وہ خیال پر اسے  
 قادر تھے ہیں کہ جب چاہیں اپنی خیال کے یکسوئی سے غائب شیار۔ اور اشخاص  
 کو دیکھ لیتے ہیں۔ توجہ دینے میں اور فائدہ ہو سچاتے ہیں۔ ہدایت کرتے ہیں  
 مرض کو ہٹاتے ہیں۔ چنانچہ معمولات میں لکھا ہے کہ ایک عورت حضرت غفر  
 با اٹھانان رحمۃ اللہ علیہ سے غائب میں توجہ لیتے تھے۔ اول اپنی آدمی کو بھیجتے تھے  
 اگر نہ آوے آدمی نے اگر کہا کہ یا حضرت وہ متوجہ ہو کر توجہ یعنی بیٹھی ہے۔ جب غصہ  
 اس کے طرف متوجہ ہوو تو اسکو سوتا ہوا لایا۔ فرمایا لگو در و لیتون کے سامنے چوٹ  
 بولنا اچھا نہیں۔ وہ ابھی سوئی پڑی ہو تو کہتا ہے بیٹھی ہے اس سے دعا ہو کہ حضرت  
 مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کشف باطنی سے اسکو دیکھ لیا۔ اس طرح اور

توجہ

بزرگوار کا حال تھا۔ مگر میں کتاب کے طبع و نسخے کے ذریعہ ہوں۔ سو ایسے صاحب  
 باطن لکھ لکھ کر کیا نہیں ہوئے۔ ایسی سکتوں و واسطہ میں یہ کتاب لکھتا ہوں۔ میں  
 تو نادانوں اور نادانوں کا رہنما ہوں۔ جو جس معالج کو ایسا حکم ہو ویسا اور وہ عیا  
 مریض پر توجہ کرنی۔ اور مریض کو کس قدر شاق۔ یا بیکر ہو جاؤ۔ اور کوئی ناواقف  
 شخص ایک دو چار دن کے پاس آجاوین۔ یا موجود ہووین۔ اور کج بات سوچے خبر  
 یا ایسی وقت نہیں مستغرق کو چھوڑنا۔ اور چھوڑنا۔ اور پکارنا۔ اور پکارنا۔ جلدانا نقصان  
 پہنچاتا ہے۔ اور ہیکر پکار رہے۔ اور ہائے جلانی لگیں۔ اور جب وہ بولی تو گھبرا  
 جاوین۔ اور غرور و ہمت سی اٹھو ہوں۔ اور غرور و ہمت لگیں۔ کوئی اوسکو  
 تباہ ہو۔ اور کوئی نہ بکڑے۔ کوئی دوا نہ کھاوے۔ کوئی تلوی نہ سہاوے۔ کوئی چمکا  
 اور پیٹا۔ اور چھوڑے۔ ایسی ایسی پریشان و دلون کا مختلف تر و خال میں مریض  
 کو بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ اور اوسکار گٹ ہنگامہ بکڑ جاتا ہے۔ اور بہت تکلیف  
 اڑھاتا ہے۔ اور معالج اوسکی پاس نہیں ہوتا۔ بناوے کو جس حال کی خبر ہو کچھ حرکت  
 کرلی۔ اور اوسکو اس مہمہ سے نجات نہی۔ اگر ایسا اتفاق ہو بھی پادری۔ تو صاحب  
 مریض کو بالکل نہ چھوڑے۔ اور اوسکو جس صحت میں ہو رہی ہو دیکھو۔ اگر کوئی اوسکا  
 مزاج نہ ہو گا تو اوسکو کسی طرح کا ضرر نہ پہنچے گا۔ ایسا ضرر ہو بھی نہیں سکتا ہے  
 ہیکر توجہ کر کے شاق کو بیکر پیدا ہو۔ جس میں مریض کو لادہ سکو۔ شاق ہو جاتا ہے  
 اور کو دم کو ہونے پانی۔ اور دماغ سے ہی کس قدر شاق۔ اور بکڑ ہو جاتا ہے۔ اسکا بہت  
 طرح کرنا یا جسے کچھ نہیں۔ کو خبر نہ ہو کہ ہیکر اس وقت میں ہیکر تو نہ تھا۔ تم اوسکو  
 سب چاہیے۔ اور اسکا اور اسکا کو ہر روز دیکھنا۔ تاکہ کوئی اور نہ ہو۔ یا دیکھنا۔

ہمراہ ہوا اسکو سبباً صلاحتین سمجھا دینا۔ اور جو وقت پانی پینا ہو یا دوا مال باندھنا ہو  
 اور یہ آزمائنا ہو کہ پانی اور دوا مال کسے مجھو کہ بخیر ہو یا کجی۔ اور خالی سے سفر اقل  
 طاری ہوگی۔ تو اسوقت بھی تنہائی اختیار کرے۔ یا ہمارا کپاس پٹیا لے۔ اور جو  
 اور پانی اور دوا مال سے ایسے حالت ہو وہی تو مضائقہ نہیں شیخ اوسیر غائب ہیں  
 توجہ بھی کرے۔ اور پانی اور دوا مال کا بھی استعمال کر اویں۔ اگر شیخ بزرگوار کسی  
 ضروری سبب چاند روز توجہ دیکر چھوڑ دے۔ اور میری مرضی پڑ جاوے۔ تو قیام  
 کو توجہ دینا وہی کام دیکھا چوسا منو ویتا تھا۔ اگر توجہ بھی نہ دے سکے۔ تو دم کیا ہوا  
 پانی بہیچا کرے۔ یا دوا مال دم کر کے روانہ کیا کرے۔ ان دونوں چیزوں میں بیماری  
 کٹ جاوے گی۔ اور یاد رکھو کہ اس لئے کہ دور و دیوار سے شجر۔ اور کوئی شے روک  
 نہیں سکتے اور نہ اسکی پہونچ نہیں جہد لگتا ہے۔ بلکہ اگر دم کچھ ہو تو چیز بھی  
 کرو سکے۔ تو توجہ دینی کے باندگی سے اپنی تین سچاؤ کی نگہ اول اول و چار و  
 سامنی بھلا کر توجہ کرنا ضرور پڑتا ہے تاکہ مرضی سے رابطہ قائم ہو جاوے اور مرضی توجہ  
 کا اثر ہونے لگے۔ اور اس شخص پر جسکو کبھی سامنی بھلا یا گیا ہو۔ وہی علاج  
 کرنا اور ان چیزوں کی فریادیں کا فائدہ پہونچنا محال پڑتا ہے :

## ارشاد چھٹا

### اختلاف طبایع میں و طبایع مرضیا

جیسا مرضیوں کے طبایع میں اختلاف ہوتا ہے ویسا ہی اختلاف مرضوں میں بھی  
 پایا پڑتا ہے۔ اور اس میں اختلاف بزرگوں کی توجہ سے دیکھا جاتا ہے جیسا توجہ کی

ترکیب میں بجز بدل ہو تا ہے و قیاسی تاثیر میں اور شیخون میں فرق پایا کرتا ہے  
 بعضی مریضوں کے طبایع ایسی ہاں لاکہ درجیت اور سخت ہوتے ہیں کہ اوپر مشکل سے  
 اثر ہوتا ہے نہ یا بالکل نہیں ہوتا اور شفا کا حاصل کرنا محال ہوتا ہے۔ مگر ایسی  
 ادویہ بخت کم ہیں جنہیں کوئی تاثیر بالکل نہ ہو۔ اگر مریض بیمار کا علاج کیا جاوے  
 تو اول تو ٹینوں پر مبنی ہو ایک پر تو ضرور اثر ہو جاتا ہے۔ اور توجہ کا دینا خالی  
 نہیں جاتا اور مریض میں شکیکہ مرض شکیکہ فہم پاک بیماری میں مبتلا ہونا بیشک  
 شفا پایا ہوتا۔ بعض طبایع ایسی ہوتے ہیں کہ اول ہی روز انکو کھلی گڑتے ہی تاثیر شروع  
 ہو جاتی ہے۔ اور اول پہلے توجہ سے تحقیق ہونے لگتی ہے روز بروز مرض گھٹتا جاتا ہوتا  
 اور جلد تندرست ہو جاتا ہوتا۔ بعضی ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہر تو کچھ تاثیر محسوس نہیں  
 کرتے مگر جلد یا دو مریض صحت پا جاتے ہیں۔ بعضی ایسی ہیں کہ تاثیر تو اول ہی روز  
 روز معلوم کر لینی میں۔ مگر شفا ویر میں حاصل کرتے ہیں۔ بعض کا ایسا ہوتا ہے  
 کہ اول ہی روز سے تاثیر معلوم کرتے ہیں۔ اور مریض میں دن بدن کمی دیکھتے  
 ہیں لیکن چند روز بعد ہر مرض بڑھ جاتا ہے نہ یا معالہ او سوقت ہوتا ہے کہ علاج  
 کرنا کو صحت کا شکیکہ جاتا ہوتا اور سکا بل شکستہ ہو جاتا ہے کہ مریض کو کالی ویدی کرنا پڑتا ہے اور شفا  
 اور معالج سست اور ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ اور جب قدر معالج شکی اور ڈھیلا ہوگا۔ اور  
 اسکا علاج بھی ڈھیلا۔ اور کمزور تاثیر دیگا۔ اور جب قدر پست رہیگا۔ اور صحت کا کامل  
 یقین۔ اور بخیر و سارکے اسقدر جلد شفا گنجیگا۔ اور کامیاب ہوگا اور مناسب  
 ہوگا کہ مرشد بالکل شک لا دو۔ اور نہ شک لے دو۔ مریض کو نہ کہ مریض کے واسطے صحت  
 ہو نہ کہ مریض کو کہے۔ اور مریض کہے کہ بھی نہیں دلا تا رہے۔ بعض ایسی ہوتے ہیں کہ اول

اول دو چار پانچ سات دن تک تو کچھ تاثیر پہنچانی نہیں۔ نہ مرض میں کچھ کمی دیکھتی  
 ہیں۔ چند روز بعد تاثیر بھی معلوم کرنے لگتی ہیں۔ اور مرض میں بھی کمی پانچ میں  
 مناسب ہو کہ دونوں شخص نہت نہ ہا رہیں۔ اور اسید قوی رہیں۔ اور تھوڑی دیر  
 پہی طرح توجہ کرتے رہیں۔ بعض اوقات تین طرح کا مہیا بنا دے پیش ہوتا ہو۔ ایک  
 یہ کہ بعض نہ تو کسی طرح کی تاثیر دیکھی۔ اور نہ کسی مرض میں کچھ کمی اور تحقیق معلوم  
 کرو۔ اس صورت میں ہین لاؤنیا ایک چلہ بڑی ہمت ہو تو جھکا دینا جاری رکھنا  
 چاہیو۔ دوسری یہ کہ تاثیر بھی محسوس ہو دی اور مرض میں بھی تخفیف ہو دی۔ اس  
 صورت میں اتنی دیر تو چھ کر دے بعد رشتی ہو سکے۔ مگر ڈیڑھ گھنٹہ سو زیادہ ہو تو بیکار  
 یہ کہ نہ تو کچھ تاثیر ہے معلوم ہو رہی نہ کچھ تخفیف ہی ہو۔ اور مرض بڑھتا ہو انظر  
 او۔ اس بیماری صورت میں علاج چھوڑ دو۔ اور حکیم سے علاج کرانے۔ اور دوا  
 پینے کی صلاح بتلاؤ۔ مگر ایسا معاملہ کہی شاذ نا رہتا ہو تاہو کہ توجہ سے مرض بڑھ جاو  
 میں تو کبھی نہیں دیکھا۔ سوائی دو شخصوں کے جو محض کس بیماری سے آخر میں مر گئی  
 تھے۔ بعض بزرگوں کے توجہ سے کام رضوں پر سخت اثر ہوتا ہو۔ اور بعض کم دیش  
 کہہ رہا ہے۔ یا شاید کچھ تکلیف دھتا ہو۔ اگر ایسا آتی ہیں۔ رشتہ پیارا ہو جاتا ہے  
 جاپاں لے لگتی ہیں۔ تمام بدین شہت ہو گند بیان ہوتی ہیں۔ ان سب کو  
 میں تم اپنی نیت اور ارادہ سے ان سب باتوں کو دیکھا کرو۔ اگر وہی ہوں اور تکلیف  
 زیادہ ہی زیادہ دیکھا۔ تو جان لو کہ بعض کے طبیعت بہت نازک ہو سخت توجہ  
 کی برداشت نہیں کر سکتا۔ مناسب ہے کہ ایک گرنے کے فاصلہ سے انجلیان کھڑی  
 دیکھ کر پاس کرو۔ اور سرور اور فرحت بخشش کی نیت رکھو۔ ان پاسوں سے

بھی بڑی بڑی ہر صنف جہانی لہجہ نہیں آواز مرخص صحت پاتی ہیں۔ اگر مرخص کی  
 انگلیں بند ہونے لگیں اور انگوٹھوں کا رنگ بدلتی لگی۔ اور خمار سا چہانما جاوے  
 یا بالکل حالت نیکوشی میں سو جاوے۔ تو ان میں ہاتھ تو نہ کوئی نہایت مبارک سمجھو۔  
 اور جو انوش طور پر توجہ دیتے جاوے۔ یہ نیند ذات جو واپس نشا اور صحت ہو۔ تو چہ  
 جب قدر کثرت کے ساتھ تندرستی اور سبقت صحت ہوتی جاوے گی۔ جب تم کو جو  
 چلو۔ تو اخیر میں گھٹنوں پائون کے اوگلیوں تک پاس کرو۔ اس سے سر کا نور  
 پائون کی طرف پھوگے۔ اور سر اور اوپر کا دہر خالی ہوتا جائیگا۔ اور سبقت سر خالی  
 ہوتا جائیگا۔ نیند کم ہونے جاوے گی۔ اور ہوش آتا جاوے گا۔ مرخص انہیں کہو لید گا  
 اور جاگ پڑے گا۔ اور اس کا دل بھال اور خوش ہوگا۔ اپنی لٹو میں تھکے سمجھاؤ  
 دیتا ہوں کہ بعض مرخص کو توجہ سے ایسی سخت نیند آتی ہے کہ اگر اس کے اوگلی کا  
 ڈالو۔ یا مات ترناش لو۔ یا سخت چٹکی بھرو۔ یا اور سیطر حکمی تکلیف دو۔ تو وہ  
 بالکل نیدار نہیں ہوتا۔ اگر ایسا اتفاق ہو جاوے تو بالکل منت کہراؤ۔ ہمارا مرخص  
 اس نیند میں نہایت آرام پاتا ہے۔ اس کو بخوبی سونے دو۔ اور منت جگاؤ۔ اور تم  
 اس کے پاس بیٹھو۔ نہ کہ یہ کہو تڑپا لے۔ دو نہ ہاتھ لگائے دو نہ کیس کو ہانک کر  
 کر دیکھو دو۔ اور خبردار تم بھی گزشتی اور شفیق ہو سکو منت جگاؤ۔ اگر تم کو جگانی کی ضرورت  
 ہو۔ یا کوئی کام کاج اٹھا ہوا ہو۔ یا جگنا ہی منظور ہو۔ تو اس میں چٹکی گھنوں سے  
 پائون تک جتنا کہو نہ جاگے پاس کیسیاؤ اور اگر شاید جاگ جاوے تو گرا نہ کو  
 کو نہ کہو لے سکے۔ اور کہو کی گھیر سے انہیں نہیں کھلتی ہیں۔ تو تم اپنی دونوں  
 انگوٹھوں کے سر و منہ اس کے انگوٹھوں کے پائون کو ناگ کی طرح کی طرح کرنا چاہیے۔

پاس کرو۔ اس سو آنکھیں کھل جاویں گے۔ اور اگر چکا نا سنبھلے ہو۔ اور صرف آنکھیں کھل  
 کہو انی ہوں تو گھٹنوں سو پاس نہ کرو۔ اور اگر چکا نا سنبھلے ہو۔ پانچ سو طرح تباہی میں کرو۔  
 بیار ہوتا رہے گا۔ مگر اگرچہ کھول دیا۔ اور آنکھوں کا ایسا اصلی رنگ نہ ہو گا کہ اگر  
 ہوا نہ پڑے گا کہ یہ سوتا ہے۔ بلکہ تم جانو گے کہ ہاگے ہا ہو۔ لیکن حقیقت میں وہ سوتا  
 ہو گا۔ لیکن تم ایسے حالات ہرگز سیر تماشے لے لو اپنی فریض پر وار و فکر نہ بلکہ  
 یہہ نہایت ہی نہ کہہ دو۔ جو مرض ایسا غافل ہو کر سو جاوے۔ اگر تم سیر تماشے اور دلکی پہلاؤ  
 واسطے ایسا عمل کرو گے تو بیشک تم اس نوحہ کی ذاتی قانون کے خلاف عمل میں  
 لاؤ گے۔ اپنی مقصود خود دور پڑو گے۔ اور اسکی وبال اور گناہ میں گرفتار ہو گے  
 اور خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگوں کی ارجح کو ناراض

## بدابست ۲۵

استغفرانی خواہیں مریض کا غافل ہو کر سو جائے  
 یہہ جو بیان کیا ہے کہ مریض ایسا غافل ہو کر سو جاتا ہے کہ اسکا جگانا مشکل  
 ہوتا ہے۔ یہہ مذکور بہت طوالت رکھتا ہے۔ اسکا بیان مفصل نہیں دوسرا ہے  
 دفتر میں لکھو گا۔ اور اس دفتر میں بھی علیہ ارشاد میں بقدر ضرورت جو بیماریوں  
 نفع بخشی اور تھارے ضروری کار آمد ہو۔ اور جنکو اظہار بغیر چارہ ہو وہی بیان کرو گا  
 کہ بیان تکو اتنا سمجھو گیا ہوں۔ کہ اگر مریض پر خرابیاں آتا جاوے اور اسکی آنکھوں  
 رنگ بدلنے لگے۔ اور آنکھیں بند ہو جائیں۔ اور اگر اس سے کچھ پوچھو تو سمجھو  
 کہ اگر جواب دہی سکے۔ اور اسکا دل بولنے کو۔ اور اس حالت سے جدا ہو کر  
 اور اس سے اور باطن کی بات نہ کرے۔ اور اس سے نہ کہو کہ وہ سوتا ہے۔ اور

۲۵



اراہم اور چین میں بنو و جو ان میں حالت کو استغراق کہتے ہیں۔ اور چہرہ بہرہ حالت  
 دار و پور اور تھکو استغراق کہتے ہیں۔ اور چہرہ بہرہ حالت ترقی پر ہو۔ اور اعلیٰ درجہ  
 کو پہنچ جاوے۔ کہ مریض بالکل بہوش ہو جاتا ہے۔ اور اسکو مطلق کچھ  
 خبر نہیں ہوتی۔ اگر اسکو کوئی چکانے یا ہلاوہ یا اسکو بدن کو کوئی سخت عین  
 پہنچا دے۔ تو نہ تو وہ جاگے گا۔ اور نہ اسکو ہوش ان باتوں کا ہوگا۔ اور نہ اسکو اندر  
 کی خبر ہو سکے۔ یہ باہر کا کچھ خیال ہوگا۔ اور جب یہ حالت سی باہر چلیگا تو ان سب  
 باتوں کو نیست اور کالعدم سمجھیں گے۔ اس حالت کو شکر کہتے ہیں۔ اور جب مریض سو  
 جاوے۔ اور اس کے آنکھیں بند ہوں۔ اور اس کے کچھ سوال کیا جاوے  
 تو وہ بخوبی ہوش والوں کی طرح جواب دے۔ اور چلی اور پھری۔ اور کام کاج کرے  
 اور خب جاگی۔ یا تو بے زور سے نہ درسی پاس کرے جگا یا جاوے تو اسکو اپنی بولنے اور چلنے  
 پھرنے اور کام کاج کو نیچا مطلق حلیم ہو۔ اور سب کچھ بھول جاوے تو اس حالت  
 کو حالت انساٹ کہتے ہیں۔ ان تینوں حالتوں کا مین علیحدہ اسرار و میں بقدر  
 ضرورت بیان کر دے گا۔ یہاں صرف اتنا لکھتا ہوں۔ کہ ان تینوں حالتوں  
 میں سو خود واقع ہو جاوے اسکو بہتر اور مبارک سمجھو۔ اور اونکو ذریعہ سو حکم  
 ملے گا۔ اپنا متھو یعنی شفا حاصل کرے گا۔ اور راگمان نہ جائے۔ وہ یہ  
 وہ بہتر حالتیں ہیں جنکی تریف لکھنے پڑ رہے اور لکھنے سننے سے باہر ہے۔

ندرت پرست

درویشی کا حال اور بیان

بعض مریضوں پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ جب یا تو پیر کو چھٹا یا چھٹی کو اولیٰ ہمارے  
 اپنی جگہ سے ہجرت کرتے ہیں۔ اور سردی کے طرف غلطی کو جو جمع کرتی ہے۔ اور قوت  
 عین تو دین میں وہ بیماری زور پاتی ہے۔ اور مریض کو پھر پھر تکلیف دیتی ہو۔ بلکہ  
 بعض اوقات توجہ کے بعد بھی وہ تکلیف پاتی رہتی ہے۔ اسکا نام دروبابینی ہے۔  
 یہ دروبابینی صحت کی نشانی ہے۔ اور مریض کو کم و بیش ضرر ہوتا ہے۔ اور اگر  
 بیمار مریض نظر رہتا ہے۔ اس روایت سے ہرگز نہ گہرا پایا ہے۔ اور مریض کو بھی  
 دیا جاتا ہے۔ کہ اگر یہ درد ہو تو صحت کی امید کم ہوتے ہو۔ اگرچہ بعض بعض مریضوں  
 کو اسکے بغیر بھی شفا ہو جاتی ہے۔ مگر اسکا پیدا ہونا بہت اچھا ہوتا ہے۔ اور اس پر  
 بابینی کا کچھ ان بھی پڑتا ہے۔ یعنی پانچویں ساتویں دن زیادہ زور دیتا ہے۔ مگر یہ  
 دروبابینی دیر پانہین۔ تھوڑی دیر پڑتا ہے۔ اسکا روکنا خطرناک ہو علم نیست  
 میں اسکے پیدا ہونے کے امید رکھو۔ اور اگر اس میں شدت ہو تو وہ بیمار کو ہکا را وہ کو  
 اور یہ دروبابینی جسکو علاج تبدیل۔ اور تبدیلات بھی کہتے ہیں ایسا شدت کا بھی  
 نہیں ہوتا۔ کہ مریض سے جیسا نہ جاوے جب توجہ دینا بابینی کو اور ہجرت کرتی ہے تو اولیٰ  
 برداشت کرنیکی بھی قوت بخشی ہے۔ اور اگر شاید دروبابینی اس شدت نہ ہو جاوے  
 کہ مریض سے سہنالا نہ جاوے۔ اور اس صورت میں علاج بھی خوف کھاوے۔ اور اندیشہ  
 کری۔ تو یا تو علاج کو چھوڑ دیا جاوے۔ یا ترکیب کو بدل ڈالے اور دوسری صورت بخش  
 پاس کری۔ اگر یہ پاس بھی ہو افق نہ ہو۔ اور تکلیف درود زیادہ مری زیادہ ہوتا  
 جاوے تو جان لو کہ مرشد کا تو مریض کے مزاج اور بیماری کے موافق نہیں ایسی  
 صورت میں علاج ضرر چھوڑ دینا چاہیے۔ مگر ایسا شدت دروبابینی اتفاقہ ہوا کرتا ہے۔

برائے نام

توجہ ہی بیمار بنی کی حالت اور سخت بخار اور جنوبی پنجہ طاعون کا  
اکثر مریضوں پر توجہ دینا ہوتا ہے جیسے بیان ہی ہوتی ہے۔ یہاں جس مریض کی سخت بخار ہو  
ہے وہ بہا اپنی وجہ تبدیل ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً اگر تپ الی پر توجہ کیجاو جو اور اس کے  
حق میں عرق آنا مفید ہو جو تو عرق آیا کرتا ہے اور جو پشاب کی ضرورت ہو  
ہے تو کثرت ہو پشاب آتا ہے اور بیمار کو بال لیجا تا ہے حکما پشاب ایک انا  
طبعی پشاب کے قریب نہ کو پشاب ہوا ہنکا نام (جی فلا شلس) ہے اس کے چھو پر  
بہر بہا ہٹا اور بخار پر دفع تھا۔ وہ خود ایک سادہ نا طبیب کو شریک کر کر اسکا علاج  
کرتے رہے۔ وہ مریض کو عرق بالکل نہ آتا تھا۔ ۳۵ دن برابر بہہ رہے تھے۔ آخر وہ  
میرے آگے جھپٹ نہی۔ اور مجھ سے علاج کی ملتی ہوئی۔ مینو علاج شروع کیا۔  
اور بولسی پوچھا کہ اس کے حق میں کونسی بات بہتر ہے۔ اوہوں نے فرمایا۔  
کہ اگر اسکو عرق آجاوے تو امید ہو کہ تپ ٹوٹ جاوے۔ مینو کہا خدا سو امید  
کے۔ اور جو عرق آوے تو ہوشیار رہی مگر وہ سو کہ نہ جاوے۔ اور ہوا نہ لگی  
اور دو اکا دینا سو قوت کر دو۔ چہا پنچہ دوسرے تیسرے دن اسکو بدینہ بنی ظاہر  
ہوئی۔ اور جو پختی آیا پنچہ تین خوب عرق آیا۔ اور تپ ٹوٹ گیا اور دم جگر اوتھج  
جاتا رہا۔ اور نو دن کے عرصہ میں تندرست ہو گیا۔ بسبب شدت گرمی کے  
علاج چھوٹ گیا۔ مگر مین دس بارہ دن تک دفع کیا ہوا فی ہمتیابا پوتا  
رہا۔ اسے طبع جس مریض کے سدرہ مین خذل ہو جو۔ اور جلاب کا دینا مفید ہے  
یا کوئی بیمار ہی ایسی ہو جو قند لینا۔ اور خون نکلاو انا موثر ہے۔ تو دست آجا

میں۔ اور کسی کیسی راہ سے خون بھی نکل جاتا ہے جسکا بہت ایک نوجوان  
 لڑکے کے دونوں کانوں سے پیپ جاتی تھی۔ اور سر میں سے راتہ رات  
 آواز آیا کرتی تھی۔ اور پیپ پیاری۔ وقت شیر خوارگی سے شروع تھی۔  
 اور اس کے سماعت بھی جاتی رہی تھی۔ اور وہ ایسا تنگ ہستی تھی۔ کہ  
 دیواروں میں ٹکریں مارتی تھی۔ اور گھڑیوں پر دیا کرتے تھی۔ اس کے  
 والدین بہت کچھ علاج معالجہ کراچکے تھے۔ مگر کوئی فائدہ نظر نہ آیا۔ لاجپات  
 علاج چھوڑ دیا۔ جس وقت التجا کی۔ بیو ترس کہا کہ علاج شروع کر دیا۔ اور اول  
 ایک دانا طبیعت پوچھا کہ کیا اگر ایسی پیپ رہی ہو اس کے حقیقین کیا  
 بہتر ہے۔ انہوں نے فرمایا ضد کہاوا می جاو تو۔ اور تفتیہ داغ کیا جاو  
 تو شاید مرض جاتا رہو۔ یا ترقی ہونے پاو۔ اور حالانکہ بعد اور جلاب پھلی  
 کسی باز متواتر ہو چکی تھے۔ مین دن توجہ دی تھی کہ اس کے اونگوٹھی پر پوٹا  
 نکالا۔ جس میں پیپ بہری نہ ہوئی تھی۔ اور موٹی کی طرح چمکتا تھا۔ پھر کلائی اور پاؤں  
 اور بازوؤں پر پوٹے لٹکنے شروع ہوئی۔ مین سے پیپ اور اور جھٹکتا تھا  
 اور کسی جگہ بدن میں چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں نکلتی تھیں۔ اور بالوں سے بدن  
 میں سے خود بخود خون جاری ہوتا تھا۔ وائٹون میں سے۔ اور ناک سے اور پیپ  
 کے راہ سے خون بھٹتا تھا۔ اور کانوں سے بھی پیپ کا ٹکنا زیادہ ہو گیا۔  
 اور ایسا بڑور ہوا کہ پوٹوں کے سبب وہ کٹھن ہو کر شباب پاخانہ کو نہ جالیتی  
 تھے۔ اور دست بھی شروع ہو گئی۔ تین چار یا پنج دست ہر روز مراد  
 آتے تھے۔ اور پاخانہ لیسرا ہوتا تھا۔ و توجہ سے جو دست آتے ہیں رقیق

اور پانی سے نہین ہوتی بلکہ نرم ہوتی ہیں لیکن اوٹین لیس بہت ہوتا ہے  
یا سچ چہرہ دین تو ہر روز تین چار لے تھو۔ اور ساتویں روز بہت زور ہوتا  
دست بھی اوندن بہت بات اٹھ آجاتے تھو۔ اور پھر دسے بھی زور دیتو تھے  
خون بھی جگہ جگہ سے نکلتا تھا۔ اور ہوک تو اول ہی کم ہو گئی تھی۔ جربیلی  
صدی گذرے نہ لگی تو اسکی قدر باگہر آنے لگے۔ اور لوگ بھی اونکو بھڑکانے لگے  
تو اونہوں نے چاہا کہ تو چہرہ کا دینا چھوڑ دو میں۔ مگر اونپر میری عظمت اور  
ہیبت بہت تھی۔ اور پچھلی سہ اقرار کروالیا تھا کہ علاج چھوڑوانا۔ وہ  
دل میں چپکی ہو رہے۔ اور علاج میرا جاری رہا۔ ایسی تھی سی ہو کر  
امید ہوئی۔ اور کامل یقین ہو گیا کہ انشاء اللہ ضرور آرام ہو جاوے گا۔ کیونکہ  
میں تو حکیم سے پچھلی ہی دریافت کر لیا تھا۔ قصہ کو تہ سار ہی تین مہینہ میں علاج  
جاری رکھا۔ انے عرصہ میں اسکو بلاناغہ ۲۴ دست ہوا کے آئی۔ پھر  
اچھ ہو گئے۔ اور تندرستی بہ اور بحالی۔ اور قوت۔ اور بھوک۔ بڑھنے لگی  
سنو اپنی اپنی تیز اور قائم ہو گئی کہ میں گھڑی کو زمین پر رکھ کر دو چار گولیاں  
کو بھلا کر پوچھتا تھا کہ دیکھو لو گھڑی کے آواز آتی ہے۔ سوائے اس بیماری  
کے اور کسی کو نہ سائی دیتی تھی اور پھر اسکا ایسا زورانی ہو گیا کہ پچھلے کسی  
ایسا نہ تھا۔ اور دستوں پہ کہ چپا تو دست آوین تو بیمار کا اوٹھنا بیٹھا حال  
ہو جاوے۔ مگر اسکی قوت ایسی تھی کہ وہ اپنی گولے کی بیماری چار پانی کو کھا  
تھا اوٹھا لاتے تھو۔ دست بھی کم ہو گئی۔ میری دانشدین اگر ایک مہینہ  
اور علاج کیا مانتا۔ تو امید تھی کہ دس پندرہ برس وہ بیماری خود نکرتے۔

کر کے سب سے علاج ہو تو ف ہو گیا۔ اور پانچ چھ برس وہ تندرست رہو۔ بعد  
 اوسکی پھر کہی کہ کم اوسکی سر کے طرف زور ہو جاتا تھا۔ اور دم کو ہو تو پانی  
 آرام آتا تھا۔ یعنی سخت سخت بیماریوں میں قریب دو سو مریضوں کے علاج  
 کیا ہو گا۔ اور انکے بھی کیے جاتا ہوں۔ اور بعض مریضوں کا حال علیحدہ  
 کتاب میں لکھ رکھتا ہوں۔ اور بچوں کا نہیں لکھتا۔ اور خفیف خفیف بیماریوں  
 کا نہیں لکھتا۔ اور بھول بھی جاتا ہوں۔ مناسب بلکہ انسب ہو تاکہ میں کل  
 بیماروں کا حال جہاں تجربہ کر چکا ہوں اس کتاب میں لکھ دیتا اور تہہ آریقین  
 اور اعتقاد کو بڑھانا لکھ کتاب بہت طوالت پکڑ جاوے گی۔ اور جھکاو اور بکھنواؤ  
 کو تکلیف ہوگی۔ مگر تم سچ جانو۔ اور یقین رکھو کہ اس کتاب میں کوئی نقص  
 اور دروغ بات نہ لکھو گا۔ بلکہ اوتنا ہی لکھو گا جسکا میں تجربہ کر چکا ہوں  
 اور جسکا تم بھی تجربہ کر سکو۔ اور خوبی آزمالو۔ اور میرے طرح طرح کی بد  
 گمانیاں جیسی ارزاں اور کمینہ لوگوں کے عادت ہی ہرگز مت کرنا۔  
 میری نیت خالص اور صاف ہے میں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ خلق خدا  
 کو نفع پہنچی۔ اور میرا خاتمہ بخیر ہو جاوے۔ اور میں اپنی دانست میں اس  
 کتاب کو ایسا قریب الفہم اور آسان کر دوں گا۔ کہ ہر شخص جو تھوڑا ہی علم اور  
 لیاقت اور سمجھ اور دیکھتا ہو گا سمجھ لے گا۔ اور آراستہ کیا۔ اور اگر مقتضای  
 بشریت نہ ہو کچھ ایسے میں بھول جاؤں تو میں یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ  
 بعد چند بشرط کی جو رو برو بیان کروں گا میری زندگی میں کوئی شایق  
 میرے کتاب پہنچ جاوے اور اسکو خوبی سمجھنا چاہیو۔ تو سبقاً سبقاً پڑھو

وہ نگاہ اور تجربہ ہی کر لے اور نگاہ اور تمام کمال عمل کر دے گا۔ یاد رکھو کہ شیخ اس  
 کتاب کو نیفاذ اور بحث نہیں لکھا ہے مجاہد کیا حاصل تھا جو صنعتیں ہیں ایسی  
 صفت اور ہوتا ہے۔ اور طرح طرح کے اور مضمون بیان کر دیا لیون ہوتا ہے اور جو  
 اور فریب کتاب میں درج کر جاتا جو قیامت تک ہزاروں لاکھوں خلق اللہ  
 کے نظر سے گذرتا۔ بعض بیماریاں ایسی ہیں جنہیں بچوں کو پسلی کی بیماری ہوتی  
 ہے یا ہر دور تو کہو کیا نفی۔ ایسی بیماریوں میں شے بھی ہوتی ہے۔ اور دست بھی  
 ہوتے ہیں۔ اور بغیر شے اور دست کے بھی شفا پاتے ہیں بعضی بیماریاں  
 میں جسے درد شکم ہوتا ہے۔ یہ میں ہوتا خارج ہوتی ہے۔ بعض بیماریوں  
 میں پی پی۔ اور گرمی والے شکل آتے ہیں۔ پسند بہت آتا ہے۔ پشام آتا ہے  
 ناف میں درد ہوتا ہے۔ بیماریاں ہجرتی ہے۔ اور نیچی اور ترقی معلوم ہوتی ہے  
 زخم کا بنو اور اکثر تو جل جی جاتا ہے اور کبھی توڑا بہت بہہ بھی جاتا ہے۔ پشام  
 میں خون آتا ہے۔ یا رنگ بارورہ بدل جاتا ہے جو جمک و طبیب دیکھ کر ڈرتا ہے۔  
 یہ سب تلک عجیب میں شروع ارشاد میں بیان کرتا آیا ہوں۔ اور ایسی ایسی اور بہت  
 سارے چیزیں بیان ہیں جو امراض میں تو جھکی ہرکت سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور  
 ان کو تبدیلیات اور مدارج تبدیل کہتے ہیں۔ یعنی مریض کے اصلی حالت ایک  
 حال سے دوسری حالت کی طرف بدلتی جاتی ہے۔ اور یہ تبدیلیات دو قسم کے  
 ہوتی ہیں۔ خوش تبدیل اور خراب تبدیل۔ خوش تبدیل تو وہ ہے جو صحت  
 کے امید دلاتی ہے۔ اور مریض کے مقیم میں چہی ہوتی ہے۔ جس سے سیکے  
 سر میں مزہ لے کر سبب ہو۔ اور نزلہ کلی کے راہ سے چہی پیدا ہوتا ہو۔



محموس ہو۔ اور ناک و ریزش نہ ہو۔ اور توجہ خوش سے ناک جاری ہو چاہو۔  
 اور ریزش نہ ہون کے لئے نہ سو نہ ہو لگے یہ خوش تبدیل ہے۔ جان کو لگا لگا کے  
 رستہ نزل بہک آرام ہو جاوے گا۔ تبدیل اچھی اور مبارک ہو۔ اور اگر کتب کو چھین  
 نکلے ہو اور اسکے والی اور پھر ہوئی ہوئی کی طرح چھین ہوئی ہوں۔ اور وہ  
 بین فہ توجہ وینو سے والی اور پٹہ جاوین۔ تو سچو کو کہہ خراب تبدیل ہے  
 اور اس میں موت کا ڈر ہے۔ یہ کی طرح کل تبدیلات کا خیال کر لو۔ اگر تہا  
 علاج سے خوش تبدیل پیدا ہو تو تم اسکو اچھا سمجھو۔ اور یہ کہہ لو۔ بلکہ اپنے یقین  
 کو بڑھاؤ۔ اور بیمار کو بھی تسلی دو۔ اور ایسی تبدیل کہ ہرگز ہرگز متروک نہ  
 اسکی روکنو واسطہ کوئی دوا دو۔ بلکہ یقین کر لو۔ کہ وہ بیشک تندرست ہو جائیگا  
 اور اگر کوئی خراب تبدیل ظاہر ہو تو اللہ اسکا اندیشہ ہو اور سورت و واسو بھی مدد  
 نہ ہو چاؤ۔ اور طبیعت بھی شورہ لی لو۔ اگرچہ اسکی صلاح بموجب عمل کرو۔ یا  
 مکر و مکر توجہ وینو سے ہمت نہ مارو۔ اور اپنی یقین کو ڈانواں ڈول نہ کرو۔  
 اگر توجہ وینو والوں کو طبابت میں بھی کچھ ملکہ ہو تو بہت ہی خوب اور نور  
 علی نوز ہے۔ کہ سبیل میں طببا کو بھی حجت دلاتا ہوں کہ ذرا اس کتاب کو طرف  
 بھی غور فرماوین۔ دیکھیں اور معلوم کریں کہ یہ کیسا مفید اور تندرک علم ہو۔ بیمار  
 سے بیمار کو صحت بھی بخشا ہو۔ اور برباطنوں کی باطن کو بھی سوار تا ہو۔ کم و  
 بیش مذاق کو بھی رست کرتا ہے۔

باب ۳۸  
 توجہ بین کسی طرح کا نقصان نہیں



میں بخوبی آئے مچکا ہوں کہ توجہ میں کیسے بڑھ جائے نقصان نہیں ہو چکا بلکہ فائدہ  
 ہو گیا ہے۔ دیکھنا البتہ نقصان جب پہنچتا ہے تو جب شیخ کنبی سخت بیماری میں  
 تھوڑے وقت میں مر گیا۔ اور اسی حالت میں توجہ کرتے یا توجہ دینے والا ناامید ہو جاوے  
 اور یقین کو توڑ دے۔ یا موائے صحت کو اور کسی غرض نقصانی اور طبع کو  
 و تماشہ میں مبتلا ہووے یا بیماری جگہ سے ہل جاوے۔ اور بچے اور تروے البتہ وقت  
 علاج ہو رہے ہوتے۔ یا برمی بہت اور بد اخلاقیوں میں گرفتار ہووے۔ اور کم فائدہ  
 اور وقت ہو چکا ہو۔ اور صحت میں ویرجہ لگتی ہو۔ جب شیخ بی پرواہی اور  
 اور کم اعتمادی ہو تو وقت بوقت بی دلی سے علاج کریں۔ یا اچھی طرح محنت نہ اوٹھاوے  
 یا سخت بیمار ہو نہ میں دو تین چار منٹ کو توجہ پیرا۔ کٹھا کر ہی سیال کلمہ نصیر کو  
 سچول جاوے۔ اور غور اور تکرار و برزانی سے مریض کے دل کو توڑ دے۔ اور توڑنا ہی  
 پسلی میں تنگو نہ کیا سمجھنا تاہون کہ البتہ وقت تمہارے سوا بیمار کا کوئی تدارک  
 کر نہیو والا۔ اور غمناک نہیں جب اتنی ایسا ایسا کام نہ کیا ہو تو اپنی نیت کو دیکھو  
 اس کو انجام کو پہنچاؤ۔ اور خبردار نالایق کام ہرگز نہ کرو۔ والا تمہاری محنت  
 برباد۔ اور گنہ لازم پھر تمہارے کیا پاؤں گے۔ بلکہ اسکی جواب ہی تمہاری  
 ذمہ رہے گی۔ ہر سو مان بلا غم باشد و بس۔

ہدایت ۲۹

توجہ اولیٰ اللہ کا کام

سچ پوچھو توجہ دینا۔ اور بیمار کا سبب مرض کرنا خاص اولیٰ اللہ اور رضا  
 پرستوں کا کام ہے۔ سنیٹی نااہل ہوں ہر ایک کو بیمار کیا۔ اور ہر بزرگ کو کہنے

سینو بہترین قبر میں چلا گیا۔ اور دنیا سے ہمہ علم و فضل کسے یا کسے ہو گیا۔ اور یہاں  
 فاضل ظاہر کر کے لایق بھی نہ تھا۔ جیسا مینی اسکو واضح کر کے لکھا ہو۔ اور یہ  
 کام مینی اپنی نزدیک بیجا بھی نہیں کیا۔ اور اشارات فیہی ہی بہت تک تجارت  
 کر کے شروع کیا۔ اور کتاب میں لکھ کر ظاہر کیا ہے کہ کیا برا ہو تا جو یہ علم دنیا کے  
 مرٹ جاتا۔ یا عبارت دیگر یوں بیان کیا جاوی کہ ہر چیز کا تجھ دنیا میں نہ تھا  
 و قیامت تک قائم رہنا ہو۔ اگرچہ ہم لوگ اسکو پہل جانے مگر اور لوگوں کے فائدہ  
 لگتا۔ اور غیر مذہب والی۔ اور حکما۔ اور دہریہ۔ اور عاشق فاجر اسکو جتھا کر لیتے  
 بھیرا دھنیں کے نام سے شہر میں لیتا۔ اور جہاں میں پھیل جاتا۔ اور وقت بوقت  
 اور بے حرمت اور بے حرکت ہو جاتا۔ اور ملحقوں کا نام مرٹ جاتا۔ اور غیر مذہب  
 والی و بیوی نو آئین اسکا استعمال کرتے۔ بدعتی کمالی۔ خود در کرتی۔ اور  
 دنیا کا حاصل لیتے اور طاقت کو گنوا تی۔ آخر کار پھر اسکو اوشو کہہ پڑتا۔ اور  
 وہ باتیں جو دین اور مذہب میں بکار آمد خصیصہ بالکل کہہ ہی جاتی۔ اور اس علم  
 کو لوگ علم حکما اور فلاسفہ خیال کرتے۔ اونچی عزت اور حرمت بڑھاتے۔ اور  
 بڑا ایمان۔ اور تعریفیں کرتے۔ اور اولیا آقا پر مٹ لگاتے۔ اور اونکی عیب  
 اور لاعلمی اور فریب اور مکر ظاہر کرتے۔ اور اسکی اصل اصول ہو غافل ہوتی۔  
 اور اپنے مذہب کو سبک سمجھتے۔ سوچتے۔ اسکو جو مینی ظاہر کر دیا چاہا کیا یا  
 فرض کیا کہ تہارے نزدیک بڑا ہی کلا۔ تو خیر میری میت تیرا سا ہے۔ اور  
 تہارے تہارے ساتھ۔ خدا تعالیٰ میرے میت کو سوار کرے۔ اور میری گناہ  
 بخشے اور اپنی کرم و فضل سے رحمت کرے۔ اور خاتمہ بخیر کر دیوے۔ اس علم

کے خیال سے تو فرماں کہ دیکھو یہ ایک اور بھی فائدہ ہوگا بہت زور دیش لو کہ ایسی دین  
 جو درہم سنل ہوئی ہیں۔ اپنا چرٹ بھی نہ مکنی خیرت سے شہرہ امی طریقت بنی ہوئی ہیں  
 ایسی ہی دھوکہ کر کے بہنیں اور مادہ کو عن سو تعلیم و ترمذ کر وایت میں  
 اور ان کا نفس قبل نہیں کرتا کہ کسی کی خدمت میں پہنچ کر کمال حاصل کریں  
 یا کچھ بوجھ میں۔ ایسی باتوں کی زیادہ تر مخرج بہت ہیں۔ ایسی لوگوں سے  
 جب کہ کوئی غرض کر لیتے ہیں کہ ان کے لئے یہ زمانہ میں سلا یا مہاراجن کا طریقہ کھانا  
 ہو انہیں اور ان کی بہنوں سے سخت سخت بیمار یوں ہو کر لیتے ہیں کہ شفا بخش ہے  
 یہ بھی نہ پانی کر کر لیتے ہیں کہ ان کے لئے یہ شخص کا اپنی توجہ سے مکتب میں کہیں۔ اور وقت و محاول  
 بچانی جانتا ہو کہ ہوس یہ بات بھول کر تو وہ ذوق کام کر لے ہیں۔ یا تو کچھ بہانہ کر کر  
 گزارہ کر۔ جانتی ہیں۔ یا جو کچھ عام کتابوں میں لکھا ہوا ہو اور سکھ دیکھ کر کہ جو  
 ہیں۔ اور جیسا چاہیں وہی شفا حاصل نہیں کر سکتی۔ ایسی بات سوں کے لئے  
 ہو جاتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر طعنہ دیتے ہیں۔ اور جو بولتا ہے میں۔ ایسے شخص  
 جب اس کتاب کو دیکھ لے گا اور میری طرف سے قدام اجازت پا دینگے۔ گو نشانی  
 جہین کہ ہو یہ طریقہ معلوم تھا مگر ہم کرتے نہ تھے۔ ایسا ہیرے کتاب سے سیکھ کر  
 سب مرض کا شوق کر لیتے۔ اور شفا بخشینگو۔ ہوتے تھے تہہ جو پوٹ جاوینگے۔  
 اور سچی کہلائیگی۔  
 ارشاد ساقی  
 استغراق۔ اور شکر۔ اور انہیں طالعہ میں  
 میں کتاب میں غصہ کر چکا ہوں کہ استغراق۔ اور شکر۔ اور انہیں طالعہ میں  
 علیحدہ ارشاد میں بقدر ضرورت کرونگا۔ سوا اول میں استغراق کا بیان ہے کہ

۱۰۷

# ہدایت نامہ

## استغراق کے بیان میں

جب شدہ رخص کے اندر پناہ نکال گاڑتا ہے۔ اور اسکی دونوں گونگی پکڑ لیتا ہے۔  
 اور نرم نرم دباتا ہے۔ اور رخص بھی طبیعت کو ڈھیلا چھو کر علاج کے ساتھ اپنی  
 سیال کو جاتا ہے۔ اور رخص کی قابلیت اور استعداد قوی ہوتی ہے۔ یا  
 دونوں کی مناسبت لجاتی ہے۔ یا بعض بیماری کی خصوصیت ہوتی ہے۔  
 تو دو چار ہی منہ میں۔ یا دو چار دن کے بعد رخص کو آرام حاصل ہو جاتا ہے۔  
 اور اسکی آئینہ میں بدھونے لگتی ہے۔ شمار ہوتا ہے۔ اور انہیں کہو لہنی کو دل  
 نہیں چاہتا۔ یہاں تک کہ انکو بچا کہو لہنا و شوار ہوتا ہے۔ نیند کہہ رہے لگتی ہے۔  
 اور ظاہر ہی طبیعت کنارہ پکڑتی ہے۔ اور باطن کے طرف کبھی جاتی ہے۔ اور  
 خستہ بیرونی مست ہوتی جاتی ہیں۔ اور اندر کے پانچوں خواص ترستے  
 اور تیزی پکڑتے ہیں۔ اندر کا ہوش زیادہ۔ اور باہر کا کم ہوتا جاتا ہے۔  
 اور اس حالت میں باہر کی طرف آنیکو بالکل دل نہیں چاہتا۔ اور بے تکلف باطن  
 کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ رخص پر وہ ساڑھن ہوتا ہے۔ اگر کچھ کہہ سکا ہو یا کوئی  
 سچ سے بات کرے تو سنتا۔ اور بھتا ہے۔ مگر اس طرح کہ جسے کہہ دینا دیر  
 ہو۔ کہ چھپی ہو آواز آتی ہے۔ اور سب سے اختلاف طبائع اور مناسبت طرفین میں  
 کچھ کم و بیش بھی ہوتی ہے۔ اور بعض اعضاء و علامات بھی اقسام نام کی رخص میں  
 ظہور کرتے ہیں۔ یہاں طوالت لکھتا ہے۔ اس حالت کا نام فقر کی اصطلاح میں  
 استغراق ہے۔ اور جب یہ حالت گذری اور سکو مستغرق ہوتی ہیں۔ جب تہ تر تہ عل

یا دیر میں اول چار دن یا دس میں روز کے بعد یہ حالت ترقی پکڑتی ہے۔  
تو بعض بالکل غافل ہو کر آرام سے سو جاتا ہے۔

درست است

## بکری کے بیان میں

جب بعض بالکل غافل ہو کر سو جاتا ہے تو اسی بالکل ظاہر اور باطن کے خبر نہیں  
ہوتی۔ اور بعض بعض مرتبہ کے صورت بھی کچھ کچھ بدل جاتی ہے۔ اور بعض بعض  
علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ جو دیکھنے اور تجربہ کر کے تسلیم کرتے ہیں۔ اس  
صورت میں عموماً مرتبہ کے سارے جسم۔ اور خصوصاً اس کے سر میں مڑھ کا نور  
زیادہ جمع ہوتا ہے۔ اگر مرتبہ پر یہ حالت خفیف درجہ کی ہے۔ یا اول اول  
پیدا ہوئی ہے۔ یا وہ سبکی طبیعت اس نئی حالت کے عادی نہیں ہوئی۔ تو چکار  
بدرہائے غلبے اور شور و غل مچانے سو جاگ جاتا ہو۔ اور انکھ میں کہو لہتیا  
اگر جاگ جاوے۔ تو جان لو کہ ابھی اس حالت بنے اوپر پہنچی طرح غلبہ نہیں کیا اور  
کامل غل نہیں ہوا۔ مگر تم بہت خبردار اور ہوشیار ہو کہ اول اول ایسی حالت  
کسی پر شروع ہو تو خاموش طور سے توجہ دیتے رہو۔ اور غل شور بالکل بخونی دو  
اوپر بیچ بھی مارو۔ اور چپکی چپکے سنب کا دم کیو۔ اور کرختی سو اسی ہرگز نہ جگا  
اگر اول اول اس کو کرختی سے جگا دوگی۔ تو گویا تم اس کی نہایت دشمنی کرو گے۔  
اور یہ حالت دوبارہ اس کو پیدا نہوگی۔ یا مشکل سے ہوگی۔ یا کمرے درجہ ایک  
دو دن محنت کرنی پڑیگی۔ جب یہ حالت رفتہ رفتہ جلد یا دیر میں۔ یا اول  
ہی روز ترقی پکڑیگی تو یہ صورت ہوگی کہ اگر اس کے بدن میں سختی پکڑیگی

یا کوئی اعضا کاٹ لیا جاوے تو کیا کسی فعل شور کیا جاوے یا اسکی پاس لٹا دے  
 بچا یا جاوے۔ تو وہ بالکل نفع ناکیزگانہ اور نہ ہر شیار ہو گا۔ نہ آنکھ نہ لپکا۔  
 اور نہ کچھ خبر رکھتا۔ ایسی حالت کو اصطلاح میں فوہین کہتے ہیں۔

باب ۳۴

### انہماط کے بیان میں

انہماط کا حال معلوم کرو۔ جب زمین کو سر کی عادت ہو جاتی ہے۔ اور اسکو  
 زمین نرمی اور نرمی ہوتا ہے۔ تو اسکی جو اس غصہ ظاہری بالکل ہیکار اور  
 غیبانی تیز اور ہوشیار ہوتی ہیں۔ عقل مواد اسکے طیران پر ہوتی جاتی ہے  
 اور اسکو روز بروز کمال کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ عقل معاش کی پرانی بات  
 اسی ہی وہ و بیوی امور کے انتظام میں اسوقت ہر روز زیادہ عقل زمین رکھتا۔ اور  
 سادہ لوح بنتا جاتا ہے۔ چنانچہ بھی خواب میں بھی ہمارے عقل معاش کا حال  
 کم و بیش ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ اور بہت بیداری کے سچ و راست کی تکلیف  
 اور لذت زیادہ اٹھاتا ہے۔ مستغرق جب جاگنی لگتا ہے۔ تو اسکا ارادہ میں  
 جانیکا ہوتا ہے۔ اسوقت جاگ پڑتا ہے۔ اسے طرح بھی خواب میں بھی  
 جاگتے وقت کہیں جانیکا ارادہ ہوتا ہے۔ تو فوراً اس ارادہ کی جاگ جاتا ہے  
 جس طرح بھی خواب میں فلیک کے وقت سو یا ہوا اٹھتا ہے۔ اسے طرح استغراق  
 خواب میں ہے۔ روح کہہ زمین طیران ہوتا ہے۔ اور مستغرق کا دل غش  
 رہتا ہے اور بہت لذت پاتا ہے۔ اور اسوقت اسکو چہرہ کا رنگ ہنگ بھی  
 علیحدہ ہوتا ہے۔ بظاہر نشا من اور خوشحال نظر آتا ہے۔ اگرچہ اسکی آنکھیں



بند ہوئی تھیں۔ مگر اندر سے چہرہ سے ایسا عیاں ہوتا ہے کہ ہر شخص جانتا ہو۔ اور  
 کہ کوئی غریب و نادانی نہ اور پوشیدہ رہتی ہو دیکھ لے گا ہو۔ اگر اس وقت دوسرے سے  
 پہچان وال کیا جاوے تو یہ کچھ پوچھا جائے تو جواب دے گا۔ اور بولے گا اپنی اپنی  
 عورت پر ہنسی کا اور خوش ہو گا۔ بروہی گا۔ مانتہ پانوں ہاں لگا اگر کہہ گی تو چلے  
 پھر بچا۔ اور بچہ ہی لگا اور سب کام میدار لے گون کے طرح کرے گا۔ مگر اس کی اپنی  
 بند ہو گی۔ اور متعارف نہ ہوا تو اس کے ساتھ ساتھ نہ کہیں کہ وہ اپنے بچہ سے نہ ہو گی  
 مگر ان اوس عورت میں کہ تم دوسرے شخص کا مانتہ یا کپڑا دے سکو مانتہ میں پڑا تو  
 او کیوں کہ اس سے بات کر دے۔ اور دیکھو یہ کون ہے۔ اس وقت اوس سے بھی  
 پہچانی لے گا۔ جب اس حالت انبساط ہو نہ لیں باہر آتا ہو۔ اور اپنی اصلی حالت  
 میدار نہ لیں مانتہ تو اس کو بالکل یاد نہیں رہتا کہ اپنی کیا کیا بات کی۔ اور کہا  
 ہوا کیا۔ اور جواب کیا دیا۔ اور کیا کیا کام کاج کیا۔ بصرف اتنا جانتا ہو کہ میں  
 بخیر ہوا ہوا تھا۔ اب جاگاہوں۔ اور بعضوں کو خوش و خوش۔ یا مرشد کو فریادی  
 تہوڑا بہت یا بخیر آتا ہے۔ یا یاد رہتا ہو تو مرشد کی حکیم موجب ہو لیا ہو  
 جب مریض پر ایسی حالت وارد ہو جاوے۔ تو اس کو حالت انبساط کہتی ہیں۔  
 و حقیقت یہ تینوں حالتیں جدا جدا ہیں۔ یہ تینوں استغراق ہی میں داخل  
 ہیں۔ مگر سمجھانے۔ اور پتہ دینی واسطے استغراق کو ابتدا کو استغراق۔ اور استغراق  
 کی اوسط کو سکر اور انتہا کو انبساط کہتے ہیں۔ سو ان تینوں علیحدہ علیحدہ ہیں

مانتہ  
 تینوں حالتوں کا مجمل بیان

ان تینوں حالتوں کے تعریف اگر تفصیل کے ساتھ جانے تو ایک فتر ہو جاوے گا۔ اور سچ  
 تو یہ ہے کہ اس کی صفت انسان کی عقل و ادراک ہی باہر ہے۔ یہ وہ چیز ہے  
 جس کو نبی خدا کو حاصل کر سکتا ہو۔ یہ وہ دولت عظمیٰ ہے جس سے عقبا کا سکنا  
 ہو۔ خدا پرستی کے بنیاد قائم کر سکتا ہے۔ اور اولیاء اللہ بنا دیتا ہو۔ مہر کی کیا  
 مجال جو اس کی خوبیاں بیان کروں۔ اور مجا کو کیا وقت ہے جو ایک شہر ہی لکھ  
 سکوں۔ اونی پوچھو جنکو سید بن بہر دولت جو شہنشاہ ہے۔ اور اونچی قدروں  
 پر جان مال شمار کرو جنکو یہ دولت ملی ہے۔ جنکو نام لیتی شہریم ملی جو بہت  
 انبیاء این عیش و عشرت ساختن۔ صد ہزار ان جان پیاد باخشن۔ اول تو  
 میں ارکا و قوف نہیں کہتا۔ دو ستر و تار ہوں کہ اگر کچھ تھوڑا بہت بیان بھی  
 کروں تو ایسا نہ کہ تم میری تماشائی میں لگاؤ۔ اور دین کو گتوان دو۔ اور بیجا  
 میرے لئے تدرستی کو التوا میں ڈالو خود بھی وبال میں پڑو۔ اور مجا کو کچھ  
 ڈالو تو میرے لئے تو دیکھی بہر و گند لازم والا نقشہ ہو گا۔ مگر لاجا نہ ہوں  
 کہ بعض بعض باتیں جو اس علاج میں کار آمد ہیں۔ اور پھر سمجھاؤ کہ اپنی طرح علاج  
 نہیں ہو سکتا۔ اونچی سمجھاؤ بغیر چارہ نہیں۔ اسلیئے جو جو اس علاج میں  
 کار آمد ہیں نقد ضرورت بیان کر دوں گا۔

بذات ۳۴  
 حالت شہر افاق اور سکر اور اسباط میں عمل و اراد کا بیان  
 تم خود ان تینوں حالتوں کو پیدا کرنا ارادہ کرو۔ اور جو پیدا ہونی لگیں  
 اور مرض کی طبیعت میں قابلیت ہو۔ اور او میں اسکی علامتیں ظاہر ہونی



معلوم ہو ورنہ تو البتہ تم اس کو شرعی ذوق اور حب ترقی ہو تو اپنا فائدہ اور مطلب  
 اس سے بچاؤ نہ کرنا کہ بخفا کسی علاج نہیں ملے گا۔ پہلی مثالوں میں کہ لو کہ یہ تینوں باتیں  
 ہر ایک مریض پر وارد نہیں ہوتی۔ بعضوں میں تو ان تین باتوں کا بالکل  
 ظہور نہیں ہوتا۔ اور بعضوں کو استغراق ہوتا ہے۔ اور سب سے اوپر انہیں  
 ہوتا۔ بعضوں کو استغراق اور سب سے اوپر حالت انبساط نہیں  
 پہنچتا۔ بعضوں پر یہ تین حالتیں گزر جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ حالتیں مریض  
 کو شفا میں بہت ندر کر سکتی ہیں۔ مگر تندرستی کا ہونا ان تین حالتوں پر  
 منحصر نہیں ہے۔ بہت مریض ایسے ہوتے ہیں کہ اوپر ان حالتوں کا بالکل ظہور  
 نہیں ہوتا اور تندرست ہو جاتے ہیں۔ البتہ استغراق اور سب سے اوپر  
 تندرستی لایزال ہو۔ اور حالت خواب میں گویا وہ خواب ہی اوسکی لے شفا  
 میں جاتا ہے۔ اور مریض کو ڈنڈو ڈنڈو کرنا کہ خارج کرنا ہے۔ مگر اسکو پیدا نہیں  
 کرنا اس وقت ہو۔ اور یہ کہ وہ خواب تو پیدا نہیں ہوا۔ شفا کیونکر ہو جا  
 سکے گا۔ اکثر اوقات یہ تین مریض میں داخل ہوتا ہے۔ اور فتنہ رفتہ بہ صحت  
 بخش دیتا ہے۔ اور مریض بالکل کوئی تاثیر معلوم نہیں کرتا۔ جب تم مریض کو  
 توجہ دینی شروع کر کے اور اوسکی طبیعت اس خوش درجہ تبدیل کی طرف  
 راغب ہوگی۔ اور اوس میں اوسکی استعداد اور لیاقت خوش باریگی۔ تو بیشک  
 ان حالتوں کا ظہور ہوگا جب تم معلوم کر لو کہ بیمار کو ان تین باتوں میں سے  
 وہ اب داخل ہو کر ہو گیا۔ تو تھوڑی دیر اوسکو ہلکتا دو۔ کہ وہ اپنی آہ کو  
 اس ہی حالت میں مضبوط اور عادی کر لے۔ اور اپنی تصور بات کو ترس

دو لکھویں۔ اور کسی ایسی حالت میں رہنا مفید نہ سمجھتا ہوں۔ ہر قسم کے جسم اور  
سے کہ تھوڑا دس سو کہ ایسا سوال کرو جو یاد کسی بیمار کی مستحسن ہو۔ مثلاً اس  
پوچھو کیا تم سوئی ہو۔ میری ٹوہہ ہو تمہارا دل خوش ہو یا نہیں۔ میری ٹوہہ  
تمہاری بیماری جاتی رہیگی۔ میں کتنی دیر تک تو چہ درون۔ اور تمہاری  
خیال دین کو کسی ترکیب سے تو بہت دینا بہتر ہے۔ جو تھوڑا کھانا کھاتی ہو۔ تم سو جو کہ  
تمہاری بیماری۔ کو کسی اعضا میں ہے۔ اور بیماری کا سبب کیا ہے۔  
اور اس سبب کو میں کس ترکیب سے دور کروں گا۔ ایسی ہی سوال اور جواب  
کرو۔ جب تک اس سے سوال کرو گے تو تین صورتوں میں سے ایک صورت  
ظاہر ہوگی۔ یا تو تمہاری سوال سے وہ جاگ پڑے گا۔ اور انکسین کہو لگے گا۔  
یا بالکل چپ ہو جائے گا۔ اور جواب دو سیکے گا۔ اور نہ انکسین کہو لگے گا یا حالت  
خواب میں تمہاری سوال کا جواب ایسا کہ اور انکسین کہو لگے گا۔ اور نہ چپ ہو جائے گا۔  
حالت اسباب سے اپنی پہلی حالت میں آوے گا۔ اور پاک پڑے گا۔ تو تمہارا دل  
اور ناپا جواب اور جو کچھ حالت خواب میں کہنا ہو گا۔ بالکل یاد ہو گا۔ پہلی  
صورت میں تو تم جان لو کہ اسکو کمال استغراق نہیں ہوا۔ نہ تو تم اسکو  
افسوس کرو۔ اور نہ اسکو پیدا کرنے واسطہ کوئی سبب ہو گا۔ بلکہ آخر  
تک اسکو کوئی باق نہ رہے۔ اور اپنی ٹوہہ کی ترکیب اور وقتا مہینے کو یاد  
کرو۔ وہ میری صورت میں جب تم دیکھو کہ نہ تو وہ جواب دیتا ہو۔ اور نہ وہ  
سے بولتا ہو۔ اور نہ انکسین کہو لگتا ہے۔ تو تم دو چار منٹ اور سکریر برائے  
رکھ کر چہرے کے آگے سینہ کبھی جزوی یا اس کر کے اس حالت کو ترقی دے۔ اور زیادہ

کلام اس کے لئے ہلکا ہے نہ بات کرو۔ اور کہو کہ سہرے یا گردن۔ یا اوٹھائی کے  
 اتارے ہو جانے کو نہ اور اس کو سرگڑھ کا وٹھائیں۔ بلکہ حسن حالت میں خوش  
 ہو رہے ہو۔ مگر آئندہ کو شہر کی ہونیکنی اسید رکھو۔ اور اپنی توجہ کو پورا کرو۔ اسید  
 کو تھوڑی سی عرصہ میں ایسی شخص کو کارل استغراق ہو جاوے گا۔ جو اثر صرف  
 ایک دن ہے ہو جاوے گا۔ تو سمجھ جاتا نہیں۔ اور روز بروز ترقی پاتا ہوا۔ دن  
 بدن زیادہ ہوتا ہے اور بغیر کسی خاص سبب کی تفرق نہیں پاتا۔ یہ سبب کہ جو  
 اس کتاب میں درج کیا گیا ہو۔ یعنی سچس برسن کا میزاج یہ کیا ہوا۔ اور ان کا  
 ہوا۔ یہ سبب ضرورت میں جب ہوتا ہو انہماک ہون و تہا۔ سوال کا جواب  
 اور جب جاگی تو اصلی حالت میں سب کچھ چھوٹ جادو۔ اب ہم جان لو کہ  
 اس کو کامل استغراق ہو اور ہر گز ہوا۔ اور وہ حالت ایسا طبع میں پہنچ گیا۔  
 اور یہ ایک دفعہ اس حالت میں پہنچ گیا تو ہمیشہ پھر اس حالت میں پہنچ جاوے  
 اور روز بروز ترقی کرے گا۔ یہ حالت میں تم ایسی ایسی وہ اندیشیاں کرو۔ اس کو  
 مہلت دو کہ انہی تصورات کو سخت کر کے ادھار میں نہی حالت کو مضبوط کر دو  
 مختصر بات نرمی اور آہستگی سے کرو۔ جب سوال کرو تو جلد جواب نہ مانگو  
 بلکہ اس کو جواب سوچو اور سمجھو۔ وہ کوہ ہوا لون کو درمیان فقہ وہ جب وہ  
 دیکھے تو پھر جاوے۔ اس کو تھکاؤ۔ اور گہرا اوٹھائیں۔ طرح طرح کے سوال سے  
 اس کا خیال نہ بٹاؤ۔ یہ سختی اور نرمی سوال نہ کرو۔ یہ نہیں نہ مارو۔ اگر وہ سختی  
 سلمی طرف ہٹتی لگی تو رک دو۔ اور چاہی کہ بظرفت جس کے کہ اور نہ خود ہی  
 کوئی تا شاید خیال میں لاوے۔ اور ہر گز اس کو نہ مانگو۔ یہ وہ کہ جس

میں مشغول ہوؤں تو ایک نیت اور علاج کو اور کوئی نیت نہ کرے۔ اول  
 اول وہ بڑی تامل کے بعد وہی ہوسنی زبان سے مختصر جواب دے گا۔ بلکہ ایسا جواب دے گا  
 کہ مشکل سے سمجھ میں آویگا۔ لیکن ہر مستغرق کی استعداد اور ہر احوال مختلف  
 ہوتی ہے۔ مگر آخر رفتہ رفتہ جو لگتے۔ اور رکاوٹ اور قلعہ اور کم فہمی مستغرق  
 میں ہوتی ہے۔ نہ رفع ہوتے جاتی ہے۔ اور چون کہ یہ حالت استغراق تہرقی  
 ہوتے ہے۔ مستغرق راستگو۔ ضاوق الوعدہ۔ خوش گفتار۔ نیک کردار۔ شیخ  
 کا فرمانبردار۔ صالح اور پرہیزگار۔ صاحب شرم و حیا۔ بات کا پورا۔ توان  
 کا بیکار ہوتا جاتا ہے۔ اور ناشائستگی۔ اور بد اخلاقی چھوڑ دینا۔ اپنی شہرت  
 بیوفائی۔ بد معاملگی۔ بد نظری۔ شہوت پرستی و فوافریب وغیرہ باتوں  
 سے نفرت کرے۔ اور کوسوں پہاگتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی ناایق بات کا حکم  
 شیخ بزرگوار بھی اسی دیتا ہے۔ یا کسی اچھی بات سے روکتا ہے۔ تو ہرگز اسی  
 مشغول نہیں کرتا۔ بلکہ جواب بھی نہیں دیتا۔ اور بڑا جانتا ہے۔ مستغرق اصول  
 دیان کا جوہر مذہب میں اچھو اور پیر میں۔ ایک چشمہ بن جاتا ہے۔ بقدر  
 ہلائیوں سے رغبت رکھتا ہے۔ اور بقدر ہلائیوں سے نفرت پکڑتا ہے۔ اور ہلاکت  
 ہے۔ ہلائیان۔ اور خوبان اور سکی تہ دل سے بے عجب و ریائے تعصب اور  
 تجربہ کے خلوص نیت۔ اور صفائی طہنت سے جوش ارتقائے جہان کو  
 سبب اور شاداب کیا جاتا ہے۔ غافلون پر افسوس کرتا ہے۔ اور  
 ان سبب باتوں کا اثر بعد بداری بھی دیکھتا ہے۔ کم و بیش قائم رہتا ہے۔ سبب  
 مستغرق کو ایسا ناایق حکم دیا جاوے کہ اسکی رو برو کوئی ناایق

حکم کیا جاوے نہ پریا خیالِ طبعین لایا جاوے کیونکہ وہ تہا ری اندر فنی خیال  
 کو جو تہا ری و ذہن نہیں ممکن ہیں آسمانی سے پڑ گیا کرتے مستغرق کر دانی  
 صفت یہ ہو کر شیخ کا فوانہ بچان و دل سجا لایا ہو۔ اگر مرشد مستغرق اوٹنی ہی  
 حکم دے تو کہ تم اتنی دیر تک سونا۔ بعدہ خود جاگ بھانا تو مستغرق اوٹنی ہی  
 بعد جاگ اوٹنیگا۔ یہاں تک کہ پاؤں تک کافرق نہ ہوتے دیگا۔ شیخ  
 کی تیرک کا نام خواہ سکھ و لکی تاثیر سے نکلتی ہیں۔ مریض کے حافظہ اور دیر کہ  
 پورا پورا اثر کرتے ہیں۔ اور وہ اسکو سجا لائے ہیں مجبور ہوتا ہے اور  
 اسکا بالکل تشیہ نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اگر شیخ فرماوے تو بول نہ سکو گی یا  
 کھڑ ہو نہ ہو سکے۔ یا اسے ماتہ نہ اوٹھایا جاوے گا۔ یا فلانی بات بھول جاوے  
 گے۔ یا پاؤں نہ ہو گی۔ یا بے اختیار نہسی۔ اور رگوں لگوں۔ یا تھو نہایت گرمی یا  
 بہرہ معلوم ہوگی۔ تو اوٹھیر حال طاری ہو جاوے گا جس امر کا وہ امور ہوا ہو  
 جو وعدہ کر گیا پورا کر گیا ہو یا نہ کر گیا ہو وفا فریب مکر سو نفرت  
 کر گیا۔ نیک کاموں کی طرف راغب نہ ہو گا۔ ایسی ایسی بہت معاملوں کا  
 ظہور ہو گا۔ اس نسبت کی ذاتی تاثیر جب مرشد چاہے جاتی رہے گی۔ اور اگر  
 مرشد اس سے کوئی بات دریافت کر گیا اور اسکو معلوم ہوگی تو وہ صفا  
 کہہ دے گا کہ مجھ کو نہیں معلوم یا جانتا ہوں بلکہ یقیناً نہیں کہہ سکتا۔ خدا جانتے  
 یہ بات ہو یا نہ ہو۔ اگر مرشد اونی حالت استغراق میں حکم دے گا کہ تم فلانی  
 غذا سو پر پزیر کرنا۔ اور اتنی دن تک کھانا تو اوٹنی ہی دن تک نہ غذا  
 بالکل نہ کھاوے گا۔ اور باضلی حالت میں اگر یہ بہت بات اسکو یاد نہ ہو گا

اثر اور ظہور ضرور ہو گا۔ اگر مرشد فرماوے کہ حقہ نہ پینا۔ اور کھی نہ کھانا۔ فلاں سے  
 جگر نہ جانا۔ اور فلاں سے دوا کھا لینا۔ اور فصد کر ہوا لینا۔ اور پھوگو اور پسنا  
 غرض جو کچھ حکم دیں۔ یا حسن چیز۔ اور جس کام سے منع کریں۔ اگرچہ بعد بیداری  
 اصلی حالت میں اور سکریا نہ ہو۔ مگر ضرور مان لیگا۔ اور اوسے طرح کرے گا  
 یا باور ہو گا۔ اور اوس سے نفرت کراے گا۔ اور اس امر پر بھی کام نہ تکلف بجالانا  
 اور واجب ہو گا۔ اس حالت میں اوسکی نظر بڑی ملنڈ ہوگی۔ اور بصیرت باطنی  
 جو اس جسم ظاہری پر کیا اور جو اس جسم باطنی پر کیا اور ہوشیار اور ایسی طمان  
 پر ہوگی کہ جہر اپنی خیال کرے جو کچھ بڑی صفائی اور خوبی سے دیکھ لیگا  
 اگرچہ وہ چشمہ کتنی ہی دور ہو۔ اگر اپنی مرض اور بیماری طرف غور کرے گا تو اس  
 سبب اور باعث اور ہر رنگ اور پٹہ کے عیب صواب اور بگاڑ کو بخوبی پہچان  
 لیگا اگر اوسکی علاج اور ادویہ کی طرف جانچ کرے گا تو سب کچھ بتاویگا۔ اور  
 غلطی کم کراے گا۔ اگرچہ خطا سے محفوظ نہ ہو گا مگر مطلق غلطی سے بچے گا۔ اور نہ  
 ممکن ہو گا سچ میں بیان کرے گا۔ اپنی بیماری۔ اور علاج۔ اور بہتر لیجی  
 اور سچی شہد ہو گا۔ اور جو اوسکی ادراک اور فہم سے باہر ہو گا صاف کہہ گا  
 میں نہیں جانتا۔ یا اتنا جانتا ہوں نہ یا وہ نہیں بیان سکتا۔ اس بات کو  
 میں یقین نہ کرتا ہوں کہ ضرور ہوگی۔ اور سب بات میں میرا یہ گمان ہو خدا جا  
 ہو یا نہ ہو میں سچے طور سے بیان نہیں کرتا۔ اگرچہ ان سب باتوں میں  
 کچھ شبہ بھی ہے۔ مگر مستشرق کا عموماً ایسا حال ہو اگر کسی۔ کسی  
 کہی مزبانہ گذشتہ کا بھی حال بیان کرے گا۔ اور کہی کہی استقبال سے

غیر دیگانہ گزشتہ خیال ہے کہ سوائی اوسکے پیاری یا اوسکی علیٰ معالجہ کو اوسکا  
 خیال کہنی اور بات کی طرف ہرگز نہ پھلاؤ نہ اوس سے کوئی اور بات پہچو اور  
 جو وہ خود بخود کہیں نہ خود نزدیک یا کسی غیر بات کی بیان کر سکتے لگی۔ تو اوسکو  
 یہ کہ اور جانتا تھا کہ میں ہوا و سنی اوسکی پیاری کی طرف مشغول رہتا ہوں اور بھی  
 ذکر نہ کر کے رہوں۔ اور جب بعض حالت امتیاز میں پہنچ جاؤ تو پاس کرنا  
 موقوف کرو۔ مگر اوسکے طرف رجوع رکھو۔ اور نگران رہو۔ اگر تم کو بعض سے  
 کوئی ضروری بات بدہ کی دریافت کرنی ہو چکا تھا مگر نہ لالین ہو تو یہی  
 اوسکے اندر ضرورت دیکھ لو جب دریافت کرو۔ اور اوس راز کو نہایت احتیاط  
 داری سے اپنے دل میں پوشیدہ رکھو۔ اور تا دم مرگ کسی ہر ظاہر نہ کرو۔ اور  
 مریض مستغرق کو اوسکے ہول جانیکا حکم دینا کہ بیداری یاد کر کہ شرف  
 ہو۔ اور طرح طرح کی پوچھ میں نہ پڑ جاؤ۔ اور مستغرق پر حالت مستغرق  
 کے بابتیں جو کہی سنی ہوں اوسکی اصلی حالت بیداری میں بالکل ظاہر نہ کرو  
 یہ نقصان کی بات ہوں۔ اگرچہ تمہاری اولیٰ بات اور ارادہ۔ اور امر و نهي  
 جو اپنے دل میں تم پر حکم کرتی ہو۔ مستغرق نہیں کہو معلوم کر لیتا ہے۔ مگر تھوڑا سا  
 ہو کہ جو کچھ کہنا ہو الفاظ لسانی سے تقریر کر کر اوسکو سمجھاؤ۔ اور بشرط ضرورت  
 ولکا ارادہ بھی بغیر الفاظ اور تقریر نہ پائی کام دیگا۔ جب مستغرق استغراق  
 خواب اصلی حالت بیداری میں آجاؤ۔ تو بالکل استغراق خواب اوس  
 زایل کرو۔ ایسا نہ ہو کہ بیداری میں بھی تھوڑی بہت تاثیر باقی ہوئی ہو  
 باکایت کی بات کیونکہ ہر اوسکو ہر وقت استغراق کی عادت پڑ جاوے گی تو کہنا



ہی ایک نئی بیماری پھرتی رہتا ہے کہ اس کو بالکل اس سے دور جو غالی کر دے

### ہدایت ۳۵

#### مستغرق ہو سوان جو ابکا طریقہ

جب تم دیکھو کہ ہمارے سوان کا جواب ہر نصیحت کو یا تو اول سوال شکوہ دوسرے  
اور تیسرے سوالوں کے رہنمائی کر گیا۔ اور پھر ہر روز ہر جواب سوال ہو گا اور  
ہر روز ترقی کرتا جاوے گا۔ تم اول اول اس سے ایسی ہی سوال کرو۔ تمہارا دل  
خوش ہے۔ اگر وہ کبھی ٹان تو اس سے کہو جب جاگوں گے جب بھی دوسرے  
توجہ کی وقت تک خوش رہنا۔ اگر وہ کبھی اچھا تو دوسرے دن تک خوش رہنا  
رہے گا۔ اس سے کہو اب جب میں پتھر توجہ کروں تو اتنی منٹیں مستغرق  
ہو جاؤں گا۔ وہ زیادہ دیر نہ لگایا کرو۔ اور یہ کہ وہ خدا تعالیٰ شکوہ شفا بخشے گا۔  
شکایت لایا کرو۔ ہر وقت خوش و خرم رہا کرو۔ فلاں غذا چوتھارہ ہی لے لیں  
مستغرق ہو اس سے کہیں کہ نہ مجھ سے وعدہ کرو کہ توجہ میں بیٹھنا ناخوش کروں گا  
اس توجہ میں تم اتنی دیر تک سونا نہ بچدہ جاگ جانا۔ فلاں بات جو میں نے کہی  
حالت استغراق میں کہی ہے اپنی اصلی حالت میں یاد رکھنا یہاں جانا عرض  
ہو جو بات اس کے حقیقہ میں مفید ہو اس کا حکم کرو۔ اور جو بات مضرب ہو اس سے منع  
کر دو۔ اور اقرار اور وعدہ کر لو۔ انشاء اللہ وہ اپنی وعدہ کو وفا کرے گا۔ اور اپنی  
حالت میں تمہارا امر و نہی بجالا دے گا۔ جب دیکھو کہ ہماری حکم پر عمل کرتا ہے  
اور کہیں نہ کہیں اس سے باز رہتا ہے تو اب اس سے پوچھو کہ تم جانو کہ تم کو  
کیا بیماری ہے۔ اور کیا ہے۔ اور کس سے پیدا ہوئی۔ اگر وہ کبھی میں نہیں جانتا

۳۵



تو اوس کو بچھڑ کر دے۔ اور دھونڈو۔ اگر وہ پہلا دھوکہ میرے فلانی اعضا میں  
 فلانا مقصود ہے اور فلانی سے تکیہ ہے تو بے اوس سو پوچھو کہ اسکا علاج کیا  
 ایسا علاج تیار ہو جو میں توجہ سے کر سکوں۔ اور کس ترکیب سے توجہ دون  
 جو وہ بعض دور ہو جاوے۔ اگر وہ توجہ کی ترکیب بیان کرے تو اوس سے تکراراً  
 دریافت کر لو۔ اس ترکیب سے جو توجہ کرو گا تو تمہارا مرض ضرور جاتا رہے گا  
 توجہ کا مل یقین ہے۔ لیکن یہ کہتے ہو۔ اگر وہ کئی کہ چھو کا مل یقین ہے کہ اگر  
 پہلے اس ترکیب سے توجہ دے کے تو مرض میرا ضرور جاتا رہے گا۔ تو اب تم اوس ترکیب  
 کو اوس سے اپنی طرح دریافت کر لو۔ اور یہ بھی پوچھو کہ کون کونسی تبدلات  
 بطور پاداش ہے۔ اور کتنی دن میں اچھی ہو جاوے گی۔ اگر وہ یقیناً بیان کرے تو اوا  
 طرح۔ اوا دوسری ترکیب بلا کم و بیشی کے اوسکو توجہ دے۔ ہرگز اپنی رائے پر حسب  
 کام نہ کرو۔ پھر جس جس تبدلات کی ظہور کا اوس سے پتہ چلاو یا ہو۔ اوسکی طور سے  
 منتظر ہو۔ اگر اوس ظہور میں کچھ کم و بیشی پائے تو اوس سے پوچھو۔ تم سے چھوٹا  
 کہ جو جو بات ہو چکے گا۔ یا وعدہ منسوخ کرے گا۔ اوس میں جھوٹ۔ اور وعدہ خلافی  
 پر گرتے رہے گا۔ اگر وہ کہے کہ مجھ کو تمہاری توجہ سے تو آرام ٹھوگا۔ مگر فلانی دوا لگا  
 یا لگائے سو آرام ہو گا۔ تو تم اوس دوا کا نام اور صفت اور وزن۔ اور ترکیب  
 سب پوچھ لو۔ اور اوسنی حالت استعراق میں وہ دوا کھلاؤ۔ اور پسند  
 کر لو۔ اور پوچھو کہ کس قدر کس ترکیب سے کھلاؤں۔ پلاؤں۔ پھر تم اوس  
 دوا کی تاثیر کسی طبیعت سے پوچھو۔ اور بخوبی محاسن کر لو۔ کہ وہ دوا قاتل  
 تو نہیں۔ یا جس مقدار وہ کھایا جاتا ہو اوس قدر ضرر تو نہ پڑے گی اگر کچھ مضرت ہو

کرو۔ یا طبیعت منع کرے اور کہہ دے کہ فلاں ہمارے مرض کو پہنچا کر بالکل مفید نہ ہو گی تو تم ہم  
 اوسے سبک کرنا تمام اپنا شکرانہ فاع کرو جب سب طرح وہ تھوڑا سا یقین نہ لائے  
 تو پھر بیشک دینی۔ اوسے ترکیب دے اور کہو کہ لاؤ۔ اوسکا اپنا اور بتلانا ہرگز  
 غلط نہ ہو گا۔ اور وہ سچا ہو گا۔ اور جو کہہ نہ کیا ہو گا۔ یہ سب سوال جواب  
 وہ کسی اور سی حالت اشتراق میں کرے گا۔ اور پندار کہیں سبب ہو گا۔ لیکن  
 اگر اوسے کمالا و شوار ہو یا جس کی ترکیب ہی وہ تو جو کہ نہ ہو سکا۔ اور کہہ دے  
 کہ وہ ترکیب عمل میں لانا مشکل معلوم ہو رہی ہے۔ یا متشو و سطرینج بالکل نہیں ہو سکتا  
 سبب یا تین بیان کرے کہ اوس سے عذر کرو۔ اور کہو کہ اسکے بدلے اور کوئی اور  
 ایسا تجویز کرے جو ہو سکی۔ اور شکل نہ پڑے۔ وہ پہلے ہی بتلاؤ گا کہ فلاں فلاح  
 تبدیل ہو کر گزرے گی۔ اور ایسا ایسا ظہور ہو گا۔ اور اپنی دن بعد میں درست ہو جائے گا  
 یہ عارضہ ہو چکا ہے بالکل ہو گا۔ یا تین دنوں بعد توڑا یا نہایت پہر روز ہو گا۔ یعنی  
 اپنی مرض کا وقت بتلاؤ تو یہی ہے۔ اور بیماری کی شدت کا وقت بتلاؤ تو یہی  
 ہے بھی کہہ دے کہ فلاں روز میں کوٹھ سے گر جاؤ گا۔ ٹھوکر کھائو گا۔ اور  
 یا پاؤں ٹوٹ جائے گا۔ یا کنوین میں گر جاؤ گا۔ اگر ایسی کوئی بات مستعد  
 بتلاؤ تو اوسکو حکم دو کہ رسبات کو بالکل بھول جائے تاکہ گہرا نہ جاوے بلکہ  
 خود اسکا بندوبست کر لے۔ ایسی ایسی ہزاروں باتیں کمال مستعد و خوش طبع  
 یا تین میں کہنا تک بیان کروں۔ سمیرا اور ہمارا مقصود تو صرف  
 بیماری کے علاج کے لیے ہے سو تم اوسے حد کو اندر نہ رہو۔ اور باہر ہرگز

ہدایت نامہ

## مریض میں شد کی بیماری بھی بتاؤ گی

بعض شہر ق جیسا کہ اپنی حالت میں کنال جاتے ہیں تو یہ میں بل اور  
 تو کو مطلقاً ہی بیماری ہے۔ اور تھاری فلاسے عضوین فلانا تصور کر کا جلد  
 علاج کر لو، والا فلاسے دن فلانی بیماری ہو جاو گی اور ایسا ایسا زور دے  
 اور اتنی دھون مہیگی۔ اور فلاسے علاج سے منع ہو گی۔ یا فلانی بیماری  
 جو ان تھاری اندر ہو فلاسے دن تک مہیگی پھر خود بخود جلی جاو گی فلانا نافہ  
 کام تھاری حق میں بہتر ہو گا۔ اور فلانا کام مکمل نقصان دے گا۔ ہوت  
 فلانی فلانی شخص سلائی مکان میں بیٹھے ہیں۔ اور یہ یہ کام کر رہی ہیں  
 اور ایسا ایسا بڑے کر کہتے ہیں۔ اگر تم مریض کی رغبت ایسی باتوں کی طرف ہے کہ  
 تو کیا کہہ سکتی ہو کہ وہ جو جبراً زور کو۔ والا یہ اس کی شفا میں خلل پڑ جاو گی  
 اگر ایسی ایسی غیر تاشو میں پڑو گے۔ یا اس کو ڈالو گے۔ تو بیشک تم اپنی  
 مفید طلب کو محروم رہو گے۔ اور نقصان لے لو گے۔ اور یہ کہ یہ  
 ای اعرابے کہیں رہے کہ تو مریض کی تہر کہتے ہو اور تم کو لازم بلکہ واجب  
 ہے کہ ہمیشہ ہر روز مریض کا حال بخوبی پوچھتے رہو اور اس کو بھی ضرور بتاؤ  
 کہ تم کو کاست بیان کیا کرے۔ اور کہہ نہ چھاؤ۔ اور معالج کو اپنا بڑا منہ  
 اور منہ کراخیر خواہ بہتر قرار کر کے والا سمجھو۔ اور اپنی تین باطل  
 اس کی پھر کر دو۔ اور اعتقاد اور اعتقاد رہے

ہدایت نامہ

و در دسترس بیمار نشین و در زیر نظر آید  
 اگر هم دو تبین بیمار و در کا علاج کرند و نه شود - اورا و تبین آید تبین مستغرق است  
 کمال کا یوراب - اورا پنچ بات کا سچا تہداری تہدیر علاج ہو - اورا و سکی صحت اور  
 دو تبینی کو تم از اچکی ہو - تو اون و اون مرصون سین سی یا اور بلکہ یا ہو  
 ساتھ بطا و - یعنی اوس مرض کا تہدیر یا کثیر است غرق کو کہ تہدیرین یکرا و  
 اور پوچھو کہ اسکا حال بیان کرو - سبک آسکی تم او کچھ تہدیر او سکی یکرا یا تہدیر  
 کا مستغرق کو نہ بتاؤ - اور نیز او سکی مستغرق کے بیماری سی یا اوس و تہدیر  
 یہاں کے تہدیر کا باب میں ایسی بات کو یزبات و نکالو - جو مستغرق تہداری یا  
 کو یکرا کر او سکی طرح کہنی لگو - اور تہداری خوش کر نیکی خاطر کہے کہ ان سچ  
 کہتے ہو - یا اسکی طرح ہو گا جس طرح تم کہتے ہو - بلکہ کل حال اسی سے  
 دریافت کرو - اور غور کرو - تاکہ وہ سوچ سمجھ کر پنچ معلومات ہی کو جواب  
 اور سب باتیں بتلاؤ و جب ہ وہ دوسری بیماری کی تہدیر سی کا حال ہو ہو بیان کرو  
 اور سچ سچ جو واقعی امر ہے بتلاؤ - تو بیماری - اور تہدیر کا سبب - اور اسکا  
 علاج اور تہدیرات اور صحت کا غرض ہے بات کر لو - اگر او سکا اپنی و تہدیر  
 میں سچا پاؤ - تو بالکل اسکی طرح عمل و صادر کرو جس طرح وہ بتلاتا ہو - تہدیر  
 تم کا میاب ہو گئے - اور جلد شفا بخشو گے - مستغرق بہت بات کہتی کریگا  
 یہ مستغرق اپنی لئی بہت نا علاج بتلاؤ - تاکہ نہ اپنی نفس نہ کشتی ارادہ کرے کہ نہ  
 ہمیشہ ایسی ایسی حالات بتلانے میں کامیاب ہو گا - بعض اوقات او سکی طبیعت  
 یا کل طہران پر نہیں ہوتی - اور نہ او سکو بلند نظری ہوتی - نہ غایب کی بات

اور تہدیر  
 کا سبب

تلاش کیا ہے کہ وہ صاف صاف کہہ دیا ہو کہ میں اب وقت یا اس بات کو  
 نہیں تلاش کرتا اور یہ بھی یاد رکھو کہ مرلیش متفرق ایک سے سو اور چار سو  
 ہر طبیبی شخص میں ہو سکتا ہے اگر مرلیش کو کبھی بیماریاں ہوں تو سچا سچا یہ  
 کہ سخت تر بیماری کے طرف رجوع کراؤ۔

### پہلا باب ۳۳

#### اپنی بیماری کا آپ علاج کرنا

اس بات پر کہ کوئی شخص اپنے بیمار کو آپ علاج کرے مگر اس میں چند باتیں  
 ہیں جن کا سمجھنا ضروری ہے۔ جب ہم پہلے معلوم کر چکے کہ بیمار آدمی بیمار کے  
 علاج کرنے کے لائق نہیں کیونکہ اسباب بیماری کی اس کا علاج بھی بکتر ہو جاتا ہے  
 اور جب یہ ایسا ارادہ ہو اور اس کو دوسرے مرلیش میں داخل کرتا ہو تو وہ کد  
 نہ اپنی بیماری میں صفت و تصریح میں جاتا ہو۔ اور اس کو بیماری پیدا کرتا ہے  
 پھر کہہ سکتا ہو کہ اوہ کد نہ تو یہ اپنی بیماری کا آپ علاج کرے۔ اور  
 اس کی طبیعت بھی سبب بیماری کی پریشان اور مضطرب ہوتی ہے۔ اور یہ  
 میں خود علاج نہیں کرتا ہے البتہ یہ اس وقت ہو سکتا ہو کہ کوئی شخص  
 بیمار کو اس کو جو جسم میں اس کو کہہ رہا ہے اور پریشانی نہ ہو کہ کسی خاص  
 عضو میں کوئی بوڑھا یا بچہ نہ ہو۔ یا وہ زخم وغیرہ ہو۔ اور طبیعت  
 اس کی ٹھکانے سے رہے۔ تو اس وقت وہ اونگھ کر اس کو اس کا علاج کرے  
 مگر ہر نوع جمع کرے۔ اور ہر دن سے خالی کرے اور اپنا دم کیا ہو اپنی آپ  
 یا کرے۔ تاہم کہ تندرست ہو جاوے۔ بہتر یہی ہے کہ دوسرے شخص کے

توجہ میں پیشکر علاج کرو۔ مگر بعض بعض لوگوں کی اسے جو اپنی زمین شیخ  
 معتز اور صاحب غرت خیال کرتے ہیں یہ غرابی و پریش ہوتی ہے کہ او کا  
 نفس بالکل سہات کو گوارا نہیں کرتا کہ دوسرے سے جو خصوصاً اس کے جوانی  
 خادم ہو تو جملین۔ اور تندرستی پاویں۔ یہ ایک دوسرے کے لاعلمی و ہیرا  
 ہے۔ جس کا خدا ہے علاج کرے ایسی لوگوں واسطہ یہ بند و بست بہتر  
 ہے کہ وہ اپنے خادموں میں سے ایسی خادم کو ڈھونڈیں جس پر شرف  
 اور انبساط کی حالت آسانی سے پیدا ہو جاتی ہو ایسی خادم پر اول وہ  
 خود توجہ کریں اور اس کو حالت انبساط میں لاویں۔ جب اس پر حالت  
 انبساط بخوبی طاری ہو تو اس کو حکم دیں کہ ہکو توجہ دو اور بیماری  
 بیماری کو دور کرو۔ اور جب تک ہکو صحت نہ ہو روزانہ اس طرح توجہ کرو  
 اور اس توجہ دینے کو اپنی اصلی حالت میں بھول جانا۔ اور بالکل کبھی  
 یاد نہ کرنا۔ ہر روز اس کو بھی حکم دیا کریں اور اس کے توجہ میں بیٹا کریں  
 بیشک وہ صحت پاویں گے۔ اور اس بات سے جو صحت کو وہ رسوائی دے اور بے عزتی  
 سے بیٹے تھے۔ بے فکر ہو جائیں گے اول جب اس کو حالت انبساط میں لاویں  
 تو حکم دیں کہ بغیر ہمارے جگائی تم نہ جاگنا یا گھنٹہ دو گھنٹہ کا جتنی دیر میں  
 وہ اپنی توجہ سے فراغت پاویں جاگنے کا وعدہ کرالیں وہ توجہ بھی دیگا۔  
 اور مرض بھی دور کرے گا۔ اور کبھی اس کو یہ خیال بھی نہ ہوگا کہ میں انکو توجہ  
 دی ہوں۔ یا سب مرض کیا ہی۔ مگر تم اس کی حالت بیداری میں اس  
 سے سہات کا ذکر نہ کرو۔ نہ اس کے استغراق کا حال اس پر کہو۔ بلکہ

ہر ایک کے متعلق جو اوٹیکے استخراق کی باتیں بیان نہ کرو۔ ایک ترکیب ہمارے  
 بھی ہے۔ اگر تمہاری کسی خاص اعضاء میں بیماری ہو تو یہی بات اور تیکو کہہ رہا ہوں  
 اور یہی بات تو تمہاری میں ایک بڑا آئینہ آہنی ہے کہ رکھو اور اپنے  
 دیکھ کر جو ترکیب مناسب ہو اس ترکیب علاج کرو و خیال اس  
 عکس کے طرف جماؤ۔ اور اس آئینہ کی صورت پر پاس کرو۔ انشاء اللہ  
 شفا پاؤ گے۔ بعض بعض خاص بیماری واسطہ خاص۔ خاص شغل بھی ہیں  
 کہ اگرچہ طوالت نہیں لکھ سکتا۔ البتہ روز بروز سمجھا سکتا ہوں۔

### ہدایت ۳۹

مغربی لوگ جو نفس مارہ کی مقدیمیں میری کتاب پر لکھتے  
 کہ یہ نیکی اور ہونڈ ڈھونڈ کر عیب لکھا دینگے۔ اور جو شرمیل  
 اور حق پرست اور صداقت پسند ہیں وہ خوش ہو کر

اور اوویکے

میں سچ کہتا ہوں کہ اس کتاب میں جو فضول بات کوئی نہیں لکھی۔ اور وہی لکھا ہو  
 جسکا تجربہ کر لیا ہو۔ اور جو پیش برس کے عرصہ کا زمانہ نام ہوں۔ اور میں یقیناً  
 کہتا ہوں کہ اگر میری تجربہ پر جسے کم و کاست عمل کرینگے۔ تو جو کچھ میں کہہ رہا  
 ہوں۔ ان لینکے اور جب مشق کرینگے تو بڑی بڑی فوائد اٹھا دیں گے۔ گر میں خودی ماننا  
 ہوں کہ مغرب کے لوگ جو نفس مارہ کے بندے ہیں میری کتاب پر ہر شخص کے  
 اور ہونڈ ڈھونڈ کر عیب لکھا دیں گے۔ اور طرح طرح کی باتیں بنا دیں گی جو ہر  
 سیر و خیال میں بھی نہیں۔ اور بے خبر میںی باتیں ہی کہ بدترین ہیں۔



عجب مسدود ہو جائیں گے۔ اور رات دن ایسے کتاب پڑھا کر جن میں  
 خدا تعالیٰ اور محمد و ولین ہدایت دے والی اور پیوستی۔ اور انصاف ہو ہم تم  
 اس لیے پڑھنا میں اسے میں کہ رب کی بندگی کریں۔ خلقت کو نفع پہنچاؤں  
 عاقبت کی خوبیاں دکھاؤں۔ یہ کہ ایک دوسری پر حسد کریں۔ اور خدا  
 ڈالیں۔ لوگوں پر ظلم کریں۔ اپنی اندر غلیون کو بھرن۔ دوسروں کو  
 عیب جوئی کریں۔ اگر خدا تعالیٰ عقل دے تو وہ کام کرو جو عاقبت میں  
 بہا پہل دے۔ میری تحریر میں کم و بیشی اور ایجاد فکر و تجربہ کرو۔ آزمائش  
 سعیت زد و محاذ کردہ کرو۔ جس شناسی کرو۔ مجھو ہی دعا خیر سے یاد کرو۔  
 اور خشش چاہو۔ اور جو لوگ شریف اور حق پرست ہیں۔ ادنیٰ امید نہ کرو  
 تو ضرور اس کتاب کو پسند کریں گے۔ خوش ہو گئے۔ وادہ شکر خلقت کو  
 نفع پہنچائیں گے۔ مجاہد بنی سے یاد کریں گے۔ سیکھا دے گی۔ اور دلائل گے۔  
 از شہاد اہل ہوا۔

### مفہومات مضامین میں

اس کتاب میں ہر ایک مضمون کو کسی کسی جگہ کر رہا ہے۔ تاکہ پڑھنے والے کو  
 یہ وضاحت اور بلاغت کی نزدیک موصول ہو۔ تاکہ جو کہ میرا ارادہ  
 خلق اللہ کو عام فائدہ پہنچانے کا ہے۔ نہ اپنی فصاحت۔ بلاغت۔ اور  
 علم ختم فرماتا۔ اور نہ محکوم علم ہے نہ وقوف۔ یہ بیٹی فکر اس کے ساتھ جگہ جگہ  
 اس کے لیے لکھا ہے کہ طالب علم اگر ایک جگہ نہ سمجھ سکے تو دوسری جگہ سے  
 جاوے گا۔ اگر بول گیا تو اس کو تمام کتاب میں ڈھونڈنا اور ٹوٹنا نہ پڑے گا۔

۱۱۸



من تحریر میں بہت فائدہ حاصل ہو گا۔ اور ہر جگہ اپنا مطلب کمال لکھا  
ہمارا مقصد تو مصیبت زدہ کی مصیبت نالینی کا ہے۔ نہ عیب کی  
دور ہونے پر کر کے کا ہے تا کہ بیدار ہو ہی اندیشہ نہیں ہو  
بیاچارہ و درازین فکر میں

### بہت ۴۴

سب طرح کی مرضی کی تائید میں اپنی اونچے معلوم کرتا ہوں اسی  
طرح بعض مرضی کو بھی یہ اثر محسوس ہوتا ہے۔  
صباح بزرگوار تو بوجہ کی مشق کرتا ہے۔ اور بے خیال ہو کر بعض  
طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اپنی ذات ہی پر مہر کا نور کا لٹا ہوا تو اوپر ہی  
اول اول خبر پڑھتا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ ایسی حالت میں پڑ جاتا ہے جکا  
بیاچارہ اور تقریب میں نہیں آتا اور اقسام اقسام کا اثر محسوس کرتا ہے۔  
بعض بعض شیمانی فہمیت اور ذکاوت ہی اپنی اندر ایسا الہام معلوم کرتا  
ہے کہ عجبت اور دارج تبدیل کا وقت۔ اور بیماری جگہ۔ اور اسکی حقیقت  
اور شہد کو معلوم کر لیتا ہے۔ مگر ہم اون لوگوں کو معلوم ہوتا ہے۔ جنہوں نے  
بڑی سرگرمی کی اسکی مشق کو بڑھایا ہے۔ اور کمال شوق اور دروس  
اسکو اپنا کلی مقصد ہوتا ہے۔ مگر تو اتنا اس بات میں حصہ نہیں لے  
سکتا کہ جب میں کمال بے خیالی سے متوجہ ہوتا ہوں تو مجھ کو خود شوق  
ہوتا ہے اور میرا خیال اور بات کے طرف ہٹ جاتا ہے۔ جسکو بیماری  
میں ہوتا ہے۔ اور باطنی لذت میں مل چسپن جاتا ہے۔

بہت ۴۴

پھر منزل کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ کسکلی میں ایسی تاثیریں ہوتی ہیں  
 سے محروم رہ جاتا ہوں۔ اور اسکا ذکر کسکلی لکھتا ہوں۔ کہ شاید کسی کو  
 اسکا شوق ہو ورنہ اسکو آزار نہ ملتا ہو۔ اور طرح طرح کو متاثر کمال  
 لیتا ہے۔ اور قطعی دلائل اور امتحان سے علمی طور پر اپنی غذا و مون ہو طالبوں  
 میں رواج دی سکتا ہے۔ بعض بعض ایسی جسمانی خواص ہیں جو مرشد کو  
 قطعی یقین دلائیے کہ اس شخص کا یقین کر لیا ہو اور توجہ کی تاثیر مریض پر بخوبی  
 ڈالتا ہے مرشد کی ہاتھ کتر پاس کر نیلے گرم ہو جاتی ہیں اس سے یہ ظاہر  
 ہوتا ہو کہ شفا بخش تاثیر اس میں ہو نکلتی ہے۔ مرشد کی ہاتھ پاس کرتے  
 وقت جب بیماری کی جگہ کے مقابل جاتی ہیں۔ یا نشانہ کرتے وقت  
 مقابل ہوتے ہیں تو وہ اپنا ہاتھوں میں ایک شتم کا دروازہ اور تکلیف پاتا  
 میں جو کہنی سے باز و کی طرف چڑھتا جاتا ہے۔ یکسی ہاتھ بیٹھیں۔ اور  
 سن اور کسٹ ہو جاتا ہے۔ اور اوپر درج ہو جاتا ہو۔ اور اپنی  
 طبیعت میں بھی بیماری کا مزہ معلوم کر لیتی ہیں۔ اور یہ تاثیر بیماری کی  
 کی کے ساتھ کم ہوتی جاتی ہے۔ اور جب شفا ہوتی ہو تو یہ بھی جاتی رہتی  
 ہے۔ اور اسکی موقوفی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ اور ظاہر ہوتا ہو کہ اب جگہ  
 کی حاجت نہیں ہے۔ بعد شفا استغراق ہی جاتا رہتا ہو یا کم ہو جاتا ہو  
 کسی کہ جب مرشد اپنا ایک ہاتھ شکم پر اور دوسرا پشت پر رکھتا ہے  
 تو دونوں میں ایک توصل سامعہ کو کرتا ہے۔ اس سے یہ ثبوت ہو جاتا  
 ہے کہ یہ تاثیر مریض میں پہنچتا ہے۔ اور بخوبی کہتا ہے۔ تین باتیں

عجیب نہیں جو بیماری کی بیماری کی سبب ہر شہر پر اثر کرتے ہیں۔ تم بیمار  
کے ساتھ ایسا متبادل ہو کر بیٹو کہ ہتھار نہ رہو اور اسکی ہر عضو کے مقابل  
ہو۔ اور وہیں پانچ مختلف بیماریاں ہوتی ہیں اور انکو بھی پکڑو۔ ایسا کہ ایک  
جان کا طالب ہو جائے۔ بعد ازاں آہستہ آہستہ پیشانی سے پاؤں تک ایک دو  
ایجو کے فاصلہ سے اوگلیوں کو تھوڑا خمیدہ رکھی ہو چو پاس کرو۔ اور ہاتھوں  
کا فقط اتنا روبروس ہیج کرو جتنا ہاتھوں کے پردہ منت کرنے کے لائق ہو  
اور ان تمام خواصوں کی جانچنی میں مصروف رہو۔ اور تینوں  
عجیب باتوں میں جو ایک تو یہ ہے کہ تم اپنی ہاتھوں یا اوگیوں یا ہتھیلیوں  
میں مختلف تاثیر معلوم کرو گے جبکہ وہ مریض کو عضو بیماری کی آگ سے  
پاس کر رہی ہو۔ اور وہ خواص اور تاثیر یہ ہے۔ یا تو ہاتھوں پر  
سرد معلوم کرو گے یا ترارت اور سوزش پاؤں کے پیادیاں سے  
چھینکے یا لکھا لکھا در و دھوکا یا ہاتھوں اور پیس ہو جاویں گے۔ ان  
خواص سے تم کو خاص بیماری کی جگہ معلوم ہو گی جس عضو کے مقابل  
کوئی اثر ہو گا یہ وہی بیمار حصہ ہو گا جسپر تم کو نوکیر نا اور پاس کا جاسی  
کرے گا۔ اور ہاتھوں کا ٹھنڈا ضرور ہو گا۔ اس سے تم کو موضع بیماری پوری  
معلوم ہو جاوے گا۔ اور فوراً جمع کرنا بھی حاصل ہو گا۔ دوم تم اپنے جسم  
کی اندرونی عضوین درد یا تکلیف معلوم کرو گے مطابق اس میں بعض  
مریض کے جہاں تھا رہی مریض کے عضوین درد ہوئے اور یہ مرض  
کی وسوزی اور زخم کا سبب ہو گا۔ جو تم کو بیماری کی جگہ اور عضو بیمار

کو تشخیص کروں گا۔ اگر ایسی صورت واقع ہو تو فیصلہ نہ ہوگا کہ اس  
 مسئلہ کے یقین بڑھانی واسطہ تمہاری تین ہفتے کے نزدیک  
 کرو اور دیکھو کہ وہ اثر زیادہ ہوتا ہے۔ بعدہ تم اپنی تین ہفتے رقتہ رقتہ  
 دور کرتے جاؤ۔ اور اپنی تین ہفتے ہٹاؤ۔ یہاں تک کہ اگر ڈیڑھ گز تک پہنچ سکو  
 اور اتنی ہے دور سے پاس کرو۔ پھر آناؤ کہ وہ اثر اب بھی تمہارا ہر عضو  
 مقابل میں تاثیر کرتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر کم اثر ہوتا ہو۔ یا نہ ہوتا ہو تو  
 یقین جانو کہ بیشک مٹی بیماری کی جگہ کو تشخیص کر لیا۔ پھر تم خرابی  
 اوسے جگہ پر توجہ دو۔ اور مشغول رہو۔ یہ مٹی خاص ہے کہ تم ایک قسم  
 کا نوزانی بخار۔ اور وہ ان مریض کے بعض بعض خصوصیات ہوتا ہوگا۔ اور  
 بعض بعض طرف جاتا ہو معلوم کرو گی۔ یا تو تمہاری طاقت نہ کرو کہ شش  
 گر گیا۔ یا دیکھا دیکھا جو خود ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف جاتی ہو  
 راجب ہوگا۔ اور بے شمار ہر گز کا۔ لیکن فیصلہ تم مطلقاً اس کے اطاعت  
 کے لئے اپنے ہاتھوں کو سست اور مثلاً چھوڑ دو۔ اور جہد نہ رہا  
 جانے دو۔ اور زور نہ لگاؤ۔ اور نہ اونکو ہٹاؤ۔ اس خواص کے حاصل اور  
 معلوم کرینے کی طاقت کچھ عرصہ کے بعد جو کم یا زیادہ ہوگا تم کو پیدا ہوگی۔  
 اور جب ایک دفعہ معلوم ہو گئی تو تم بذاتیہ اوسکی پیروی کرو گے۔ اور گویا کہ  
 عقل بھجوانی۔ اور الہام زبانی سے توجہ دو گے اور انکو آمین وہ وہ  
 نفع پہنچے گا جو بیان ہی باہر ہوگا۔ پھر تم اپنے مرضی سے اسکو ترقی دے  
 یا کم کر دے گے۔ پھر بخار تکبیرہ تبدیل اور اس کے ختام کا وقت معلوم

کراہیئے تاؤر فیہ اعتدال کے قائم ہو جائیگا بھی موقع تباہی کے پہرے  
توجہ چھوڑ دو گئے۔ اور مریض کی طرف کئی کشش اور میلان معلوم کرو گے  
تم بیماری کی مخصوص مرکز کو بھی دریافت کر سکو گے اور اوشی تک علاج  
معالجہ کا طریقہ بھی دریافت ہو گا۔ اسکا بیان بہت طوالت رکھتا ہے  
اسلی میں اسکا مفصل بیان نہیں کرتا اور اسکی معلومات پر شفا کا ہونا  
منہر ہے نہیں اور اسکی بیان میں طرح طرح کا اسرار ظاہر کرنا پڑتا ہے  
بالا بتائیں مغلیہ کو بڑی خطر میں ڈالتا ہے۔ اور اوشی اتنی مفید مقصود  
سے جبکا نام صحت اور شفا ہے۔ ووردالتا ہے۔ اسلی اسی پر اکتفا کیا  
گیا۔ اگر شوق رکھتے ہو تو نیکبختی سے کسی کامل کے سینہ سے حاصل کرو

ایست ۴۱  
بیماری کی جگہ نور کا ہر نام اور ہر عضو پر پاس کرنا کیا  
وجہات ہیں

### سوال

تایم یہ سوال کرو کہ تم شروع کتاب میں لکھ چکے ہو کہ سلب امراض کے  
نہایت طریقہ میں۔ اور ان کل طریقوں سے مریض کو فائدہ پہنچ سکتا  
او میں تو کسی میں بھی نوز جمع کرنے اور ہر عضو پر پاس کرنا ذکر نہیں  
معلوم ہوتا۔ تم تو جو ترکیب تمام کتاب میں لکھتے ہو ہر ایک عضو پر نور  
جمع کرنے۔ اور پاس کرنا ذکر کرتے ہو گویا مدار اسی پر کہا گیا ہو۔ کیا  
یہ پاس کرنے وجہات ہیں۔ اور ہر عضو پر نور کا جمع کرنا ضرور

ایست ۴۱

پڑتا ہے۔ بغیر اسکے کیا شفا کا ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم یہ کام کریں  
 تو کیا ہمارے دست نہیں ہوتا جو اب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو جمیع امور کو  
 پر قایم رکھا ہو۔ اور یہ سبب اور واسطہ کی کوئی کام سہرا خاتم نہیں کہنا  
 جو جو طریقے سبب مرض کے بزرگوں نے اختیار کئے ہیں کل میں سبب اور واسطہ  
 پایا جاتا ہے۔ جو لوگ نفی اثبات سے مرض کو مٹاتے ہیں وہ تو ان کو اسکو  
 واسطہ بنایا ہو جب لا الہ کہتی ہیں تو خیال سے مرض کو بدن سے نکالتے ہیں۔  
 اور جب لا الہ کہتی ہیں مرض کو زمین پر ڈال کر شفا کا یقین کرتے ہیں۔  
 چاروں قلاط جگر کو پری کی راہ سے نفوذ کرتے ہیں۔ وہ تو ان کو اسکو  
 اور واسطہ ٹھہرایا ہے۔ بعض تو اسکو دعا کو صحت کا باعث قرار دیا ہے بعض  
 نے اہم ذات کو تندرستی کا وسیلہ بنایا ہو۔ غرض کوئی ایسا طریقہ نہیں  
 جو سب سے خالی ہو۔ اس طرح ہر ایک شخص نے کئی کئی سبب کو اختیار  
 کر لیا ہو۔ لیکن کہیں انہیں مریض کے ساتھ ملاوڑی اور یقین سے خیال کا  
 جمانا۔ اور صحت کی امید رکھنا ہے۔ اگر ہم یہ نہ تو کوئی طریقہ والا بنی کا سیاب  
 نہیں ہو سکتا۔ اس طرح نور کا جمع کرنا اور پائیں کرنا بھی خیال کے بجائے  
 اور صحت کا سبب اور واسطہ قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ ہم لوگوں کا اعتقاد  
 اور یقین اس پر کھنکھایا ہو اور بزرگوں کے بند اسیدہ بیہ چلا آیا ہو۔ اور  
 بار بار اسکا تجربہ بھی کیا گیا ہو۔ اسلیں ہم ہلکے زیادہ موثر پتے ہیں۔  
 جسوقت اپنی عمل میں لائے ہیں۔ ان باتوں سے ہلکے معلوم ہوتا ہے کہ اس  
 کرنا کچھ واجبات سے نہیں۔ اور نہ نور کا جمع کرنا ایک واجبات۔ اور ضروری



سے ہو وہ تو خیال کا گامزن ہے۔ اب شیخ بزرگوار کو اختیار ہے۔ اپنی پسند  
 اور اپنی تجربہ بہ موجب جو طریقہ چاہے جاری کرے۔ لیکن قایدہ عام کی خلاف  
 کرہی۔ یہ نہ نہایت عقل سے بید و کھلائی دیتا ہے۔ کہ کوئی شخص پاؤں  
 کے پتھر سے چھانی پر ہاتھ دھرتے سے اچھی کر سکتا ہے۔ نہ ہر ایک ہر شدت  
 اپنی نیت اور رضا سے ایک بیماری کو دور کر سکتا ہے۔ اور نہ اوسکو نیچی لا  
 سکتا ہے۔ نہ خون کے دور کو تیز کر سکتا ہے۔ نہ درجہ اعتدال قائم کر سکتا  
 ہے۔ بعضی صورتیں ایسی ہیں کہ گھنٹوں پر ہاتھ رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے  
 اور اگرچہ اوس صورت میں پیٹ پر ہاتھ دھرا جاوے تو بہت نقصان ہوتا  
 ہے۔ غنودگی۔ کھالت۔ فاصد خیال سر میں بہت بہر جاتے ہیں۔  
 اوسے طور پر کرتے ہیں۔ پس ضرور ہوا کہ نشست کو خاتمہ پر پاؤں  
 کے راہ سیدھا دس نور کو خارج کریں۔ تاکہ جس عضو میں بہت بہر گیا ہو  
 خالی ہو جاوے۔ اگر کسی کمال بزرگ کا کوئی خاص طریقہ میری ترکیب  
 سے زیادہ یا برابر ہو اور وہ اوسکی تجربہ میں ہو تو اوسکو کسی جاوی  
 مقصود ہی ہے جس طرح فائدہ دیکھیں عمل درآمد رکھیں۔ لیکن نا آواز ہو  
 ایجاد اپنی نفس پروری سے اجازت نہ نکالیں۔ اور جو اصول بزرگوں  
 نے مقرر کر دیئے ہیں اونکی خلاف کریں۔

ہدایت  
 میں اس کتاب کے مضامین اپنی نزدیک بخوبی حل کر چکا  
 ہوں اگر اب بھی کسی جھمکے میں نہ آئیں تو بعد قرار داد

چند شرائط میں اسکو ببقایہ پڑنا بھی دونگا۔ اور تجربہ

بھی کرادوونگا۔

میں اس کتاب میں ہر ایک ترکیب اور دریافت کو بخوبی واضح کر دیا ہوں

اور اپنی نزدیک ایسا سلیس۔ اور آسان کر دیا ہوں کہ محکمہ بخوبی ایدہ

ہی کہ شائق۔ اور طالب اس کتاب کا بخوبی تجربہ کر لے گا۔ اور آسانی سے

آزمائے گا۔ گریہ قاعدہ کی بات ہو کہ انسان۔ ہو و خطا کا بہرہ ہوا ہے

خطا بھی کر بیٹھتا ہے۔ اور معمول بھی جاتا ہے۔ اور زیادہ تر یہ کہ جو ایک

زبان اور دوسرے سمجھائی جاتی ہے ویسی ہرگز تجربہ میں نہیں آسکتی۔

شاید کسی سہجہ اور علم کم ہو اور کسی سمجھ میں اور سکو ایسی وقت دیکھتا ہے

کہ تجربہ کر سکے۔ یا خاص اجازت اور سند سنبھالے۔ اور پھر اسے اور

اشکال کو دل سے نکالی۔ تو میں یہ بھی عہدہ دیتا ہوں کہ میری زندگی

اور زندگی۔ اور فرصت میں بعد قرار دو۔ اور منتظر رہی چند شرائط کی

جو رد و بیان کی جاوے گی۔ یا لکھ کر دیکھ جاوے گی۔ ہندو دھند واسطے

میرے پاس آ جاوے۔ تو میں ببقایہ کتاب پڑنا بھی دونگا۔ اور بہرہ

بھی چھانیکھا کہ تحقیق۔ اور معلوم بھی حل کر دوونگا۔ بلکہ بشرط موقع

تجربہ بھی کرادوونگا۔ کیونکہ بہر حال ہیکڑ کا شائع کرنا۔ اور کھانا۔ اور

خلق کو کھانچا نا۔ اور عاقبت کی خوبی دھونڈنا بد نظر ہے۔

ہدایت



میں دیکھتا ہوں کہ خاص بہ اور عام خلائق کا راز یہ  
اس ازل فطر کی تصنیف پر کیا ہوا۔ کیا ارد گرد کے ہر شے میں  
بائیں نہ بے بعدہ و دونوں دفتر جو باقی ہیں اور جو چھوڑا ہوا  
منہر دست کیا جاوے گا  
لحم الذکر ازل فطر کا جامع علوم عرفانی کا جیسا نام و طب سکا  
ہی بنا بیخ یا نیز و ہنم جہادی لسانی و دوا بخیری کو شہر لہ میا نہ میں تمام  
پیشو شاہ اب و دوسری اور یہ دفتر کا تصنیف کرنا اور چھوڑنا باقی رہا  
اور کچھ چھوڑا ہی ہے چھلی مجھ کو خد باتون کا ضرور انتظار کرنا پڑا اول تو  
میں اس ازل فطر کی تصنیف پر خاص اور عام لوگوں کا راز دیکھتا ہوں  
لوگ اسکو دیکھ کر کہارا ہو دیو میں۔ عیب لگاتے ہیں۔ یہ یاد کرتے  
ہے اعتراض نکالتے ہیں۔ اور مجھ کو تیرا امت کا ہتھانہ بناتے ہیں۔ رو کر لے  
ہیں۔ یا قدر دانے کہتے ہیں۔ خوش ہوئے ہیں۔ اور مجھ کو داو دی  
ہیں۔ یا میرے بدخواہ بن جانتے ہیں۔ خالق اقد کو کچھ اس نفع  
ہو گیا ہے۔ یا ضرر اڑھاتے ہیں۔ میری نظر حکام وقت۔ اور رو  
لی قادر دانی پر بھی شبہ اور ملو سکی صلا کا امیدوار ہوں۔ خلقت مہر وہ  
بند ہے گو میری زندگی میں لوگ بکھر چھیناں کریں مگر میری بعد کسی  
زمانہ میں اس کتاب کو انشاء اللہ تعالیٰ وہ فروغ ہو گا کہ اسکی شہ  
ر میں لے۔ اور بہت پسند کریں گے۔ اور بڑی قدر پہچانیں گے۔ دو سہ  
معاذ اللہ مجھ کو زندگی۔ اور مدد رسانی۔ فرصت۔ اور بہت عبادت کر رہا

اور دونوں دفتروں کی تصنیف میں ہمیں ہر طرح سے کسر ہو۔ اور اس کی تائید  
 ہم پر ہو چلا وہی تیسری میں ایک بی نصاحت اور بی استطاعت محتاج  
 عاجز آدمی ہوں روزیہ محضہ۔ سالانہ۔ وظیفہ۔ جمع مال خود دولت پاس  
 موجود نہیں رکھتا۔ نہ کچھ ملکیت ہی۔ نہ گرایہ آتا ہو۔ نہ زمین نہ باعث ہے  
 گھر گھر۔ گاؤں۔ گاؤں پھر تا ہوں۔ نہ کچھ کسب کرتا ہوں۔ صرف مل شانہ  
 کے بہرہ و سر کام چلتا ہے۔ خرچ بہت ہی کم اور زمین نہ صرف  
 خدا واسطہ لوگ جو خدمت کر دیتے ہیں اونکی توجہ سے گزرا رہا ہوں  
 جاتا ہوں۔ بہر حال خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نالایق کا کام نہیں اٹھاتا  
 اس شخص لائی میں۔ چار کہا جاتے ہیں۔ چار ملکر لائے ہیں دس کہا جاتے ہیں  
 میرے پاس اتنا روپیہ کہاں کہ فی الفور اون دونوں دفتروں کو چھوڑ دوں  
 مشکل ہو قرض ام کر کر اسی دفتر کے چھوڑ دینا بند و بست ہو گا اور اسکو فروخت  
 ہو نیکا منتظر ہوں۔ اگر اب جاوین اور کچھ بند و بست روپیہ کا ہو جاوے  
 تو انشاء اللہ وہ دونوں دفتر بھی چھوڑائی جاوینگے۔ چوتھی ایک عرصہ  
 کے بعد بڑی التجار اور ادائی شاہزادہ جناب باری۔ اور بزرگوں کی  
 روح سے اس دفتر کے رواج دینے کے توفیق ملے ہو۔ اس طرح اون دونوں  
 دفتروں کے تالیف میں عنایت اور مہمت الہی کا ملتی ہوں۔ جس اشارہ  
 غیبی۔ اور مدد الہی چھپینگے۔ انشاء اللہ تصنیف ہو کر ہدیہ نالائقیں کر دینگا